

عربی قواعد زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلف

مولوی عبدالرشید خان

۳

ناشر

شیدی کتب خانہ آرام باغ کراچی

مجموعہ

الجزء الثاني

الحق اليقين

من کتاب

تَسْهِيلُ الْآدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ

المعروف:

عربی کا علم
جلد یک

جَدُّكَ

حقہ سوم برائے مدارس ثانویہ

13

مولوی عبدالستار خان

ਅੰਤਰਰਾਸ਼ਟਰੀ

北

فتدیمی کتب خانہ۔ آرام باغ۔ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

پچیس سبق کچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ مجبوسوں بننے سے شروع ہوتا ہے۔

صفحہ	منو	صفحہ	منو
۲۸	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲	۹	الدرس السادس والعشرون
۵۱	مشق نمبر ۲۹ (مکالمہ)		اقسام الفعل
۵۵	من القرآن	۱۵	مشق نمبر ۲
۵۹	سوالات نمبر ۱۴	۱۵	الدرس السابع والعشرون
۶۰	الدرس الثلثون		افعال میں لفظی تغیرات
	فعل مضارع (مثالی وادی)	۲۳	الدرس الثامن والعشرون
۶۶	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸		فعل مضارع اور گردانیں
۶۷	مشق نمبر ۳۰ (مکالمہ)	۳۲	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹
۶۹	من القرآن	۳۴	مشق نمبر ۲۸ (مکالمہ)
۷۰	جملوں کی تکمیل	۳۷	من القرآن
۷۱	خالی جگہ کو پُر کرو	۳۸	جملوں کی تکمیل
۷۲	اُردو سے عربی (مکالمہ)	۳۹	اُردو سے عربی (مکالمہ)
۷۳	الدرس الحادی والثلاثون	۴۳	الدرس التاسع والعشرون
	فعل مضارع اور گردانیں		فعل مضارع اور گردانیں

صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۰۷	۸۰	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹
۱۰۸	۸۲	شق نمبر ۳۱
	۸۳	من القرآن
۱۱۲	۸۴	اُردو سے عربی
۱۱۳	۸۵	خالی جگہ کو پُر کرو
۱۱۴	۸۶	جملوں کی تحلیل
۱۱۵	۸۷	الدرس الثانی والثلاثون
۱۱۶	۸۸	فعل ناقص اور گردانیں
۱۱۷	۹۲	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۰
۱۱۸	۹۳	شق نمبر ۳۲
	۹۴	من القرآن
۱۱۹	۹۵	اُردو سے عربی
۱۲۰	۹۶	جملوں کی تحلیل
۱۲۱	۹۷	الدرس الثالث والثلاثون
۱۲۲	۹۸	فعل ناقص کی بقیہ گردانیں
	۱۰۳	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱
۱۲۹	۱۰۴	شق نمبر ۳۳ (مکالمہ)
۱۳۰	۱۰۶	من القرآن

صفحہ	صفحہ
۱۵۴	۱۳۱
۱۵۵	۱۳۲
۱۵۶	۱۳۴
۱۵۸	۱۳۷
۱۵۸	۱۳۸
۱۵۹	۱۳۹
۱۶۱	۱۴۰
۱۶۲	۱۴۱
۱۶۳	۱۴۵
۱۶۵	۱۴۶
۱۶۶	۱۴۹
۱۶۷	۱۵۰
۱۶۷	۱۵۱
۱۶۸	۱۵۲
۱۷۱	۱۵۳
۱۷۲	

الدرس السابع والثلاثون
الافعال الناقصة (كَانَ وَأَخْوَاتُهَا)

إِنَّ وَأَخْوَاتُهَا

سلسلة الالفاظ نمبر ۳

شق نمبر ۳

شق نمبر ۳ خالی جگہ کو پُر کرو

شق نمبر ۳۹ جملوں کی تحلیل

اُردو سے عربی

الدرس الثامن والثلاثون

افعال ناقصة (گذشتہ سے پیوستہ)

اعراب محلی و تقدیری

جملوں کی تحلیل

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

شق نمبر ۴۲

من القرآن

شق نمبر ۴۳

شق نمبر ۴۴ اُردو سے عربی

الدرس التاسع والثلاثون

افعال مقاربه

شق نمبر ۴ جملوں کی تحلیل

سلسلة الالفاظ نمبر ۳

شق نمبر ۴۶

من القرآن

سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ

الدرس الاربعون

افعال المدح والذم

افعال التعجب

شق نمبر ۴ جملوں کی تحلیل

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۸

شق نمبر ۴۹

من القرآن

شق نمبر ۵۰ اُردو سے عربی

طالب علم کی طرف سے باپ کو خط

سوالات نمبر ۱۶

جملوں کی تحلیل

صفحہ	صفحہ	صفحہ
	۱۴۲	سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ
	۱۴۳	الدرس الحادی والثالث والاربعون
۱۹۹		الضمائر
	۱۴۴	الضمیر البارز والمستتر
۲۰۰		نون الوقایۃ
۲۰۱		ضمیر الشان
۲۰۲		الضمیر الفاصل
۲۰۳		شق نمبر ۵۲ جملوں کی تحلیل
۲۰۴		شق نمبر ۵۳
۲۰۵		شق نمبر ۵۴
۲۰۶		الدرس الثانی والاربعون
۲۰۸		الموصلات
۲۰۹		شق
۲۱۳		سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۰
۲۱۶		شق نمبر ۵۵
۲۱۷		شق نمبر ۵۶ من القرآن
۲۱۸		شق نمبر ۵ (مکالمہ)
۲۱۹		شق نمبر ۵ اردو سے عربی
	۱۴۲	الدرس الثالث والاربعون
	۱۴۳	اعراب الفعل منصوبات
	۱۴۴	المفعول به
	۱۴۵	المفعول المطلق
	۱۴۶	المفعول فيه والمفعول له
	۱۴۸	المستثنى بآل
	۱۴۹	الحال
	۱۵۰	التمييز
	۱۵۱	المنادى
	۱۵۲	النصب بآل في الجنس
	۱۵۳	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱
		منصوبات کی مثلہ شق نمبر ۵۹
	۱۵۷	جملوں کی تحلیل شق نمبر ۶۰
	۱۵۹	عبارت شق نمبر ۶۱
	۱۶۱	من القرآن شق نمبر ۶۲
	۱۶۲	چچا کو خط شق نمبر ۶۳
	۱۶۳	
	۱۶۴	

دیباچہ کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عطا سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب: "عربی کا معلم" کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا۔
فلله الحمد وله الشكر

دو سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔ محض فضل خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا وہ اس کا مزاج ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سیکڑوں خطوط وہ دونوں حصوں کی تعریف اور عیسرے اود چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدردانوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، طامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بھاری کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخل نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشر عشر بھی اس عاجز سے اپنی بالیفات کے لئے نہ ہو سکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہل علم مبصرین و طالبان عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے اسے آئی سکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی، حیدرآباد، یو۔ پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال و اسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرز قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رہایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور قرضیہ اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس کے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں ابدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدر امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں قواعد کا حصہ رکھا جاتا ہے تو کتاب کا چوتھا حصہ بھی نہ ہو گا۔ تین چوتھا حصہ سے زیادہ زبان عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائگی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکے گا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈر س بھی آسانی سے پڑھ سکے گا۔ عربی میں مولیٰ خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول سکے گا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہ حسن موجود ہو۔ یا طالب علم میں بذات خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔ کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو استاد کا کام دے سکتی ہے۔ چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیں گے۔
وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختہ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہم نش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائیگا۔ گلاس کیلئے نہایت مفید ہے کہ وہ حضرات مطلق ہر سبق کی پوری تیاری کر کے کیا کریں۔ یہ طریقہ حصہ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہر شیاء معلّم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا برا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوا لیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمین کا کلیہ سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بیت کم مقالات ایسے طے کر کے امریکا کا قاعدہ آئین بیان ہوگا۔ یہاں مزید مثالوں کے ذریعے فہم نش کی گئی ہے۔

اشارات

۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، م، ف، ک اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی

مزید کے ابواب کی طرف ہند سوں اور معتدل واوی و یائی کی طرف واو اور ی سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جتر (ل، م، ع، ب، الی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لئے دو نقطے: لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا برابر کے لئے یہ نشان (=) ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عربی کا مسلم حصہ سوم

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

أَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعِلْ اور اَفْعُلْ ہے تو ضَرْبُ، يَضْرِبُ، اَضْرِبْ۔ سَمِعَ، يَسْمَعُ، اِسْمَعُ اور كَرَّمَ، يَكْرُمُ، اَكْرُمُ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضی)، یَكُونُ (مضارع)، کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوْن۔ فَعَلَ، یَكُونُ اصل میں یَكُوْنُ۔ یَفْعَلُ اور کُنْ اصل میں اُکُوْنُ۔ اُفْعَلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اِتِّعَابِ ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:-

- (۱) فَتَحَ عَلَيَّ كِتَابَهُ شَرِبَ الْبَطْلُ اللَّبَنَ حَسَنَ الْبَيْتِ
- (۲) أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيزُ الْمُعَلِّمَ قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا
- (۳) عَدَّ الرَّاعِي غَنَمَهُ فَرَّ الْمُسْجُونُ شَدَّ الْوَلَدُ الْكَلْبَ
- (۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُولُ حَقًّا رَمَى أَحْمَدُ الْكُرَّةَ
- (۵) وَعَنَى رَشِيدٌ دَرَسَهُ وَفَى مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ طَوَى زَيْدٌ كُرْسَاهُ

لے گنا لے بھاگا لے باندھا لے پھینکا لے یاد رکھا لے بچایا لے پٹیا۔ طے کیا۔
لے جھرا لے بکریاں۔

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں دس

۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو +

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر تہ فعل میں حرفی ہے یعنی ثلاثی مجزئہ ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلہ میں نہ کوئی همزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی +

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں +
تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال

غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں همزہ نظر آئے گا۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلہ میں کسی جگہ همزہ ہو محموز کہلاتے ہیں +

تنبیہ ۳۔ تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب متحرک ہو (ا، آ، اُ، اِ)

یا جزم والا ہو، فَا تو اس الف کو بھی همزہ کہتے ہیں (دیکھو

اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا
نظر آئے گا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَّ د ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک
کر دئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو
مُضَاعَف کہلاتے ہیں +

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں
کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی
کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت
ہو مُعْتَل کہلاتے ہیں +

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو
معتلُ الفایا مثال کہتے ہیں: وَجَدَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُ
العين یا أَجَوَف کہتے ہیں: قَالَ۔ اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُ
اللام یا ناقص کہتے ہیں: رَفَى +

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف

اصلی نہیں ہوتا ہے بلکہ واو یا ی سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

قَالَ اصل میں قَوْل ہے کیونکہ اس کا مضارع يَقُولُ اور مصدر يَقُولُ ہے۔
رَمَى اصل میں رَمَى ہے کیونکہ اس کا مضارع يَرْمِي اور مصدر يَرْمِي
ہے۔ يَابَّ اصل میں يَوَّبُ ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَابُ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ
عِلّت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِيف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِيف
مَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حروفِ عِلّت کے درمیان ایک حرفِ صَحیح نے جُدا کی
دال دی ہے تیسرا فعل لَفِيف مَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حرفِ عِلّت باہم قرین ہیں

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلہ کی
جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ عِلّت کا اضافہ ہو جائے تو وہ
مہموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اَكْرَمَ بروزن اَفْعَلَ
مہموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں ہمزہ ف، ع اور
ل سے خارج ہے۔ كَسِرًا اور شَرِبُوا میں الف اور واو
تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے
وہ مُعْتَل نہیں بن جائیں گے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں
ہمزہ اور ایک سر نام ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز
اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا :-

فعل اپنے ترکیبی حروفِ اصلہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم - سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ همزہ نہ دو حرفِ ایک جنس کے ہوں - غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :-

- (۱) مہموزہ جس کے حروفِ اصلہ میں کسی جگہ همزہ ہو: اَمَرَ +
- (۲) مُضَاعَفہ جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ +
- (۳) مثالہ جس کا ف کلمہ حرفِ علت ہو: وَعَدَ +
- (۴) اَجَوَفہ جس کا ع کلمہ حرفِ علت ہو: قَالَ +
- (۵) ناقصہ جس کا ل کلمہ حرفِ علت ہو: رَغِمَ +
- (۶) لفیفہ جس کے حروفِ اصلہ میں دو حرفِ علت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقَى - اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علت ہو تو لفیف مقرون: طَوَى +

یہ بہت اقسامِ ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں صحیح است و مثال است و مضاعفہ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶- ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف

پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) متعل بھی ہے اور مضاعف بھی۔

آتی (وہ آیا) ہموز بھی ہے اور مثل بھی +

تبذیر، یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم خصوصاً اسم مشتق بھی شات قسم کا ہوتا ہے

مشتق نمبر ۲۴

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو :-

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُو	ذَهَبُوا	وَهَبَ
عَزَّ	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ	تَقَوَّلَ	سُئِلْتُ	تَوَلَّى
يَقْصُصُ	مَلَأَ	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا	يَكُونُ
لَيْسَمَعَنَّ	أَدَبَ	رَأْسُ	عَزِيزٌ	مَمْلُوءٌ	غَيُورٌ
الْقَاضِي	مَوْعُودٌ	مَدْعُوٌ	مَنْصُورٌ	وَلِيٌّ	يَسِيرٌ

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تغیرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

۱۔ وہ بُلَا تا ہے + ۲۔ اس نے عطا کیا + ۳۔ عزت والا ہوا + ۴۔ اس نے بات گھڑ لی +
 ۵۔ وہ پوچھی گئی + ۶۔ دوست رکھا + ۷۔ وہ تقریباً کرتا ہے + ۸۔ اس نے بھرا +
 ۹۔ وہ قریب ہوا + ۱۰۔ بھرا ہوا + ۱۱۔ غیر تمند + ۱۲۔ وعدہ کیا ہوا + ۱۳۔ بلایا ہوا +
 ۱۴۔ والی - وارث - دوست + ۱۵۔ آسان - تھوڑا سا + ۱۶۔ اس نے دھوکا دیا +

اور تکلف محسوس ہوا تو انہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا۔
۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے :

- (۱) تخفیف = حمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: اَمِنْ سے اَمَّنْ، اُخِذْ سے اُخُذْ [۱] (اس قسم کا تغیر مضموز میں ہوا کرتا ہے)
- (۲) ادغام = دو ہم جنس یا ہم مخارج حروف کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَّ سے مَدَّا (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)
- (۳) تعلیل = کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوْلَ سے قَالَ، يُوْعِدُ سے يَعِدُ (یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہے گا۔
۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو حمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو حمزہ ساکن کو ایسے

حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو یعنی ماقبل میں فتح ہو تو همزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو ی سے بدلنا چاہئے :-

أَمْ مِنْ أَمِنْ کیونکہ فتح کو الف سے مناسبت ہے
أُومِنْ سے اُومِنْ " ضمہ کو واو " " "
إِوَمَانٌ سے اِوَمَانٌ " کسرہ کو ی " " "

قاعدہ نمبر (۲) همزہ ساکن کے ماقبل همزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو همزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، یا مَرُّ کو یا مَرُّ یُومِنْ کو یُومِنْ اور مِشْدَنَةٌ کو مِیْدَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں +

تنبیہ ۱- یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری :

تنبیہ ۲- اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ کے بعد همزہ آئے تو اس همزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو ی یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے : یُومِنْ اور مِشْدَنَةٌ۔ یہ واو اور ی بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتح کے بعد همزہ ساکن

لے اس ایمان لایا لے میرا ایمان لائے لے ایمان لانا۔ مان لینا لے اذان دینے کی جگہ :

آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیدیتے ہیں
یا مَرَّ یا مَرَّو

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھا ہو تو
اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: ا، اگرچہ کبھی ا اور
ا بھی لکھا کرتے ہیں +

تنبیہ ۳۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں
لکھے جائینگے +

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں
پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف
بنادیا جاتا ہے: مَدَد (بروزن فَعْل) سے مَدَّ +

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے
کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَد سے مَدَّ د پھر مَدَّ +

تنبیہ ۴۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:

سَبَب (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبَب (گالی) ہے

مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَّ (مدد۔ اعانت) میں ادغام

نہیں ہوتا کیونکہ مَدَّ (کینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے +

قاعدہ نمبر (۳)۔ اگر متجانسین (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُ دُ سے یَمْدُ دُ پھر یَمْدُ +

تنبیہ ۵۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:
جَلَبَبَ یُجَلَّبُ +

تنبیہ ۳۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں +
تنبیہ ۴۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۳۹ میں لکھے جائیں گے +

۳۔ تحلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ فتحہ کے بعد واو اور ی متحرک ہوں تو انھیں
الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی او، او اور آی، آی اور آی
سے ا ہو جاتا ہے :

قَو۔ ل سے قَا۔ ل ، خَو۔ ف سے خَا۔ ف۔ خَاف
بَي۔ ع سے بَا۔ ع ، نَي۔ ل سے نَا۔ ل۔ نَال
د۔ عَمَو سے دَعَا ، ر۔ مَي سے رَمِي۔ مِي
طَو۔ ل سے طَا۔ ل ، يَحْ۔ شِي سے يَحْشِي۔ شِي

۱۔ خَافِ دُرُوبًا ۲۔ بَاعَ بَيْعًا ۳۔ قَالَ پَانًا ۴۔ دَعَا بِلَانَا ۵۔ رَمَى مَسْكِنًا ۶۔ وَهَرَّتَا بِیَا دُرُوبًا اس کا ماضی خشی ہے ۷۔

تنبیہ ۸۔ یہ قاعدہ زیادہ ترا جوف اور ناقص کے ماضی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گرائی صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔
قاعدہ نمبر (۲)۔ او اور اُی سے ای ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ای سے بھی ای بن جاتا ہے:

قَو۔ ل سے قِی۔ ل، بَی۔ ع سے بِی۔ ع
یَز۔ ی سے یَز۔ ی، (مضارع از رَمی)۔

تنبیہ ۹۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے گری کا شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے:

قاعدہ نمبر (۳)۔ کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ی سے بدل دیتے ہیں یعنی او سے ای بنا لیتے ہیں: رَضُو سے رَضِی، دُعُو سے دُعِی (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو ی سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی او سے ای ہو جاتا ہے: اَو۔ جَل سے اِی۔ جَل
= اِیْ جَل (امراؤ جَل = ڈرنا)، مَو۔ زَان سے مِی۔ زَان = مِیْزَان (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (۵)۔ ضمہ کے بعد ی ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُی سے او ہو جاتا ہے: مِی۔ سِر سے مَو۔ سِر،

یَیْ - قِط سے یُو - قِط (مضارع از اِیْقَظ - بیدار کرنا - جگانا) +

تنبیہ ۱۰ - قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی

میں مشتمل ہیں +

قاعدہ نمبر (۶) - اُو و اِیُو سے اُو ہو جاتا ہے :

د - عَوَّوْا سے د - عَوَّوْا، ر - مِیَّوْا سے ر - مِیَّوْا، ی - صِیَّوْا سے ی - صِیَّوْا، ن -

سے ی - صِیَّوْا، ن -

قاعدہ نمبر (۷) - اُو و اِیُو سے اُو ہو جاتا ہے :

س - رَوَّوْا سے س - رَوَّوْا، ر - ضِیَّوْا سے ر - ضِیَّوْا، ی - عَوَّوْا سے ی - عَوَّوْا، ن -

ی - مِیَّوْا سے ی - مِیَّوْا، ن -

قاعدہ نمبر (۸) - سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ

ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں : یَقُوْلُ سے یَقُوْلُ (مضارع

از قَالَ) +

قاعدہ نمبر (۹) - سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا

کسرہ ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں : یَبِیْعُ سے یَبِیْعُ

(مضارع از بَاعَ) +

قاعدہ نمبر (۱۰) - سکون کے بعد واو یا ی مفتوح ہو تو ان

کا فتحہ ما قبل کی طرف منتقل کر کے واو اور ی کو الف سے بدل دیتے

ہیں: یَخَوْفُ سے یَخَافُ (مضارع ازخاف)، یَنْتَی۔ لُ
سے یَنْتَـلُ (مضارع ازنال)؛

مُسْتَثْنِیَّات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِل کے
بعض افعال قاعدہ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَثْنِی
ہیں: عَوْرَ، یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)؛

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ بھی
مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِی، یَسْوِی (برابر ہونا)؛

(۳) باب اِفْعَل میں واو ادوی، ہمیشہ برقرار رہتے ہیں
اِسْوَدَّ، یَسْوَدُّ، اَبْیَضَّ، یَبْیِضُّ؛

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادوں میں واو قائم
رہتا ہے: اِسْتَضَوْبُ، یَسْتَضَوْبُ (رائے طلب کرنا)؛

(۵) اِسْمُ الْاَلَاہِ اور اِسْمُ التَّفْصِیل بھی تغیر سے مُسْتَثْنِی
ہیں: مَقُولٌ، مَبْنِیٌّ، اَقُولُ (بڑا بولنے والا)؛

قاعدہ نمبر (۱۱) فاعِل کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ی
آجائے تو ان کو حمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ
بَاِیْعٌ سے بَائِعٌ؛

قاعدہ نمبر (۱۲) باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اَوْ تَصَلَّ سے
اِتَّصَلَ پھر اِتَّصَلَ (لِئَنَّا) +

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف
کے بعد واو ہو یا ی تو انہیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاؤُ
سے اِرْضَاءُ (رضی کرنا)، اِلْقَائِی سے اِلْقَاءُ (ڈالنا)، سَمَاؤُ سے
سَمَاءُ (آسمان)، بِنَائِی سے بِنَاءُ (عمارت) +

تنبیہ ۱۱۔ تحلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں
اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائینگے +

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ الْمَهْمُوزُ

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ لِمَهْمُوزِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثَّلَاثَةِ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱۔ جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل)
لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے +

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	إِسْمُ الْفَاعِلِ	إِسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَرُ
أَمَلْتُ (ن)	يَأْمَلُ (ج)	أَوْمَلْ (ل)	أَمِلُ	مَأْمُولُ (ج)	أَمَلٌ لَہ

لہ امید کرنا +

الْمَاضِي	الْمُضَارِع	الْأَمْر	اسْمُ الْفَاعِلِ	اسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَر
آثَرَ (ض)	يَأْثُرُ (ج)	اِثْرُ (ل)	اِثْرُ	مَأْثُورُ (ج)	اِثْرُهُ
أَلَفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	أَيْلَفَ (ل)	أَيْلَفَ	مَأْلُوفُ (ج)	أُفِّهُ
أَدَبَ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	أُودِبَ (ل)	أَدِيبُ		أَدَبُهُ
(۲) مِنَ الشَّلَاتِي الْمَزِيدِ					
۱- أَلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	أَيْلَفَ (ل)	مُؤْلِفُ (ج)	مُؤْلَفُ (ج)	إِيْلَافُ (ل)
۲- أَلَفَ	يُؤْلِفُ	أَلَفَ	مُؤْلِفُ	مُؤْلَفُ	تَأْلِيفُ (ج)
۳- أَلَفَ	يُؤْلِفُ	أَلَفَ	مُؤْلِفُ	مُؤْلَفُ	مُؤَالَفَةُ
۴- تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلَّفُ	تَتَأَلَّفُ
۵- تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلَّفُ	تَتَأَلَّفُ
۶- اِئْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِئْتَلَفَ (ج)	مُؤْتَلِفُ (ج)	مُؤْتَلَفُ (ج)	اِئْتِلَافُ (ل)
۱۰- اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلَفَ (ج)	مُسْتَأْلِفُ (ج)	مُسْتَأْلَفُ (ج)	اِسْتِئْلَافُ (ج)
۱- اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ۱- نقل کرنا ۲- خوگر ہونا، مادرس ہونا ۳- ادیب ہونا ۴- خوگر بنانا ۵- جمع کرنا، ۶- جوٹی کرنا ۷- باہم الفت کرنا ۸- اکٹھا ہونا ۹- اکٹھا ہونا ۱۰- متحد ہونا ۱۱- الفت چاہنا +					

ہے؛ فداغور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و
اسماء میں ف کلمہ کی جگہ حمزہ آیا ہے اس لئے انھیں مہموز الفاء
کہنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی تعداد میں اس طرف بھی منتقل ہو گا کہ اگر
حمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مہموز العین اور
ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَأَ میں تو اسے مہموز اللام کہنا چاہئے۔
۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیا کیا
تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام
الفاظ مہموز الفاء ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ حمزہ
ہونا چاہئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ حمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی
حرف علت (الف یا ی یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر
ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں
تغیر نظر آ رہی ہے: اَوْمَلْ، اِئْتِرْ، اِئْلَفْ اور اَوْدُبْ میں حمزہ
کی جگہ واو یا ی موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء
ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ حمزہ ہونا چاہئے اور یہ الفاظ اصل میں
اَوْمَلْ، اِئْتِرْ، اِئْلَفْ اور اَوْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھو گے
ان میں اکتھاؤ و ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن

تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واو اور ی سے بدلنا پڑا ہے +

تنبیہ ۱۔ مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ہمزة الوصل تخط سے ساقط ہو جائیگا (دیکھو دوسری تنبیہ) اور ہمزة اصلیه اپنی جگہ برقرار رہیگا: فَأَمَلْ، وَأَثِرْ، وَالْفُتْمُ أَدُبٌ -

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلْ کی گردان کے اندر تین لفظوں اَلْفَ (ماضی)، اِلِفَ (امر) اور اِیْلَافُ (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہموز الفاء ہیں اس لئے اَلْفَ اصل میں اءْ کف بروزن اَفْعَلْ، اِلِفَ اصل میں اءْ لِفَ بروزن اَفْعِلْ اور اِیْلَافُ اصل میں اِءْ لَافْ بروزن اِفْعَالُ ہونا چاہئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور ی سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اَلْفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں اَلْفَ گذرا ہے اور اس میں تغیر

ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؛ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءِ اَلَف لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فاعل پر ٹھیک اُترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اول کے اَلَف میں الف ہمزۃ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِيتَلَفَ (ماضی) اِيتَلَفَ (امر) اور اِيتِلَافٌ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ ی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءِ تَلَفَ، اِءِ تِلَفَ اور اِءِ تِلَاف ہونا چاہئے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزۃ اصلیہ کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ

آتا ہے وہ بھی ہمزۃ الوصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ۔

اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب

اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے

تو همزة الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا
جو قبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ اس کو وَاَتَلَفَ بھی
کہہ سکتے ہیں +

۵۔ گردان میں تھیں بہترے الفاظ ایسے دکھائی دینگے جن میں
قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے
اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ
تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَأْمُلُ، يُؤْلِفُ کو يُؤْلِفُ اور اِسْتِيْلَافُ
کو اِسْتِيْلَافُ پڑھ سکتے ہو +

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے
تغیر جانز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیر لازم
کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت
نہیں۔
۶۔ مہموز الفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیف
نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ
کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی
سمجھ لو گے :-

أَوَّلُ يَازِيدُ نَجَاحُكْ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ	أَمَلُ رَشِيدٌ نَجَاحَهُ
----------------------------	----------------------------	--------------------------

خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ كُلُّ يَا زَيْدُ سَفَرُجَةٌ مُرِّ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ	يَا خُذْ رَشِيدُ كِتَابَهُ يَا كُلُّ حَامِدُ رَمَانَهُ يَا مُرَّ حَامِدُ بِالْحَقِّ	(ب) أَخَذَ رَشِيدُ كِتَابَهُ (ج) أَكَلَ رَشِيدُ تَمْرَةً (د) أَمَرَ رَشِيدُ بِالْحَقِّ
أَيْتَلَفَ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ	يَا تَلَفَ الْمُسْلِمُونَ	(هـ) أَيْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ
أَتَّخَذَ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ أَنْفِيًّا	يَتَّخِذُ زَيْدُ حَامِدًا صَدِيقًا	(و) أَتَّخَذَ خَلِيلٌ مُحَمَّدًا صَدِيقًا

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصل حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اَوْمَلُ جو اصل میں اُءُ مَلُ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ ء کے مطابق ہمزة واو سے بدلا گیا ہے مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اَوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں خُذْ بھی اصل میں اُءُ خُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا اے بنالینا اختیار کرنا ملے جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی :

استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزة اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض ہرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی ہمزه جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزة الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱)۔ یہی حال کُل اور مُر کا ہے +

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوا، خُذِي، خُذَا، خُذْنَ +

اسی قیاس پر کُل اور مُر کی گردان کر لو +

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ حالت وصل میں صرف مُر کا ہمزه

عام قاعدے کے مطابق لٹایا جاتا ہے: وَأَمْرٌ، فَأَمْرٌ

مگر کُل اور خُذْ کا ہمزه کبھی نہیں لٹایا جاتا +

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے

دیکھا ہے کہ اِيتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ

ہے۔ قاعدہ ۷ کے مطابق ہمزه کو ی سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے

ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم

پہچان لو گے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک

اِيتَلَف کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے۔ وہ اِلَف سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ انا سُنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِءِ تَخَذَ ہونا چاہئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِتَّخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی :- اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخَذَ، مُتَّخِذٌ، اِتَّخَذَ، اِتَّخَذَ +

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے :-

قاعدہ تخفیف نمبر (۳)۔ اَخَذَ، اَكَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مُمْ ہوگا +

قاعدہ تخفیف نمبر (۴)۔ اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے +

تنبیہ ۴۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادے کے لئے مخصوص

ہے اور مادوں میں وہی اِيتَلَف کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے

تنبیہ ۵۔ مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی

تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے

امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:

يَسْئَلُ سَيَسْئَلُ اور اِسْئَلُ سے سَلُ +

تنبیہ ۶۔ پچھل گردازوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز

الفاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ،

سَمِعَ اور كَرَّمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب

اِنْفَعَلَ (۶)، اِفْعَلَ (۸)، اور اِفْعَالَ (۹) کے سوا باقی

سات ابواب سے آتا ہے +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷۔ سلسلۃ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن،

س، ف، ک اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو

تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔

اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی

طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا

(۱) اِثَارَ کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اَثَرَ کرنا (۴) اِثْرَ قبول کرنا لکھا

ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس

کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے

باب پر لیا کر اَثَرَ (در اصل اَثَرَ) بنادیں تو معنی ہوں گے

”ایثار کرنا۔ ترجیح دینا“ اور جب دوسرے باب پر لیجا کر اثر
بنادیں تو اسی کے معنی ہونگے ”اثر کرنا“ اور جب اس اثر کو
ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لیجا کر تائثر بنالیں تو اس کے
معنی ہونگے ”اثر قبول کرنا“

اثر (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح	اَسْرَفَ (۱) بجا خرچ کرنا بڑھنا
دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	اَلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا
اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے	اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
لینا۔ نوکر رکھنا	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق
اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مع کے سم)	کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا
لے جانا (۳) گرفت کرنا	اَنْبَأَ (۱۱) وَنْبَأَ (۲) خبر دینا
اِذْنِ (س) اجازت دینا (۱۰)	خِشَى (س) دور ہونا۔ دھتکارا جانا
اجازت مانگنا	شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتُ تو نے چاہا
اَتَى (يَأْتِي) آنا	عَفَا يَعْفُو معاف کرنا
اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا	هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا
اَعْرَضَ (۱) مُنہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا	اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
اَجِيرُ مزدور	رِئْهُ (جِرِيَاتُ) پھیسٹرا
حُلْمٌ بلوغت	رَغَدًا با فراغت
خَصَاصَةٌ حاجتمندی مفلسی	

سَبَّحَارَةٌ (ج سَبَّحَارَاتُ) سگریٹ	الْعَفْوُ يَعْفُوا مَافَ فَرَامِی
سَلَّةٌ (جَاسَلَالٌ) ڈوکری	مُؤْتَمَرٌ کَانْفَرَس
صَبِيٌّ (ج صَبِيَّانٌ) بچہ	هَزَاءٌ وَهْ شَخْصٌ مَسَّ سَبَّاقِ کَرِی
عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) غایت جذبہ	هَزُواً طَحْطَا. ذَاق
عَرَفٌ پسندیدہ بات مشہور بات	هِنَاءٌ مَرِیْشَانِز سے تجھیں خوشگوار ہو
عَفْوٌ معافی جو چیز حاجت زیادہ ہو	وَ پَس۔ کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالثال الفاظ پر خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے
 تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انہیں ذیل کے
 مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ
 سمجھنے کے لئے دیا ہے کہ مطالعہ ضرور کر لیں۔ اس مشق میں مضموز
 کی مثالیں اصل مقصود ہیں +

(۱) حَسْبُ هَلْ تَأَلَّفَ السِّجَارَةُ؟	كُنْتُ أَلْفَهَا لَكِنْ تَرَكْتُهَا مِنْذُ شَعْرٍ
(۲) أَحَسَنْتَ! أَلِفَ الشَّيْءِ	نَعَمْ قَالَ لِي الدُّكُورُ "السِّجَارَةُ"
وَأَلِفَ الْقَهْوَةَ لَكِنْ لَا تَأَلِفُ	مُضَرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ
السِّجَارَةُ	

(۳) وَاللَّهِ إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، يَا أَخِي! الْأَحْسَنُ عِنْدِي أَنْ

فَإِنَّكَ تُوَثِّرُ قَوْلَ الدُّكْتُورِ
عَلَى مَا لَوْ فَاتِكَ
لَا نَأْلَفُ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا
بِلَا ضَرْوَرَةٍ

(۴) مَتَى يَأْتِي أَبُوكَ مِنْ دِهْلِي؟
يَوْمَلْ قُدُّومُهُ عَدَا إِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى

(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ
أَبَى الْكَلَامِ فِي التَّوَثُّرِ الْإِسْلَامِيِّ مُؤَثِّرَةً جَدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا
فِي دِهْلِي؛ جَمِيعُ الْحَضَارِ

(۶) هَلْ اسْتَأْجَرْتَ هَذَا الدَّارِ لَا، أَنَا مَسَامِلٌ فِي اسْتِجَارِهَا
(۷) اسْتَأْجِرْ هَذَا الْأَجِيرَ الْأَمِينِ نَعَمْ اسْتَأْجَرَهُ بِسُرُورٍ فَخَنُ
فَإِنْ خَيْرٍ مِّنْ اسْتَأْجَرْتَ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَجِيرٍ قَوِيٍّ
الْقَوِيُّ الْأَمِينُ آمِينَ

(۸) يَا عَلِيُّ! مَرُّو لَدَاكَ أَنْ خُذْ يَا بُنَيَّ كِتَابَكَ وَاقْرَأْ
يَا خُذْ الْكِتَابَ وَيَقْرَأْ بَيْنَ أَمَامِ الْأُسْتَاذِ
يَدَيَّ

(۹) يَا أَخِي! مَرِي بِنَاتِكَ نَعَمْ يَا أَخِي! سَامُرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ

بِالصَّلَاةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّوا
أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا
سَبْعًا

(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ
نَعَمْ سَنَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً

مَسْجِدًا؟
(۱۱) سَلْ هَذَا الشَّيْخَ هَلْ تَأْذَنُ
سَلُونِي يَا أَوْلَادِ مَا شِئْتُمْ وَلَا

لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ السَّائِلِ
تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوا وَلِعبًا
(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَا شَيْخُ لَا
فَاسْأَلُوا وَأَعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ

تَغْضَبُ جُنَّاكَ لِأَنَّ اللَّهَ
وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِي
أَثَرَكِ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ
بِجَمِيعِ أُمُورِكُمْ

(۱۳) يَا أَبَانَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ
خُذُوا يَا أَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةُ
لِنَأْكُلَ فَخْنُ جُنَّامٍ مَسَافَةٍ
وَكُلُوا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ

بَعِيدَةٍ
(۱۴) نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَشْكُرُكَ عَلَى
إِحْسَانِ يَا أَشْرَارُ مَا أَنْتُمْ
عَوَاطِفِكَ لَكِنْ يَا شَيْخُ
بِجَائِعِينَ هَلِ اتَّخَذْتُمُونِي هُزَةً

لَيْسَ فِيهَا خَبْرٌ وَلَا تَحْمُ بِبَنَاتِكُمْ؟
 (۱۵) الْعَفْوُ لَا تَوَاحِدُ نَايَا عَمَّا نَكَلُوا مَا تَحْبُونَ مِنْهَا هَيْئًا
 هَا نَحْنُ نَأْكُلُ التَّيْنَ وَالرُّطَبَ مَرِيئًا
 (۱۶) هُنَاكَ اللَّهُ وَبَارَكَ اللَّهُ وَأَنْتُمْ شَيَاطِينُ، مَا جِئْتُمْ
 فِيكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا لِنَسْأَلَكَ عَنِ الْمَسَائِلِ إِنَّمَا جِئْتُمْ
 يَا شَيْخُ أَنْ نَأْخُذَ مَعَاهُ لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ
 السَّلَاحُ لَنَا كُلُّ فِي الطَّرِيقِ
 (۱۷) أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ، غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ! ارْجِعُوا مَتَى
 نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا شِئْتُمْ أَنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي
 فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ فَهَمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ
 الْإِدْبِ وَالْإِحْتِرَامِ وَ
 نَسْأَلُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ
 فَإِنَّا نُرِيدُكَ الْيَوْمَ غَضَبًا

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَأَمْرًا هَلَكًا بِالصَّلَاةِ (۲) يَا بَنِي خَدِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ
 (۳) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 (۴) كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۵) فَكَلَا مِنْهَا رَعْدًا

حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عِدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
(۹) ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمَ (۱۰) وَيُؤْتُونَ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) إِنَّ خَيْرَ
مَنْ اسْتَأْجَرَ الثَّوْبَ الْقَوِيَّ الْآمِنَ (۱۲) أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ
شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (۱۳) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ
مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
(۱۴) قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی ہے

مفعول۔ یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکور غائب، ثلاثی

مزید از بابِ افْتَعَلَ، از قسم مہموز الفاء، در اصل يَتَّخِذُ

قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزه کو ت سے بدل کر ت

میں مدغم کر دیا گیا

(أَحْمَدُ) اسم، علم، واحد، مذکر، غیر منصرف
[دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر تنوین نہیں آتی ہے، مشتق،
اسم تفضیل از حِمْد، ثلاثی مجرد

(زَيْدًا) اسم، علم، واحد، مذکر، مُنْصَرِف، جامد
ثلاثی مجرد

(صَدِيقًا) اسم، نکرہ، واحد، مذکر، مُنْصَرِف،
مشتق، اسم صفت از صَدُق، ثلاثی مجرد +
تحلیل نحوی اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع،
(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَيْدًا) مفعول اول اس لئے منصوب ہے،
(صَدِيقًا) مفعول ثانی ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا +

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے
ہے؟	(مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ* اُن جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ
پیس پیٹرے اور آنکھ کے لئے نہیں پیتا ہوں۔

مُضر ہے

(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے* اُن! میں نے یہ مکان کرایہ سے
لے لیا ہے۔

(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری* نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے
سے لگایا ہے؟
نہیں لگایا

(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں
حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے کے سامنے پڑھ۔
سامنے پڑھے

(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور* اُن جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں
پڑھ رہے ہیں۔

(۷) اے شریف عورت! تو اپنے* اُن بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے
لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا لئے حکم کرونگی۔
حکم کر۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور ہے اور تو کہاں کا [باشندہ] ہے؟ میں لاہور کا [رہنے والا] ہوں۔
(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا ٹوکری لے اور اس میں جو پسند شکریہ ادا کرتی ہوں۔
ہو کھالے

(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟
جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ اچھا! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لیں گے۔

لے مِنْ آيِنَ اَمْتٍ ؟ + لے اَنَا مِنْ لَاهُورِ +
لے اچھا! کی جگہ عربی میں طَيِّبٌ يٰحَسَنٌ کہہ سکتے ہیں +

سوالات نمبر ۱۳

- | | |
|--|--|
| <p>ہے اور اختیاری کب؟
(۸) اخذ، امر اور اگل کا امر
حاضر کیا ہوگا؟
(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالت
وصل میں کیسا پڑھا جائیگا؟
(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور ان
کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا
تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہا
وجوہاً اور کہاں جوازاً؟
اَيْمَانٌ، اَلِف (از باب اَفْعَلْ)،
اَوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مَرٌ، اَيْتَمَرَ،
سَلٌ، اَلِف (از باب فَاعِلٌ)،
رَأْسٌ، مَيِّدَنَةٌ،
(۱۱) مشتق نمبر ۲۰ میں جتنے افعال اسما
مہموز کی قسم ہوں انہیں لگ چُن ل
اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو :</p> | <p>(۱) فِعْل اور اسم اپنے ترکیبی جزو
کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے
ہیں؟
(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟
اس کے اقسام بیان کرو۔
(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل
کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔
(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس
کی کتنی قسمیں ہیں؟
(۵) لفظی ثقل دور کرنے کے لئے
مہموز میں جو تصرف کیا جاتا
ہے اسے کیا کہتے ہیں؟
(۶) مضاعف اور معتل کے
تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟
(۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا</p> |
|--|--|

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ

الفعل المضاعف

ماضي	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ بِالْمِ يَمُدُّ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوا	يَمُدُّونَ	لَمْ يَمُدُّوا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّي بِالْمِ تَمُدُّ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدُون	يَمُدُّونَ	لَمْ يَمُدُّونَ	
مَدَدَتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّي بِالْمِ تَمُدُّ	مُدِّي يَا أُمْدُ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّونَ	لَمْ تَمُدُّوا	مَدُّوا
مَدَدْتِ	تَمُدِّينَ	لَمْ تَمُدِّي	مُدِّي
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتِنَ	تَمُدُّونَ	لَمْ تَمُدُّونَ	أُمْدُون
مَدَدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدَّ بِالْمِ أَمُدُّ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ بِالْمِ نَمُدُّ	

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدہ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے۔
۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فلت ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں : لَمْ يَمْدُدْ يَالَمْ يَمْدُدْ - مَدُّ يَا اُمْدُدْ +

تنبیہ ۱۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد ھمزۃ الوصل کی

ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے +

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب

مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے :-

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فَلَکِ ادغام دونوں جائز ہیں +
۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حروف میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حروف میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قَرِیبُ الْمَخْرَجِ حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے) +

قاعدہ ادغام نمبر (۵) بابِ اِفْتَعَلَ (۷) کاف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حروف سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْخَلَ سے اِدْخَلَ پھر اِدْخَلَ، یَدْخُلُ سے یَدْخُلُ پھر یَدْخُلُ۔ اِذْکُرْ، یَذْکُرْ سے اِذْکُرْ، یَذْکُرْ اور اِزْکُرْ، یَزْکُرْ سے اِزْکُرْ، یَزْکُرْ بن جاتا ہے +
تنبیہ ۲۔ اِذْکُرْ کو اِذْکُرْ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مَذْکُرٍ +

قاعدہ ادغام نمبر (۶) بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کاف کلمہ

لے داخل ہونا + لے نصیحت لینا + لے زیت دار ہونا + لے ترکیا ہے کوئی نصیحت لینے والا +

ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: يَذْكُرُ سے اِذْ كُرْ يَذْكُرُ، اِذْ كُرْ اور تَثَاقُلْ سے اِثْاقُلْ، يَثَاقُلْ، اِثْاقُلْ +

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (اَل) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلنَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ

تنبیہ ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے

حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کئی گروہ ہیں:-

(۱) حروف حَلْقِيَّة جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ،

ء اور ہ +

(۲) حروف لَهَوِيَّة جن کا مخرج لہاء یعنی طوق کا کوا ہے: ق، و، ک

(۳) حروف شَجَرِيَّة جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش، ذ، ری

(۴) حروف نَظِيعِيَّة جن کا مخرج نالو ہے: ط، ت اور د +

(۵) حروف اَسَلِيَّة جن کا مخرج زبان کا برابر ہے: ص، ز اور س +

(۶) حروف سَفَوِيَّة جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف +

۱۔ یہ اس کا مضبوط لینا۔ ۲۔ بوجھل ہونا + ۳۔ شجر دو درختوں کے بیچ کی جگہ۔ ۴۔ نبط یا نبط سے نالو ہے۔ ۵۔ جگہ جہاں زبان کا برابر لگتا ہے، ۶۔ اسلہ زک زبان + ۷۔ سَفَا لب +

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔
فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور
صَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب گُورَم سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید
کے اٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل
میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے :-

مِنَ الثَّلَاثِي الْجَرَدِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدُّ يَا مُدِّدُ	مَادُّ	مَمْدُوْدُ	مَدُّ لَه
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يَا فِرْرُ	فَارُّ	مَفْرُوْدُ	فَرُّ يَا فِرَّارُ لَه
مَسَّ (س)	يَمْسُ	مَسَّ يَا مَسْسُ	مَاسُّ	مَمْسُوْسُ	مَسَّ لَه
لَبَّ (ك)	يَلْبُ	لَبَّ يَا لَبُّبُ	لَبِيْبُ		لَبَابَةٌ لَه

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيْدِ

۱۔ اَمَدَّ	يُمِدُّ	اِمْدِ يَا اَمْدِدُ	مُمِدُّ	مَمْدُودُ	اِمْدَادُ لَه
۲۔ مَدَدَ	يُمَدِّدُ	مَدِدُ	مُمَدِّدُ	مَمْدَدُودُ	مُمَدِّدُ لَه
۳۔ مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يَا مَادِدُ	مُمَادُّ	مَمَادُودُ	مُمَادُّ لَه
۴۔ تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدُ	مُتَمَدَّدُ	مُمْتَمَدَّدُ	تَمَدَّدُ لَه
۵۔ تَمَادَّدَ	يَتَمَادَّدُ	تَمَادِّ يَا تَمَادَّدُ	مُتَمَادَّدُ	مُمْتَمَادَّدُ	تَمَادَّدُ لَه

لَه کینہنا، لَه جالنا، لَه چرنا، لَه عقلمندنا، لَه درنا، لَه پیلانا، لَه کینہنا، لَه کینہنا،
لَه بہ کینہنا، لَه کینہنا

۶۔ اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ اِلَیْ اِنْشَقَّ	مُنْشَقُّ	مُنْشَقُّ	اِنْشَقَّ اِلَیْ
۷۔ اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ اِلَیْ اِمْتَدَّ	مُمْتَدُّ	مُمْتَدُّ	اِمْتَدَّ اِلَیْ
۸۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمَدَّ اِلَیْ اِسْتَمَدَّ	مُسْتَمِدُّ	مُسْتَمِدُّ	اِسْتَمَدَّ اِلَیْ

تنبیہ ۲۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَد نہیں گردانا جاتا اس کے
مادہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَ اور اِفْعَالَ سے مضاعف
نہیں آتا۔

تنبیہ ۵۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴)
میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے
تنبیہ ۶۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم
مفعول اِذْغَام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو
کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ما قبل آخر
مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادُّ
اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدُّ اور اسم مفعول ہے تو
مُمَادِدُّ ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲

اَرْضِی (رُضِی) راضی کر لینا خوش کرنا اِسْتَحْفَ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اِثْبَحَ (۷) پیروی کرنا
اِعْتَرَفَ (۸) اقرار کرنا	

اِغْتَرَّ (۱)، دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا	ذَلَّ (ض)، ذلیل ہونا (۱)، ذلیل کرنا
اِغْتَمَّ (۲)، غنیمت جانا	رَدَّ (ن)، لوٹا دینا (۴)، تردید یا پس پیش کرنا
اَحْسَّ (۱-۲)، محسوس کرنا	تَخَوَّرَ (۲)، تابع کرنا۔ مستحضر کرنا
اَعْلَنَ (۱)، ظاہر کرنا	سَرَّ (ن)، خوش کرنا (۱)، چھپانا
اِنْفَتَحَ (۲)، کھل جانا	مُسَّرَّ (مجهول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا
تَأَخَّرَ (۳)، دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا	اِنْتَقَلَ (۵)، اصل میں {بوجھل ہونا
تَحَوَّرَ (۳)، ہلنا	تَشَاقَلَ (۶)، {بوجھل ہونا
تَنَبَّهَ (۴)، بیدار ہونا	سَقَطَ (ن)، گرنا (۱)، ود (۳)، گرانا
جَدَّ (ض)، کوشش کرنا	سَعَى (یَسْعَى)، کوشش کرنا
جَهَرَ (ن)، ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا	شَوَّ (ن)، پھاڑنا (عَلَيْهِ)، شاق گذرنا
حَاجَّ (۳)، باہم محبت کرنا۔ مباحثہ کرنا	(۴)، پھٹ جانا
حَقَّ (ض)، ثابت ہونا (۱)، ثابت کرنا	صَدَّ (ن)، روکنا
(۲)، تحقیق کرنا (۱۰)، حقدار ہونا	طَمِعَ (س)، طمع کرنا
دَقَّ (ن-الجرس)، گھنٹی بجانا	ظَنَّ (ن)، گمان کرنا۔ خیال کرنا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا	عَدَّ (ن)، گینا (۱)، تیار کرنا (۱۰)، تیار ہونا
دَقَّ الدَّوَامَ دوایں بار کیے کرنا	عَزَّ (ض)، عزت دار ہونا۔ غالب ہونا
دَلَّ (ن-عَلَيْهِ يَأْتِيهِ)، بتلانا	(۱)، عزت دینا

غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	مَرَّ (ن) پہ یا علیہ گزرنا کسی پر
قَصَّ (ن) علیہ قلم شانا۔ بیان کرنا	مَسَّ (س) چھونا
قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا خود مختار ہونا	مَنَّ (ن) علیہ احسان کرنا۔ احسان جملانا
قَبَّحَ (س) قباحت کرنا	نَفَرَ (ض) بھاگنا۔ لڑائی کے لئے نکلنا
لَبَسَ (س) پہننا	هَمَزَ (ن) ہلانا

اَخْرَجَ دوسرا	حِينَ (ج) اَحْيَانٌ وقت
اِلَّا لیکن۔ مگر	حِينَئِذَا کسی وقت
بَرَّ احسان کرنے والا	خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
بَرْدٌ سردی۔ ٹھنڈک	دَقِيقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔ آٹا
بَطِيْئَةٌ سست رفتار	دُونِ سوا
تَمِيْنٌ قیمتی	رُؤْيَا خواب
جَارِيَةٌ خادمہ۔ لونڈی	رَبَاطٌ باندھنا
جَرَسٌ گھنٹی	شَرِيْرٌ (ج) اَشْرَارٌ شرارت کرنے والا
جِرْعٌ تنہ درخت کا	صَوْفٌ اُون
جَنِيٌّ تازہ چننا ہوا پھل	سَاعَةُ الْعُسْرِ مشکل کی گھڑی
مُحْتَمِلٌ تپ (ج) مُحْتَمَلَاتٌ مُرْتَبِتٌ ہے	قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں

يَجِيئُ أَنَا مُسَمَّارٌ يَكِلُ لَوْ هِيَ كِي مَلَأَقِي طِنِي وَالَا	كَاشِفٌ كَوْنِي وَالَا لِقَاءُ مَلَقَات لَوْلَا أَلَرْنِي هَوَاتَا لَا بَأْسَ كَوْنِي مُضَالِقَةً هَيْسَ
مشق نمبر ۲۹ تنبیہ۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔	
(۱) دَقُّ الْجَرَسِ يَحَامِدُ فَقَدْ قَدَّ دَقُّ الْجَرَسِ قَبْلَ مَجِيئِكُمْ يَا أُسْتَاذِي	(۱) دَقُّ الْجَرَسِ يَحَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ
(۲) دَقَّقَهُ أَنَا يَا سَيِّدِي	(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟
(۳) السَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (يَا بَطِيئَةً) يَا سَيِّدِي	(۳) كَيْفَ دَقَّقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟
(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَحْرَكُ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمَسَارِ يَا سَيِّدِي	(۴) قُلْ لِلتَّجَارِ أَنْ يَدُقَّ مُسَمَّارًا فِيهَا
(۵) لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ	(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟

(۶) يَا جَارِيَةُ دُرِّي الدَّوَاءُ جَيِّدًا أَنْظُرِي أَسَيْدِي! الدَّوَاءُ مَذْقُوقٌ

جَيِّدًا كَالدَّقِيقِ

(۷) إِلَى أَيْنَ تَفِرُّونَ يَا أَوْلَادُ؛ نَحْنُ نَفِرُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۸) فَفِرُّوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا هَذَا هُوَ مَطْلُوبُنَا

(۹) يَا خَلِيلُ! عِدَّةُ أَوْرَاقٍ هَذَا قَدْ عَدَدْتُهَا فِي خَمْسُونَ وَرَقَةً

الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ

(۱۰) يَا خَلِيلُ! هَلْ يَسْرُّكَ الدَّهْلُ وَاللَّهِ يَسْرُّنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ وَقْتُ

إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلَى الدَّرْسِ وَاللَّعِبِ وَقْتُ اللَّعِبِ

مِيدَانِ اللَّعِبِ

(۱۱) هَلْ يَسْرُّ أَخَاكَ الدَّرْسُ يَا سَيِّدِي يَسْرُّهُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ

أَمِ اللَّعِبِ؟ مَا يَسْرُّهُ الدَّرْسُ

(۱۲) أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْإِمْتِحَانِ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَدْ بَحَثْتُ وَقَدْ كُنْتُ

الْمَاضِي أَعَدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ

(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَ" وَقَالَ تَعَالَى "لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ

إِلَّا مَا سَعَى"

(۱۴) لِكَيْتِي أَسْأَلُكَ هَلْ أَعَدَدْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَعَدُّ لَهُ وَأَزْجُو مِنْ

لِلْأَمْتِحَانِ الْأَكْبَرِ أَمْتِحَانِ رَبِّي الْفَلَاحِ وَالنَّجَاحِ فِي ذَلِكَ
الْآخِرَةِ؛
(۱۵) وَاللّٰهُ لَقَدْ سَرَّ فِي كَلَامِكَ وَأَنَا سَرَرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِي
يَا خَلِيلُ

(۱۶) يَا سَلِيمُ! هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى عَمَلٍ دُلَّنِي عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ. لِيَكُونَ
يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ مَا جُورًا. فَالذَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ
كَفَاعِلِهِ

(۱۷) كُنْ مُطِيعًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللّٰهُ يَأْتِي عَمَلِي دَلَّتْنِي عَلَى عَمَلٍ
وَبَرٍّ بِوَالِدَيْكَ وَمُؤَدِّدًا جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهِ. فَحِزَّكَ اللَّهُ
إِلَى خَلْقِ اللَّهِ، تَكُنْ عَزِيزًا خَيْرَ الْجَزَاءِ
عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ

(۱۸) الْاُحْسِنِينَ بِالْبَرِّ يَالَيْلِي كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِي! إِنِّي
فِي هَذِهِ الْآيَاتِ أَيَّامَ الْبَرِّ لَمْ أُحْسِنِ بِالْبَرِّ؛
وَالشَّاءِ
(۱۹) إِنِّي أَرَاكَ مَلْبُوسَةً فِي لَيْشُو عَلَيَّ يَا سَيِّدِي لِبَاسٍ

الصُّوف

لباس الصَّيْف

(۲۰) لَا بَأْسَ بِهِ، الْبَسْتُ لِبَاسَ
الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ لِي لَا
أَحْسُنْتَ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُورٌ
وَمَمْنُونُهُ بِطَيْبِ عَوَاطِفِكَ

يَمْسُكَ الْحَشَى وَالزُّكَّامُ

(۲۱) هَلْ تَمَرِّينَ خِيَامًا عَلَى
حَدِيقَةٍ وَتَنْظُرِينَ أَشْجَارَهَا
نَعَمْ أَكُنْتُ مَرَدَّتٍ بِالْبُسْتَانِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسَنَةً
وَتَشْمِينَ أَزْهَارَهَا
فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشِمَمْتُ
أَزْهَارَهَا

(۲۲) لَا تَهْزِي الْأَغْصَانَ وَلَا
تَطْمَعِي فِي الْأَشْجَارِ، فَإِنَّ
الطَّمْعَ يُذِلُّكَ
صَدَقْتَ يَا أَسَازِي، أَكَانَتْ تَقُولُ
أُمِّي "عَزْ مِنْ قِنَعٍ وَذَلْ مِنْ طَمَعٍ"

(۲۳) أَلَمْ تَعْلَمُوا يَا إِخْوَانِي أَنَّ
أَهْلَ الْهِنْدِ كَانُوا يَسْتَحْفُونَ
أَهْلَ مِصْرَ قَدْ اسْتَقَلُّوا مَنَازِلَهُمْ
وَيَسْتَقِلُّونَ أَنْفُسَهُمْ لَكِنِ الْيَوْمَ
زَمَانٌ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ
تَنْبَهُوا قَلِيلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ
أَهْلُ الْهِنْدِ؟
مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ

(۲۴) قَدْ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيرٌ مِنْ
نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا

وَعَمَّا اِنْجَلَتْ اَنَّ الْهِنْدَ لَمَّا انْفَعَّ اَبَدًا اِنْجَلَتْ اَبَابُ الْفَتْحِ
قَدْ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ فِي اَفْرِيقَتِهِ وَاِيطَالِيَةِ وَفِي
بِامْدَادِهَا الشِّمْنِيَةِ فِي حُصُولِ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِي اُورُبَّا

الْفَتْحِ

(۲۵) وَهَكَذَا اَكْلَ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ صَدَقَتْ: فَيَجِبُ عَلَى الْبَرِطَانِيَةِ
الْاِسْلَامِ مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى اَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِي
اِمْدَادِ الْبَرِطَانِيَةِ فِي حُصُولِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُخَيَّرْ
بِالْاِحْسَانِ قُلُوبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا
الْفَتْحِ

يَنْتَرِ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ
(۲۶) تَرْجُو مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرِطَانِيَةِ هَكَذَا اَطْلُقُ يَا سَيِّدِي، مَعَ ذَلِكَ
اَنْهُمْ لَا يَغْتَرُونَ بِهَذَا الْفَتْحِ لَا نَغْتَرُ بِوَعْدِهِمْ، يَا اَنَّ الْحُرِّيَّةَ
وَلَا يَتَرَدَّدُونَ فِي اَعْطَائِهِ لَا تَوْهَبُ، بَلْ تَتَوَخَّذُ بِالْقُوَّةِ
الْهِنْدِ حَقًّا وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ اِذْ رَاكَ
يَا اَبِيءَ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوا لَنْ تَمْسَنَا

النَّارُ إِلَّا آتِيًا مَّعْدُودَةً (۵) وَإِنْ يَسْسِكَ اللَّهُ بَصِيرَةً فَلَا
كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بَخِيرٌ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ (۶) قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (۹) أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ
اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱۰) وَحَلَجَتْ قَوْمَهُ
قَالَ الْحَاجُّونِي [الْحَاجُّونِي] فِي اللَّهِ (۱۱) قُلْ إِنْ الْمَوْتَ
الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۲) وَهَرَبَ
إِلَيْكَ بِجَزَعٍ النَّخْلَةَ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا (۱۳) تَعْرِ
مَنْ نَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ نَشَاءُ (۱۴) يَمْنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا
قُلْ لَا تَمْنُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَيْتُكُمْ
لِلْإِيمَانِ (۱۵) وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ
الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ
لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا
قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْتَ قُلْتُمْ أَرْضِينَا بِالحَيَاةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ جہاں تک تم سے ہو کے ۲۔ کیا تم راضی ہو گئے۔ ۳۔ آخرت کے مقابلے میں۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- | | |
|-----------------------------------|---|
| (۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟ | ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی |
| (۲) کس نے [اُسے] بجایا؟ | شاید حامد نے بجائی |
| (۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک | جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائیگا |
| (۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا | شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے |
| (۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے | ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں |
| (۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی | چھوڑئیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں |
| (۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟ | جناب! گھنٹی بج گئی |
| (۸) تو بھاگو دیر مت کرو | یہی تو ہمارا مطلب ہے |

- | | |
|-------------------------------------|---|
| (۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے | واللہ! میں اپنے والد کے خط سے |
| سرور نہیں کیا؟ | بہت ہی خوش ہوا |
| (۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب | ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا |
| کا پتہ دینگے جس سے [یہ] | پتہ دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد |

میرے لئے عربی سمجھنا آسان
ہو جائے

(۱۱) رشید! کیا تمہیں سر دی محسوس
جناب مجھے سر دی محسوس ہوتی ہے

نہیں ہوتی؟
(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے
جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس
پھاڑا؟
شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا

(۱۳) کیا تمہارے استاد تمہیں تاریخی
جی ہاں، وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی
فقہ سناتے ہیں؟
فقہ سناتے ہیں



سوالات نمبر ۱۳

قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ،

دُلُّوا، يَدُلُّانِ، لَمُرِيدُ

دَالٌّ، اَدُلُّ، اَدَلُّ، مُسَادُّ

اِذْكَرَ، مُظْهِرٌ، اِذْخَلَ

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی

مزید کے کون کون سے ابواب

سے مضاعف نہیں آتا۔

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد

کی گردان کرو۔

(۱۰) مشتق نمبر ۲۹ میں مضاعف

کی قسم کے افعال چُن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی

و نحوی کرو:-

تَقْصُّ عَلَيَّ اُمِّي تَقْصًّا بَحِيَّةً

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور

فَلَكِ ادغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ

پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا

جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغہ

واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز

ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے

کون کون سے صیغوں میں

ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچاننا اور بتاؤ

کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

یا اولاد! قد دق جرس المدرسة ففروا اليها ولا
تتأخروا عن الوقت. واجتهدوا في تحصيل الفلاح
واستعدوا للنجاح. ولا تكسلوا، اما سمعتم؟
”عز من جد وذل من كسل“

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ الْمُعْتَلُّ

۱۔ معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں

۲۔ فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اوری ہو تو مثال یا ثی کہتے ہیں +

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیرات میں غور کرو:-

ماضی	مضارع	امر
(۱) وَكَانَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ	هُوَ يَزِينُ خَاتَمَهُ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهَرَّةِ	هُوَ يَوْجِلُ مِنَ الْهَرَّةِ	اِجْلِ مِنَ الدِّبِّ

ماضی	مضارع	امر
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيقَةُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالشَّجَرِ	اِتَّصِلْ بِاخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدہ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتُصِّلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر یَزِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا یُوزِنُ اور اِوْزِنُ۔ پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یُوزِنُ میں عین

کلمہ مکسور ہے اور یُوَجَلُّ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یُوَزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُ کا امر زِن ہی ہو سکتا ہے (دیکھو درس ۲۱ - تنبیہ ۱)۔

اب دوسری سطر کے امر یُجَلُّ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہو گا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یُوَضَعُ ہونا چاہئے پھر جبکہ یُوَجَلُّ سے واو حذف نہیں ہوا تو یُوَضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یُوَجَلُّ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یُوَضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوَضَعُ میں جو

يَضَعُ کا مجھول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔
اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِثَّصَلَ اهل میں
اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیَجَلَ کی طرح اس میں بھی واو کو
ی سے بدل کر اِیْثَّصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم
ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر تا ہے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا
جاتا ہے دیکھو قاعدہ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط
ہوتے ہیں (تعلیل کے تیسرے قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)
قاعدہ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور
العين ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے : يُوْزِنُ
سے يَزِنُ، زِنُ +

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العين میں
حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے : يُوْضَعُ
سے يَضَعُ، ضَعُ +

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ، يَذَرُ، ذَرُ میں واو ظاف قیام
حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور
العين ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے +

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لٹ آتا ہے : یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا یُوْزَنُ اور یُوضَعُ +
تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع ے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر آخر میں ۵ بڑھا دینا پڑتا ہے : وَزَنٌ سے زِنَةٌ ، وَهَبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا) +

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو :

تَصْرِيفُ الْمَثَالِ الْوَائِي مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ

وَزَنَنَّ (ض)	يَزِنُ	زِنٌ	وَإِزْنٌ	مَوْزُونٌ	وَزْنٌ يَزِنُهُ
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعٌ	وَإِضْعٌ	مَوْضُوعٌ	وَضْعٌ لَّ
وَجَّلَ (س)	يُوجِلُ	إِيجَلٌ	وَإِجْلٌ	مَوْجُولٌ	وَجْلٌ لَّ
وَسَمَّ (ك)	يُوسِمُ	أُوسِمٌ	وَسِيمٌ		وَسَامَةٌ لَّ
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثٌ	وَارِثٌ	مَوْرُوثٌ	وَرِثٌ لَّ

مِنَ الثَّلَاثِي الْمُنْبَدِ

أَوْصَلَ	يُوصِلُ	أَوْصِلٌ	مُوصِلٌ	مُوصَلٌ	إِيصَالٌ لَّ
----------	---------	----------	---------	---------	--------------

لَّ تَرْنَا ، لَّ رُفْنَا ، لَّ ثَدْنَا ، لَّ خُبْرَتُ هُونَا ، لَّ وَارِثُ هُونَا ، لَّ يَهْنَا ، لَّ دُنْيَا

۲۔ وَصَلَ	يُوصِلُ	وَصِلَ	مَوْصِلٌ	مَوْصِلٌ	تَوْصِيلٌ
۳۔ وَاصِلٌ	يُوَاصِلُ	وَاصِلٌ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلَةٌ
۴۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلَ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصِّلٌ	تَوَصُّلٌ
۵۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلَ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصِلٌ	تَوَاصُلٌ
۶۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصَلَ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصِلٌ	اِتِّصَالٌ
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	اِسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصَلَ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصِلٌ	اِسْتِصْصَالٌ

تنبیہ ۲۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدر
 میں حسب قاعدہ تعلق نمبر (۳) واو کو ی سے بدلا گیا ہے۔ اور باب
 اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی
 کس میں تغیر نہیں ہوا ہے +

تنبیہ ۵۔ یَنْزِلٌ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو
 لَیْزِنْزَنْ، لَیْزِنَانِ، لَیْزِنْزَنْ الخ اور یَنْزِلٌ میں نون
 تاکید لگائیں تو یَنْزِنَنْ، یَنْزِنَانِ، یَنْزِنَنْ، یَنْزِنَانِ
 یَنْزِنَانِ پڑھیں گے +

لے جوڑنا + لے باہم لٹنا + لے لٹنا + لے درہل
 اِسْتِصْصَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصَلَ ہے۔ ایک اِسْتِصْصَالٌ (درہل
 اِسْتِصْصَالٌ) مھوز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں جڑ سے اکھیر دینا اس کا مادہ اَصَلَ (جڑ) ہے
 اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں +

سلسلہ الالفاظ نمبر ۲۸

وَنَزَدَ (يَزِدُّ) بوجہ اٹھانا	أَفْهَمَ (۱) فہم سمجھانا
وَصَفَ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا	تَوَكَّلَ (۲) عَلَیْهِ سونپ دینا بھروسہ کرنا
وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْهِ) پہنچنا (یہ) ملنا	خَسِرَ (س) تُوْثَا پانا (۱) کم کرنا
وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھہرنا۔ واقف ہونا	ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
وَلَدَ (يَلِدُ) جنمنا	عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا
وَهَنَ (يَهِنُ) ہوا اور کمزور ہونا	كَثُرَ (۲) زیادہ کرنا
يَتَسَّ (يَتَسَّسُ) نا اُمید ہونا	مَا طَلَّ (۳) ٹالنا۔ دیر لگانا
يَقِظُ، تَقِظُ اور اسْتَقِظَ جاگنا	وَتَّقَ (يَتَّقِي) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا
أَيْقَظَ (يُوقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا	وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا استعمال نہیں ہے)
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا
میسر ہونا	(اس کا اردع بہت مستعمل ہے)

أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید

(اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)

دَيَّارُ مکان میں رہنے والا

رَوْحُ رحمت، مدد

أُخْرَى دوسری (جِ اُخْرَى)

أَذَى تکلیف

أَعْلَى (جِ اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر

أَوْ رَبَّآ یورپ

سَوَادٌ (جِ اسَاوِد) کنگن	مَائِدَةٌ (جِ مَوَائِد) میز۔ دسترخوان
حَمْدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں	مَرَّةٌ (جِ مِرَارًا) ایک بار
فَاجِرٌ (جِ فُجَاء) بدکار	مِثْقَالٌ (جِ مِثَاقِل) وزن ۴۴۰ ماشہ
قِسْطًا سُرَّازو	مُسْتَقِيمٌ سیدھا
كُفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر	وِزْرٌ (جِ اَوْزَار) بوجھ۔ گناہ

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِي، بَلْ أَرِنَهُ الْيَوْمَ
(۲) زِنَةُ الْأَنْ بَذَلِكَ الْمِيزَانِ	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَنُ - دَعْنِي أَرِنَهُ
(۳) ضَمِعَ الْخَاتَمَ فِي كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِي كَفَّةٍ أُخْرَى	فِي الْبَيْتِ
(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ
(۵) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيزَانِ	أَحْسَنُ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ نَهْيًا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ

(۶) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هَذَا سَاهِبُ لَكَ كِتَابِي هَذَا إِنْ تَقِفْ

يَا عَيْتِي؟ فَإِنِّي أَحَدُهُ كِتَابًا عِنْدَ نَاشِئِهِ إِلَّا فَهَمَّكَ مَطَالِبُهُ
نَافِعًا

(۷) نَعَمْ سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَيْتِي نَحْذِي يَا وَلَدِي هَذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ
(۸) هَلْ يَتَيْسَّرُ لِي فَهَمٌ هَذَا اجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
الْكِتَابُ؟



(۹) مَالِي مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادٍ
يَا صَدِيقِي! فَتَشْتُ عَنْكَ مِصْرًا وَأُورَشَلِيمًا
مِرَارًا وَلَمْ أَحْذَكَ
(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي وَصَلْتُ إِلَى بَيْتَانِي بِالْأَمْسِ فَقَطُّ
مَتَى جِئْتَ هَهُنَا؟

(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنْ كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى
الْعِجَابِ؟
الدُّكَّانِ

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ - لِأَنِّي الْيَوْمَ
أَحْوَالُ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ مَشْغُولٌ
فَأَحْضُرُ عِنْدَكَ؟

(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُعَاطِلُنِي؟ لَا تَيْأَسُ يَا أَخِي! لِأَصِفَنَّ لَكَ

تِلْكَ الْأَحْوَالُ الَّتِي جَاءَتْ غَدًا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ

(۱۴) اَلرَّيْضِلُ اِلَيْكَ مَكْتُوبٌ
مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدُنْ

(۱۵) هَلْ تَقِظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ
يَا خَالِدُ؟

(۱۶) فَمَنْ يَقْظُكَ الْيَوْمَ؟

(۱۷) دَعْنِي اَنَا اَوْ قِظْكَ وَقْتُ
الصَّلَاةِ

(۱۸) لَا اَمِنْ عَلَيْكَ بَلْ يَجِبُ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَعَارِفَ
اَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ

(۱۹) صَدَقَ اللَّهُ طَنَكَ وَجَعَلَنِي
وَاَيَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) اللَّهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَى (۳) دَعُ اٰذْهُمُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (۴) رَبِّ

هَبْ لِي وَلِيًّا يَرِثْنِي وَيَرِثْ اِلَّيَّ يَعْقُوبَ (۵) وَقَالَ نُوحٌ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا - اِنَّكَ اِنْ تَذَرْنِيْ
يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فٰجِرًا كَفّٰرًا (۶) وَذَرُوْا ظٰهِرَ
الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷) لَا تَبْتَغُوْا اِسْرَافًا يَّسُوْا بِهِيَ لَكُمْ مِنْ
رَّوْحِ اللّٰهِ - اِنَّهٗ لَا يَبْتَغِيْ اِسْرَافًا يَّسُوْا بِهِيَ لَكُمْ مِنْ رَّوْحِ
اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمَ الْكٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اَنْتُمْ الْاَعْلٰى
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطِ اِلَى الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب

اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم
مثال واوی ہے۔ اصل میں اِزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ
سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر
سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت
مضارع حذف کرنے کے بعد یَزِنُ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو

سبق ۲۱ تنبیہ ۱) +

(د) حرف جاز (القسطائیں) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب،

(المُسْتَقِيم) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق
اسم فاعل ہے اِسْتَقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب،
تحلیل نحوی اس طرح :-

(زیرِ نوا) فعل امر، متعدی اس میں (واو) ضمیر مرفوع
متصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُونًا) مقدر
ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے
اس لئے جب مفعول نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول
مانا پڑتا ہے۔

(د) حرف جاز (القسطائیں) مجرور، پھر موصوف ہے
(المُسْتَقِيم) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جاز
مجرور ل کر متعلق فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلق سے
مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر
یا نہی ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی +
ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (محموز، مضاعف
اور مثال واوی کے قسم کے، الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو :-

مُرِّ مَرِي، سَامُرٍ، كَلَّا، شَتُّمَا، سَل، ثِق، لَا تَحْذُ
 زَن، زَرَفِي، ضَعُوا، هَب، عُدِّي، دَل، أَدُل، لَا تَهْزُرَا،
 يَسُرُّ، أَحَبُّ، تُحِبُّ، تَوْصَلُ، تَفِرُّونَ
 لِي يَا أَبَتِ سَاعَةً..... هَذَا الشَّيْخُ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟
 خَاتَمَكَ..... سِوَارَكَ يَا لَطِيفَةً..... عَدُوَّكَ وَلِيًّا.
 بِنْتِكَ بِالصَّلَاةِ..... هُنَّ بِالصَّلَاةِ..... هَلْ... كَ
 عَلَى بَيْتِ الْوَزِيرِ- نَعَمْ.... نِي عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ.....
 كُتِبَكُمْ عَلَى الطَّارِلَةِ- إِلَى أَيْنَ.... يَا أَوْلَادُ؛..... أَغْصَانِ
 الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ-.... أَوْرَاقُ الْكِتَابِ يَا مَرِيْمُ- هَلْ
 لَكَ اللَّعِبُ أَمْ التَّعَلُّمُ؟..... فِي اللَّعِبِ وَالتَّعَلُّمِ كِلَاهُمَا-
 هَلْ.... اللَّعِبُ أَمْ التَّعَلُّمُ؟..... اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا-
 بِاللَّهِ وَ.... عَلَيْهِ- اجْلِسَا انْتِمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ....
 مِنَ الطَّعَامِ مَا....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آبا جان [یا أَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گٹھری عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے [یا بُنْتِی] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گٹھری دوں گا۔
--	--

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے

پاتے ہیں؟

(۳) کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟ نہیں آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں

نہیں پائی جاتی

(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن ہاں! میں نے اپنا کنگن تو لا تو اسے

بیش مشال پایا

تو لیا ہے؟

(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں

نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا

(۶) میرا خط تمہیں ملا؟

(۷) کیا تم ہمارے ہاں بیٹی میں ٹھہر گئے؟ ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس

ٹھہریں گے

(۸) میں پارساں آپ کے ہاں دہلی میں یہ آپ کی مہربانی ہے

ٹھہرا تھا

(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے

ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟ اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا

(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟ تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو

(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق

دیکھئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی میں رکھ دو۔)

کتاب صندوق میں رکھ دوں
(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟
(۱۳) آج تمہیں کس نے جگایا؟
ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں
آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد
نے مجھے جگادیا

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْثَلَاثُونَ

الْفِعْلُ الْأَجَوْفُ

الْأَجَوْفُ الْيَائِيُّ			الْأَجَوْفُ الْوَارِيُّ		
الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ
قَالَ	يَقُولُ		قَالَ	يَقُولُ	
قَالَا	يَقُولَانِ		قَالَا	يَقُولَانِ	
قَالُوا	يَقُولُونَ		قَالُوا	يَقُولُونَ	
قَالَتْ	تَقُولُ		قَالَتْ	تَقُولُ	
قَالَتَا	تَقُولَانِ		قَالَتَا	تَقُولَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		قُلْنَ	يَقُلْنَ	
قُلْتَ	تَقُولُ	قُلْ	قُلْتَ	تَقُولُ	قُلْ
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا

* تمہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں +

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُولُونَ	قُولُوا	بِعْتُم	تَبِيعُونَ	بِيعُوا
قُلْتِ	تَقُولِينَ	قُولِي	بِعْتِ	تَبِيعِينَ	بِيعِي
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	بِيعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِيعْنَ	بِيعْنَ
قُلْتُ	أَقُولُ		بِعْتُ	أَبِيعُ	
قُلْنَا	نَقُولُ		بِعْنَا	نَبِيعُ	

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے اور کیسا تغیر ہوا ہے؟
اول سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔

پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو ادوری کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔
مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۲) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۴)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور یَعْنِ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبْعْنِ اور تَبْعْنِ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آرہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳ میں لکھے گئے ہیں قاعدہ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، یَعْنِ، یَبْعْنِ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ۔ ۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے یَعْنِ کیسے بن گیا، بظاہر قُلْنَ اور یَعْنِ ہونا چاہئے تھا بیشک ہے تو خلاف قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین
یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے
ف کلمہ کو ختمہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ
پڑھا جائے: قَالَ (قَوْل) سے قُلْنَ، طَالَ (طَوْل) سے طُلْنَ، خَافَ
(خَوْف) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہئے
بَاعَ (بَيْع) بیعْنَ +

تنبیہ ۱۔ یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح

قُلْنَ، یَعْنُ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ اب یہ ذکرہ صیغے تین گرواؤں میں نہیں یکساں

نظر آئیگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر

حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف

ہوں تو اصل میں قَوْلُنْ، خَوْفُنْ اور بَيْعُنْ ہونگے ماضی

مجہول میں تو اصل میں قُولُنْ، خُوفُنْ اور بُیْعُنْ ہونگے

اور امر میں تو اصل میں اَقُولُنْ، اِخَوْفُنْ اور اُبِیْعُنْ سمجھنا

چاہئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کرنے جاتے ہیں +

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوا،

قِيلَتْ، قِيلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيفَ، خِيفَا

خِيفُوا الخ اور بَاعَ سے يَبِيعُ، يَبِيعَا الخ
۵۔ يَقُولُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُونَ
تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقْلَنُ الخ يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ،
يُخَافُونَ، يُخَافَانِ، يُخَفْنَ الخ۔ يَبِيعُ سے يُبَاعُ،
يُبَاعَانِ، يُبَاعُونَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ الخ
۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُولَا، لَمْ يَقُولُوا،
لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ يَقْلُنْ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقُولُوا،
لَمْ تَقُولِي، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقْلُنْ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ +
۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (در اصل قَائِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ
(در اصل بَائِعٌ) +

۸۔ اسم مفعول: مَقُولٌ (در اصل مَقُولٌ) مَبِيعٌ (در اصل مَبِيعٌ)
مَخَوْفٌ (در اصل مَخَوْفٌ) +

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گروا میں فعل صحیح کی صرف کبیر کو
دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصہ دوم میں سب گروا میں تم نے پڑھ لی ہیں
ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے
صرف کبیر تم بناؤ۔

الْمَاضِي	الْمَصْرُوعُ	الْأَمْرُ	اسْمُ الْفَاعِلِ	اسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمُضَدُّ
۱۔ اَدَارَ	يُدِيرُ	اَدِرْ	مُدِيرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيرٌ
۳۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مَدَاوِرَةٌ
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مَتَدَوِّرٌ	مَتَدَوَّرٌ	تَدَوُّورٌ
۵۔ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مَتَدَاوِرٌ	مَتَدَاوَرٌ	تَدَاوُّورٌ
۶۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ
۷۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ
۸۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدْ اِسْوَدْ	مُسْوَدٌ	مُسْوَدٌ	اِسْوَدَادٌ
۹۔ اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ اِسْوَادَّ	مُسْوَادٌ	مُسْوَادٌ	اِسْوِيْدَادٌ
۱۰۔ اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ

تنبیہ ۲۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل

اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اہل میں الگ

ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوْدٌ

اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوْدٌ ہوگا۔

۱۔ پھرانا۔ انتظام کرنا ۲۔ گل بنانا ۳۔ کسی کے ساتھ چکر کھانا ۴۔ گل ہونا ۵۔ کسی کے

ساتھ گل گل پھرنا ۶۔ طبع ہونا ۷۔ طبع ہونا ۸۔ سیاہ ہونا ۹۔ سیاہ ہونا ۱۰۔ گل ہونا

تنبیہ ۵۔ دیکھو اَدَامَر کا مصدر اَدَامَرُ اور اِسْتَدَامَرُ
 کا اِسْتَدَامَرُ آیا ہے جو اصل میں اَدَامَرُ بروزن اِفْعَالُ
 اور اِسْتَدَامَرُ بروزن اِسْتِفْعَالُ ہے۔ اجوف سے
 باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے
 اَفَادَ سے اِفَادَہ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَہ +

تنبیہ ۶۔ اجوف یائی کی گردن میں بظاہر واوی کی طرح
 ہونگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارُ، اَغْيَرُ، اِسْتَحَارُ، اِسْتَحْيَرُ +
 سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واوی لکھی
 ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو

ہدایات نمبر ۵) +

اَفَادَ (۱۔ ی) فائدہ دینا۔ اَطْلَع دینا	اَرَادَ (۱۔ و) ارادہ کرنا۔ چاہنا
(۱۔ ی) فائدہ لینا	اَضَاعَ (۱۔ ی) ضائع کرنا
اَعَانَ (۱۔ و) مدد کرنا (۱۔ و) مدد چاہنا	اَطَاعَ (۱۔ و) اطاعت کرنا (۱۔ و) کرنا
بَاتَ (ض۔ ی) رات گزارنا	طَاقَت رکھنا
جَالَ (ن۔ و) تگ و دو کرنا	اَطَالَ (۱۔ و) دراز کرنا
مَالَ (ض۔ ی) [لَا یَمْلِكُ] کسی کی طرف مائل ہونا۔ [عَنْهُ] کسی کی طرف متوجہ ہونا	اَصَابَ (۱۔ و) مصیبت آنا۔ لگ جانا۔ دھرت چھنا یا کرنا

لے غیرت دلانا لے بہتری چاہنا +

فَارَزَ (ن-و) [یہ] حاصل کر لینا۔ کامیاب ہونا	خَانَ (ن-و) خیانت کرنا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا	شَاءَ (ف-ی) چاہنا
(۱) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا	شَاعَ (ض-ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا
قَامَ (ن-و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا	شَافَ (ن-ی) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں)
(۱) قیام کرنا۔ ٹھہرنا (۱۰) ثابت	اَنْظُرَ کی جگہ شَفَ عام طور پر
قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا	بولا جاتا ہے)
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا	شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا
نَالَ (س-ی) پانا۔ حاصل کرنا	صَلَحَ (ك) سُدھرنا (۱) سُدھارنا
نَاوَلَ (و-۳) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا	صَانَ (ن-و) بچانا
نَامَ (س-و) سونا	عَادَ (ن-و) لوٹنا (۱) لوٹانا۔ دُہرانا
حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے	

308

حَرًّا حَرَارَةً گرمی	اَلَّةُ اکہ ہتھیار
حَسَنَةٌ نیکی	اُولُو الْأَمْرِ (اُولُو مَجِیْد ہے دُوک)
حِصَانٌ گھوڑا (خاص کر کے لئے)	حکومت والے (اُولِی الْأَمْرِ)
الدَّارُ الْاٰخِرَةُ دوسری دُنیا	حالتِ نفسی و جری میں)
ذُو بَالٍ اہمیت والا	بَقَاءُ زندگی

گِذِبْ جھوٹ۔ جھوٹی بات
مُنِيَّةُ (جمنی) آرزو
مِقْيَاسُ اندازہ کرنے کا آلہ
يُسْرُ آسانی۔ فراغت

سَلْطَةُ غلبہ۔ حکومت
عَرَضُ آبرو
عُسْرُ سختی۔ تنگی
كَاسُ گلاس۔ پیالہ

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتَى جِئْتَ هَهُنَا؟ (۲) جِئْتَ مِنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْتَ بِأَخِيكَ
فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلَى رُؤْيَيْهِ (۴) جِئْنَاكَ أَمْسَ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ
(۵) يَا أَحْمَدُ هَلْ شُفْتَ هَذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا شُفْتُهُ،
سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ (۷) شُفْ وَاقْرَأْ وَرُدِّهِ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ
بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبْعُهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ (۱۰) هَلْ
تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ
فِي مُرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ (۱۳) فِي
الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۴) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۵) مَنْ
جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنْ اسْتَحَارَ (۱۷) هَذِهِ آلَةُ يُقَاسُ بِهَا
دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمَازُ
اللَّيْلِ وَتَيَقُّظُ أَوَّلِ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) أُرِيدُ
أَنْ أَقِيمَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ثَمَنَ سَنَةٍ (۲۱) هَذَا الرَّجُلُ مَدِيرُ الْجَرِيدَةِ

(۲۲) اِخْوَانِي! اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سُلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوا
وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ -
فَصِيحَةً مِنَ الْوَالِدِ لَوْلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ الْبَحِيْبُ! اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمَّ وَاطِيعُهُ فِي
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ وَاسْتَعِزْ
عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِزْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، اِنْ صُنَّتْهُ صَانِكَ وَإِنْ خُنَّتْهُ خَانَكَ، وَدُمْ
مَا يَلَا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَا يَلَا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكُفْلِ لَتَقُوْذَ
الْمُنَى وَتَنَالَ الْعُلَى، أَطَالَ اللَّهُ بِقَاءَكَ لِبَطَاعَتِهِ وَخِدْمَتِهِ عِبَادِهِ
وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ فَصَبْحَتِي، وَالتَّضَعُ أَوَّلَى مَا يُبَاعُ وَيُوْهَبُ
مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) قُلْنَا
يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ
مَا هَذَا بَشَرًا (۴) قَالَ الزَّاقِلُ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
(۵) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ
(۶) قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۷) وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَكِنْ

لَا تَشْعُرُونَ (۸) يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
(۹) إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْحَسِنِينَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى
تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (۱۱) أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ (۱۲) أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ
مِنْكُمْ (۱۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ
(۱۴) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (۱۵) لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ
الْأَعْلَى (۱۶) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ +

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) اگر تو تنگ و دکریگا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے
- (۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق
- [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں
- آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ
- لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے
- (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد
- نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان
- کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے
 پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال
 ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ
 تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ
 وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اشد اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے
 ایمان والو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا
 کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جانلو
 کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علماء سے رائے طلب کی
 ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو
 بَاعَ ، كُنْزَتْ ، جَاءَنِي ، تَشِيعُ ، قُمْتُ ، بَنَيْنَا ، فَاَسْتَجِرْ ،
 دَوَّرَتْ ، لَا أَقُولُ ، أَعَادَتْ
 الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِنَانِي حَيْدَرَابَادَ إِلَّا الْحَقُّ
 مِنْ آيِنَ هَذِهِ الْجَرِيدَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ أَمْرًا ذَا بَالٍ
 بِاللَّهِ مَكْتُوبٌ مِنْ أُمِّي فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ .
 جَاءَنِي الْأُسْتَاذُ احْتِرَامًا لَهُ سَوَّالَهَا لِأَقَمَ
 مَا تَقُولُ أَخِي حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ أَخِي
 الدَّوَامَةُ قَدَارَتْ سَرِيْعًا حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو لَا تَتَّبِعْ حِصَّانَكَ الْآبَيْضَ

تحلیل صرفی :

(لَا تَتَّبِعْ) فعل نفی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از
قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کر دی گئی،
مبنی ہے جزم پر، متعدی،

(حِصَّان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،
(كَ) اسم ضمیر مجرور متصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی

ہے فتحہ پر،

(الْآبَيْضُ) اسم صفت معرف باللام، واحد مذکر معرب

مشتق +

تحلیل نحوی :

(لَا تَتَّبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ
ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نفی حالت جزمی میں ہے اور
اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَّان) مفعول ہے اس
لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالت جری
میں سمجھا جاتا ہے۔ (الْآبَيْضُ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مگر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
کیونکہ امر اور نفی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے +

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ

الفعل الناقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ گردانیں دیکھو۔

تَصْرِيفُ لِفَعْلِ مَا ضَمِيَ مِنَ النَّاقِصِ					
الواوِي	اليائي	الواوِي	اليائي	الواوِي	اليائي
دَعَا (ن)	رَمَى (ض)	سَرَوَا (ك)	لَقِيَ (س)	ارْتَضَى (ع)	التَّقَى (ع)
دَعَوَا	رَمَيَا	سَرَوْا	لَقِيَا	ارْتَضَيَا	التَّقَيَا
دَعَوَا	رَمَوْا	سَرَوْا	لَقُوا	ارْتَضَوْا	التَّقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرَوَتْ	لَقِيَتْ	ارْتَضَتْ	التَّقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرَوَتَا	لَقِيَتَا	ارْتَضَتَا	التَّقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرَوْنَ	لَقَيْنَ	ارْتَضَيْنَ	التَّقَيْنَ
دَعَوْتَ	رَمَيْتَ	سَرَوْتَ	لَقَيْتَ	ارْتَضَيْتَ	التَّقَيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرَوْتُمَا	لَقَيْتُمَا	ارْتَضَيْتُمَا	التَّقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرَوْتُمْ	لَقَيْتُمْ	ارْتَضَيْتُمْ	التَّقَيْتُمْ

لے اس نے بڑیاہ لے اس نے پھینکا لے وہ شریف ہوا لے اس نے ملاقات کی لے اس نے پسند کیا لے آنے سامنے ہوا

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا،
دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو +

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین

یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔

اِرتَضٰی اصل میں اِرتَضَوْہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص

واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے +

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف

غائب کے چار صیغوں یعنی واحد، جمع مذکر اور واحد مؤنث و

تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے +

مگر سُرُو اور لَقَی کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر

غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدہ تعلیل

نبر (۱) واو ادوری کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا،

سَرَحَی سے سَرَحَی وغیرہ +

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں

تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا. عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اُرْتَضَى اور ی

کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَى، اَلْتَقَى

گر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے

ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل

نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوْا سے دَعَا، رَمَوْا سے

رَمَوْا، سَرَوْا سے سَرَوْا، لَقِیَوْا سے لَقُوا، اِرْتَضَوْا سے اِرْتَضَوْا

اَلْتَقَوْا سے اَلْتَقَوْا۔

(۳) واحد اور متثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے:

دَعَتْ، دَعَتَا۔

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے

واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِیَ سے دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوا،

دُعِیتَ، دُعِیتَا، دُعِینَ، دُعِیتِ الخ اسی طرح رُمِیَ سے رُمِیَا،

رُمُوا، رُمِیتِ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واو اور یائی بھٹل ہو جاتے ہیں۔

تَصْرِیفُ الْمَضَاجِعِ الْمَعْرُوفَةِ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
یَدْعُو	یَرْمِی	یَسْرُو	یَلْقَى	یُرْتَضَى	یَلْتَقِی

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	یَسْرُوَانِ	یَلْقِیَانِ	یَرْتَضِیَانِ	یَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ م	یَرْمُوْنَ	یَسْرُوْنَ م	یَلْقُوْنَ	یَرْتَضُوْنَ	یَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقِیْ	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ م	یَرْمِیْنَ	یَسْرُوْنَ م	یَلْقِیْنَ	یَرْتَضِیْنَ	یَلْتَقِیْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقِیْ	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقُوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ م	تَسْرِیْنَ	تَلْقِیْنَ م	تَرْتَضِیْنَ م	تَلْتَقِیْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِیْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقِیْنَ م	تَرْتَضِیْنَ م	تَلْتَقِیْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	اَسْرُوْ	اَلْقِیْ	اَرْتَضِیْ	اَلْتَقِیْ
نَدْعُوْ	نَرْمِیْ	نَسْرُوْ	نَلْقِیْ	نَرْتَضِیْ	نَلْتَقِیْ

تنبیہ ۳- اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابه ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تشبیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے (۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل (نمبر ۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: يَلْقَى سے يَلْقَى، يَرْضُو سے يَرْضَى، يَدْعُو سے يَدْعُو اور يَوْمِي سے يَوْمِي یہی تغیر ان تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں نَدْعُو، اَدْعُو، نَدْعُو۔ تَرْمِي، اَرْمِي، نَرْمِي۔ تَلْقَى، اَلْقَى، نَلْقَى۔ تنبیہ ۲۔ يَرْضَى کی گردان يَلْقَى کے جیسی ہوتی ہے +

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدہ تعلیل (نمبر ۱)، (نمبر ۶): يَدْعُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَرْمِيْنَ سے يَرْمِيْنَ، يَلْقِيْنَ سے يَلْقِيْنَ +

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوئی اور اِی سے اِی بن گیا

لہ فعل کے آخر میں جو حرف صیغوں کا اختلاف بتانے کے لئے لکھے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پہچان) فروغ کی جاتی ہے

ہے اور آئی سے آئی ہو گیا ہے: تَدْعُوْنِ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيْنِ سے تَرْمِيْ، تَلْقِيْنِ سے تَلْقِيْ، تَرْتَضِيْنِ اور تَلْتَقِيْنِ سے تَرْتَضِيْ، تَلْتَقِيْ +

(۴) مجھول میں ناقص واوی اور یائی، مشکل ہو جاتے ہیں
يُدْعِيْ، يُدْعِيَانِ، يُدْعُوْنَ، تَدْعِيْ، تَدْعِيَانِ، يُدْعِيْنَ الخ
اسی طرح یُزْنِيْ وغیرہ ہے +

سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۰

آئی (ضی) آنا (ا. آئی) دینا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا
أَجَابَ (و. ۱) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَّانَ (و. ۱) خال ہونا [۔ اَلَيْهِ، بِهِ
أَصَابَ (و. ۱) پہنچنا۔ لگ جانا۔ اُپڑنا	مَعَهُ] کسی سے تنہائی میں ملنا
اشْتَرَى (ع. ی) خریدنا	دَمَرَى (ض. ی) جانا (۱) بتلانا
أَغْطَى (ع. ی) دینا۔ عطا کرنا	وَعَادَ (و. ۱) بلانا [۔ لَهُ] کسی کے لئے
بَقِيَ (س. ی) باقی رہنا (۱) باقی رکھنا	وَعَانِيْ خَيْرُكَرًا [۔ عَلَيْهِ] بد دعا کرنا
بَكَى (ض. ی) رونا (۱) رُلانا	رَضِيَ (س. ی) راضی ہونا (۱) راضی کرنا
بَلَّانَ (و. ۱) مبتلا کرنا۔ آزمانا	سَقَى (ض. ی) پلانا
بَنَى (ض. ی) بننا کرنا۔ تعمیر کرنا	سَمَّى (و. ۲) نام رکھنا
خَشِيَ (س. ی) ڈرنا	عَفَّانَ (و. ۱) مٹ جانا [۔ عَنْهُ] معاف کرنا
	كَفَى (ض. ی) کافی ہونا۔ بچا لینا

ظہور بہت پاک فَص (ج فصوص) مکیہ قُبْلَةُ (ج قنابل) ہم کو لے مَزْرَعَةُ (ج مزارع) کھیتی	بَنْدُوقٌ گولی (بندوق کی) مُرْتَعِبٌ وحاک۔ دبدبہ سَهْمٌ تیر حصہ شَيْ شئی متفرق۔ مختلف
مشق نمبر ۳۲	
(۱) دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ خَاتَمًا فِي فَصِّهِ الْمَاسِ (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ (۳) أَرْضَى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ فَدَعَا لَهُ (۴) مَا كَانَتْ أُمُّ جَعْفَرٍ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمَى هَاشِمٌ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهُ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْكِينَ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِي جِهَاتٍ شَتَّى وَإِذَا [الانگوس] أَصَابَتْ حَجَرُهُ إِخَاهُ الصَّغِيرَ فَقَعَدَ يَبْكِي (۸) مَا بَقِيَ لَهُ عُدُّ (۹) مَا [استفہامی] أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ (۱۰) كَفَانِي مَا [مرصردہ ج] أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْأُمُورُ عَلَى حَالِهَا (۱۲) عَفَّتِ الدِّيَارُ فِي أَوْرُبَا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللَّهُ عَنْكَ (۱۵) عَفَى عَنْهُ (۱۶) أَتَانَا أَخُوكَ فَاتَيْنَا كِتَابًا وَمُحِبَّرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِينُ تَشْفِي مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِي كَمْ	

یَوْمًا مَضَى مِنْ أَيَّامِ هَذَا الشَّهْرِ (۱۹) لَا أَدْرِ بِیَ یَا سَیِّدِی لَکِنِّی
أَظُنُّ أَنَّ الْیَوْمَ یَكُونُ التَّارِیخُ الْعَاشِرُ (۲۰) دُعِیْتُ الْیَوْمَ إِلَى
الْأَمِيرِ (۲۱) سَمِعْتُ بِنْتَهُ بَزِیْبَ (۲۲) أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْمَدِیْنَةِ
الْجَامِعُ الَّذِی بَنَى بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهِ جَهَانَ فِي دِهْلِی وَمِنْ
عَجَائِبِ الدُّنْیَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاجِ مَحَلٌّ فِي الْكَرَةِ
الَّتِی بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمُصَوِّفُ [رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى]

(۲۳) رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجُبَارِ فِیْنَا • لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ یَفْنَى عَنْ قَرِیبٍ • وَإِنَّ الْعِلْمَ یَبْقَى لَا یَزَالُ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) وَسَقَمُ رَبُّهُمْ شَرًّا بَاطِلُهُورًا (۲) رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۳) إِنَّمَا یَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَاءُ (۴) سَنُلْقِیْ فِی قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۵) وَإِذَا
لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنُوا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَیَاطِنِهِمْ قَالُوا
إِنَّمَا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ (۶) مَا تَدْرِی نَفْسُ
بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ (۷) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى
(۸) فَسَبِّحْهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ (۹) وَقَضَى
رَبُّكَ أَلَّا [أَنْ لَا] تَعْبُدُوا إِلَّا آیَاهُ (۱۰) وَمَنْ یُؤْتِی الْحِکْمَةَ

فَقَدْ أَوْفَى خَيْرًا كَثِيرًا (۱۱) إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ (۱۲) إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا
تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے
کے لئے بلایا تو انہوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب
[شیخ] نے میرے لئے دعا [دعاے خیر] کی (۴) اس کا باپ
اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی (۵) حامد نے بھڑیئے کی
طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں
روتا ہے تجھے کس نے رلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ
مال باقی نہیں رہے گا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟
(۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے
لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری
کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں +

۱۔ اس جملے میں لفظ الْجَنَّةُ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنّ کے درجہ سے نصب رہا

۲۔ لَہُمْ خبر مقدم ہے +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلَى بَيْتِهِ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،
از قسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو
کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

(الرَّشِيد) آل حرف تعریف ہے، (مرشید) اسم صفت،
مشتق ہے رَشَدًا [بمحو دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر
از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں
اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر از قسم ناقص کیونکہ اصل میں
اَبُو ہے، واو حذف کر کے اَبْ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالت
نصبی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْل) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر
از قسم صحیح، معرب۔

(إِلَى) حرف جر، مبنی۔

(بَيْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف
ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف ی ہے

معرب ہے۔

(۱) ضمیر مجرور، وَاَمَذْكَر غائب، مبنی،

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشد) فاعل ہے اس لئے

مرفوع ہے (آبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے

اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۲۰-۱۱)، (الفضل)

مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (إِلَى) حرف جار، (بیت)

مجرور، (۵) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ

حالت جری میں ہے جار و مجرور مل کر متعلق فعل،

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوا +

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْثَلَاثُونَ

الْمُضَارِعُ الْمُجْزُومُ مِنَ النَّاقِصِ	الْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ
لَمْ يَدْعُوا	لَمْ يَرْمُوا	لَمْ يَلْقُوا
لَمْ يَدْعُوا	لَمْ يَرْمُوا	لَمْ يَلْقُوا

الْمُضَارِعُ الْمُجْزُومُ مِنَ النَّاقِصِ			الْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا			
لَمْ يَدْعُونَ	لَمْ يَرْمُوا	لَمْ يَلْقُوا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	أَدْعُ	ارْمِ	الْقَ
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُوا	ارْمُوا	الْقَا
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُوا	ارْمُوا	الْقَا
لَمْ تَدْعِي	لَمْ تَرْمِي	لَمْ تَلْقِي	أَدْعِي	ارْمِي	الْقَى
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُوا	ارْمُوا	الْقَا
لَمْ تَدْعُونَ	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُونَ	ارْمُوا	الْقَا
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			

تنبیہ :- حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے فون اعرابی گرا دیا جاتا ہے
 مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں

الْمُضَارِعُ الْمُتَّصِلُ مِنَ النَّاقِصِ		الْمُضَارِعُ الْمَنْصُوبُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يَلْقَى	لَيَدْعُونَ
لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِ
لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمُوا	لَنْ يَلْقُوا	لَيَدْعُونَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُونَ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِ
لَنْ يَدْعُونَ	لَنْ يَرْمِينَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُونَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُونَ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمُوا	لَنْ تَلْقُوا	لَتَدْعُونَّ
لَنْ تَدْعِي	لَنْ تَرْمِي	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعِينَ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِ
لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تَرْمِينَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُونَّ
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَلْقَى	لَأَدْعُونَ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقَى	لَنَدْعُونَ

تنبیہ ۲۔ یزنی سے مضارع مؤکد: لیرمین، لیرمیان،
لیرمن، لیرمین، لیرمیان، لیرمینان الخ

لے وہ ہرگز نہیں بلایگا، لے وہ ہرگز نہیں پھینکے گا، لے وہ ہرگز نہیں لے گا، لے وہ ضرور ہی بلایگا، لے وہ ضرور ہی لے گا،

اسْمُ الْفَاعِلِ	
دَاعٍ (درہل دَاعِی) دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَّةٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ	
رہی سے رَام، لقی سے لَاقِ، گر آل لگایا جائے تو الدَّاعِی وغیرہ ہوگا۔	
اسْمُ الْمَفْعُولِ	
مَدْعُوٌّ مَدْعُوَانِ مَدْعُوْنٌ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَاتٌ	
رہی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ الخ اور لقی سے مَلْقِیٌّ ہوگا۔	
اسْمُ الظَّرْفِ	
مَدْعِیٌّ (درہل مَدْعِی) مَدْعِیَانِ مَدْعِیَّانِ مَدْعِیَّاتٌ (در اصل مَدَاعِی) مَدْعَاةٌ (درہل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ	
رہی سے مَرْمِیٌّ اور لقی سے مَلْقِیٌّ ہوگا۔	
اسْمُ الْآلَةِ	
مِدْعِیٌّ (= مِدْعَوٌ) مِدْعِیَّانِ مِدْعِیَّاتٌ مِدْعِیَّاتٌ (= مِدْعِیَّاتٌ) مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ مِدْعَاءُ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مِدْعِیٌّ (= مِدْعِیَّاتٌ)	
اسی طرح مَرْمِیٌّ اور مَلْقِیٌّ وغیرہ ہوگا۔	
اسْمُ التَّفْضِيلِ	
أَدْعِیٌّ (أَدْعُو) أَدْعِیَّانِ أَدْعُوْنَ یا أَدَاعِیٌّ دُعُوٌّ یا دُعِیَّا دُعُوَّانِ دُعُوَّاتٌ یا دُعِیٌّ	

الصرف الصغیر من الناقض للثلاثی المزید

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ اَلْتَقَى	يُتَلَقَّى	اَلْتَقِ	مُتَلَقٍ	مُتَلَقًى	اِلْتِقَاءٌ
۲۔ لَقِيَ	يُلَقِّى	لَقِ	مُلَقًى	مُلَقًى	تَلْقِيَةٌ
۳۔ لَاقَى	يُلَاقِي	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًى	مُلَاقَاةٌ اِلِقَاءٌ
۴۔ تَلَقَّى	يَتَلَقَّى	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًى	تَلَقٍّ
۵۔ تَلَاقَى	يَتَلَاقَى	تَلَاقَّ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقٍ
۶۔ اِنْقَضَى	يُنْقَضُ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًى	اِنْقِضَاءٌ
۷۔ اِلْتَقَى	يَلْتَقِي	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًى	اِلْتِقَاءٌ
۸۔ اِرْعَوَى	يُرْعَوِي	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًى	اِرْعَوَاءٌ
۹۔ اِسْتَلَقَى	يَسْتَلِقِي	اِسْتَلِقِ	مُسْتَلِقٍ	مُسْتَلَقًى	اِسْتِلْقَاءٌ

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم

بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں :-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۸)، اِوُ، اِئِ، اُوْ اور اِئِ سے اِ

ہو جاتا ہے : دَاعِوُ سے دَاجِ، تَلَاقِ (برمت تفاعل) سے تَلَاقِ +

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِئِ بن جائیگا : الدَّاعِی، التَّلَاقِ

اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِی (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِی سے مَرَامِی +

لے ڈالنا لے کسی کو کوئی چیز دے دینا لے ملاقات کرنا لے لٹا سیکھ لینا لے آنے سامنے آنا لے ختم ہو جانا لے آنے سامنے آنا لے باز آنا لے چٹ لینا لے

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل میں اور باب
۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے +
قاعدہ تعلیل نمبر (۱۹) اُو اور اُی سے اُی بن جاتا ہے
مَدْعُو سے مَدْعِی (واحد اسم ظرف) مُلْقٰی سے مُلْقٰی (اسم مفعول
از اَلْقٰی) +

تنبیہ ۴۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم
مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا +
قاعدہ تعلیل نمبر (۲۰) اُوئی سے اُی ہو جاتا ہے جیسے
مَرْمُوءِ سے مَرْمِی (اسم مفعول از مَرْمِی)، مَرْمُوءِ سے مَرْمِی
از مَرْمِی +

تنبیہ ۵۔ مذکورہ گروہوں کے مصادر میں قاعدہ تعلیل
نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے، اِلْقَای سے اِلْقَاء وغیرہ +
تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَلَ کا مصدر، بجا
تَفْعِیل کے تَفْعِلَة کے وزن پر آتا ہے: لَقِی سے
تَلْقِیَہ، سَمِعَ سے تَسْمِیَہ +

تنبیہ ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب
نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرَّمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا یَدْعُو،

رَضِیَ یَرْضِیْ اور سَرُوْ یَسْرُوْ۔ اور ناقص یائی
باب ضَرْبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: سَرِیْ
یَرْضِیْ، سَعِیْ یَسْعِیْ اور لَقِیْ یَلْقِیْ +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳

بَغِی (ض۔ ی) چاہنا۔ بَغِی (س)	بَغِی (ض۔ ی) چاہنا۔ بَغِی (س)
بَغِی ہونا	بَغِی ہونا
اَبَغِی (ی۔ ۴) چاہنا	اَبَغِی (ی۔ ۴) چاہنا
اَبَغِی (ی۔ ۶) مناسب ہونا۔ ہر	اَبَغِی (ی۔ ۶) مناسب ہونا۔ ہر
مَضَاع (یَبَغِی) ہی کثیر الاستعمال ہے	مَضَاع (یَبَغِی) ہی کثیر الاستعمال ہے
اِسْتَجَابَ (و۔ ۱۰) قبول کرنا	اِسْتَجَابَ (و۔ ۱۰) قبول کرنا
بَالِی (ی۔ ۳) پروا کرنا	بَالِی (ی۔ ۳) پروا کرنا
بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا	بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا
تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا	تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا
تَمَنَّى (ی۔ ۲) آرزو کرنا	تَمَنَّى (ی۔ ۲) آرزو کرنا
سَعِی (ف۔ ی) کوشش کرنا۔ دُورنا	سَعِی (ف۔ ی) کوشش کرنا۔ دُورنا
صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ	صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ
اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا	اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا
صَلَّى (۲۔ ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ]	صَلَّى (۲۔ ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ]
دود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا	دود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا
قَضَى (ض۔ ی) حکم کرنا فیصلہ کرنا	قَضَى (ض۔ ی) حکم کرنا فیصلہ کرنا
لَاقَى (ی۔ ۳) ملاقات کرنا یا سامنے آنا	لَاقَى (ی۔ ۳) ملاقات کرنا یا سامنے آنا
مَشَى (ی۔ ۲) شام کا سلام کرنا یعنی	مَشَى (ی۔ ۲) شام کا سلام کرنا یعنی
مَسَاكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا	مَسَاكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا
مَشَى (ض۔ ی) چلنا	مَشَى (ض۔ ی) چلنا
مَضَى (ی۔ ۲) گزرا	مَضَى (ی۔ ۲) گزرا
نَادَى (ی۔ ۳) پکارنا یا نادی کرنا	نَادَى (ی۔ ۳) پکارنا یا نادی کرنا
نَهَى (ف۔ ی) روکنا۔ منع کرنا (۴) روکنا	نَهَى (ف۔ ی) روکنا۔ منع کرنا (۴) روکنا
هَدَى (ض۔ ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک	هَدَى (ض۔ ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک
راستہ بتلانا (۴) ہدایت قبول کرنا۔	راستہ بتلانا (۴) ہدایت قبول کرنا۔
ٹھیک راہ پر چلنا (۱) بد راہ دینا	ٹھیک راہ پر چلنا (۱) بد راہ دینا
(۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا	(۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا

غَالِ مَهْنَا غَايَةُ انْتِهَا غَعُو (غوی کا مصدر ہے) بہکنا۔ گمراہی مَرَحًا اتراتے ہوئے۔ اکرٹے ہوئے مِيلَادُ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یادوں هَلَّا کیوں نہیں؟	أَبْلَقُ چلا مُنِيَّةٌ خواہش۔ آرزو بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا۔ خرید و فروخت تَهْلُكَةٌ ہلاکی جِبْهَةٌ پیشانی رَخِيصٌ سستا عَنِي غالباً۔ اُمید ہے
مشق نمبر ۳۳	
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا أَسْتَاذِي مَضَيْتِ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلَى جَبَلِ شَمْلَه فِي أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ الْحَمْدُ لِلَّهِ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ نَعَمْ يُصَلِّي بِنَا أَبُوْنَا دَعْوَتُهُ فَقَالَ أَنَا أَنِي خَلَقَكَ أَعْطَانِيهِ صَدِيقِي خَالِدُ	(۱) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَاكُمُ اللَّهُ بِالْخَيْرِ (۲) عَسَى أَنْ تَكُونَ مَضَيْتِ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْمَهْنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ (۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ (۴) هَلْ تُصَلُّونَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟ (۵) أَدْعُ أَخَاكَ (۶) مَنْ أَعْطَاكَ هَذَا الْكِتَابَ؟

لَمْ أَعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعَوَضَ
نَعَمْ أُرِيدُ أَنْ أَهْدِيَهُ شَيْئًا
مِنْ لَدُنِّي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُّوا تَحَابُّوا

نَعَمْ أَمْشِي مَعَكَ بِالرِّضَا وَالشُّرُورِ
لَا تَنْتَمِنُ لِقَاءَ خَضِرٍ وَلَا هَارِثِي
عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأَصِلُ
هُنَاكَ

إِشْتَرَيْتُهُ بِعِشَّةٍ وَعِشْرِينَ
رُبَيْعَةً

طَيِّبٌ، لَا أَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِيَّ لَكَ كَمَا
تُحِبُّ وَتَرْضَى يَا سَيِّدِي

أَتَمْنَى أَنْ أَكُونَ دُكُونًا مَاهِرًا
لَاخِذِمَ الْمَرْضَى

(۷) فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعَوَضِ
(۸) فَيَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ
مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُّوا تَحَابُّوا

(۹) هَلْ تَمْشِي مَعَنَا إِلَى بَيْتِ
الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيدِ الْهَارِثِيِّ
(۱۰) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ
وَأَمْشِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۱۱) بِكُمُ إِشْتَرَيْتَ هَذَا الْحِصَانِ
الْأَبْلَقَ يَا قَوَادُ؟

(۱۲) رَخِصْ، مَا هُوَ بِغَالٍ إِشْتَرِ
لِي مِنْ قُضْلِكَ مِثْلَ هَذَا الْحِصَانِ

(۱۳) لَكِنْ لَا أَشْتَرِي لِي حِصَانًا أَبْلَقَ
إِنِّي أَحِبُّ الْأَسْوَدَ الَّذِي فِي
عَرَّتِهِ بَيَاضٌ

(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكِلَبِيَّ وَابِشْ
تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ مَا كُلُّ مَا
يَمْنَى الْمَرْءُ بِدِرْكِهِ

نعم سمعت، لكن أنت بقا نبط
ولا أبالي به، أريد أن أسنى
حتى أدرك ما أتمناه فإن الله
لا يضيع أجر المحسنين

(۱۶) أَحَسَنْتَ يَا أَحَدُ، مِنْبَتِكَ
مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللَّهُ سَمْعَكَ
مَشْكُورًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا
تَمَنَّاؤُ

امین، اُدع لي يا شفيخ دأيتما
في اوقاتك المخصوصة فإن
دعوة الصالحين مستجابة

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۲) ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالتَّوَعُّظِ الْحَسَنَةِ (۳) ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً
(۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَإِخْشَوْنِي] إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۵) مَا
آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) وَلَا تَلْقُوا
بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
(۸) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ أَلْقَاهَا يَا مُوسَى فَلَمَّا
أَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى (۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ

لہ پہلا مانا یہ یعنی نہیں دوسرا موصولہ یعنی جو کہ، علیہا اذاکہ معنی میں ناگہان

لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ
(۱۱) فَأَقِصْ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
(۱۲) فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۳) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ
عَبْدَهُ (۱۴) إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَّةٍ [حِسَابِي] (۱۵) يَا
أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً

اشعل

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْمَعْلَمُ غَيْرُهُ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعْلِيمِ
أَبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَافْهَمْهَا عَنْ غَيْبِهَا فَإِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَأَنْتَ حَكِيمٌ
فَهَذَا لَا يُسْمَعُ مَا تَقُولُ وَتُحَدِّثُ بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيمُ

(ابوالاسود الدؤلی المتوفی ۶۷ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور صلیت پہچانو
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ۔

لے اس کے آخر کی ہزار اندھے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں + لے ڈا اسم اشارہ ہے۔ "وہ" +

الدَّرْسُ فِي الْإِسْلَامِ وَالْعَلَمِ

الْفِعْلُ اللَّفِيفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین
(متصل) ہوں: رَہوی (= رَہوی۔ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور
ناقص کا مجموعہ ہے :

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرف صحیح حائل ہو: وَفَى (= وَفَى - بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے؛

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس راوی کی گردان رہی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وقتی کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

الماضي المضارع الامر اسم الفاعل اسم المفعول المصدر
وَقِيَّ يَقِي (= يَوْقِي) قِي (= إَوْقِي) وَاقِي مَوْقِيَّ وَقَايَةً

تنبیہ ۱۔ قی (امر) اصل میں اَوْقِی تھا۔ واو بروئے قاعدہ
تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ
سے گرا دی گئی +

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی : قِ، قِیَا، قُوا، قِ،
قِیَا، قِیْنِ

باب اِنْتَعَلَ سے وَفِی کی مزید اِنْتَقِی (= اَوْتَقِی)، یَتَقِی،
اِتَقِ، مُتَقِ، مُتَقِی، اِتَّقَا (ثندہ بھنا۔ پرہیز کرنا) +

تنبیہ ۲۔ اِنْتَقِی اصل میں اَوْتَقِی تھا۔ حسب قاعدہ
تعلیل (۱۴) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسب قاعدہ
تعلیل (۱۱) الف سے بدلا گیا +

۳۔ فعل سَرَّی (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ سَرَّی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے
مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔
(۲) اس کی ماضی کی گردان تو سَرَّی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع
اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان
اس طرح ہوگی :-

یُورِی، یُریانِ، یُرونَ، تُری، تُریانِ، یُرینَ، تُری،
تُریانِ، تُرونَ، تُرینَ، تُریانِ، تُرینَ، آری، تُری +

تنبیہ ۳۔ فعل رُذِی کا مضارع مجہول یعنی یُری
تُری کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر
استعمال ہوتا ہے، ہَلْ تُری (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب
کے لئے کبھی یا تُری بھی بولتے ہیں +

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی :-

رَ رَیَا رَؤَا رَی رَیَا رَینَ
تنبیہ ۴۔ رُذِی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال
ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر
اَنْظُر کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شَفَّ
(دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے +

(۴) اسم فاعل "رَءِ" مثل رَءِی کے اور اسم مفعول
مَرُوءِی مثل مَرُوءِی کے +

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَل میں
ہمزہ گرا دیا جاتا ہے :-

آری یُری آری مَرُوءِی مَرُوءِی اِراءُ

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین
کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین
کلمہ بنا کر اجوف (مُرِنِدٌ - مُفِیْدٌ) کی مانند ی صیغے بنائے
گئے ہیں +

تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے +
(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی
گرداں میں ناقص کی طرح کرلو :-

باب فاعل سے مَرَّأَى، مَرَّأَى، مَرَّأَى، مَرَّأَى، مَرَّأَى
باب افعَل سے اِمرَّأَى، اِمرَّأَى، اِمرَّأَى، اِمرَّأَى، اِمرَّأَى
۳۔ مَرَّوِی (سیراب ہونا)، قَوِی (قوی ہونا)،
سَوِی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گرداں میں
ناقص یا ئی (لَقِیَ یَلْقِی) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس
لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفتہ فَعِیل کے وزن پر آتا
ہے: مَرَّوِی (سیراب)، قَوِی (مضبوط)، سَوِی (برابر) +

۵۔ حَیَّ (در اصل حَیَوَ) زندہ ہونا، مضارع یَحْیِی، اسم صفتہ
حَیَّ (زندہ) +

لے محض دیکھا دے کے لئے کوئی کام کرنا + لے غور کرنا۔ شک کرنا +

باب اَفْعَلَ سے اَخِي، بَخِي، اَخِي، مَحِي، اَحْيَا،
(زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَتَّى، مَحَيَّي، حَيَّ، تَحَيَّيَّ [معد]۔ (زندہ
کھنا۔ مراسم آداب و سلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيِي، يَسْتَحْيِي، اِسْتَحْيِي،
اِسْتَحْيَا (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی گراکریں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحْيِي، يَسْتَحْيِي،
اِسْتَحْجِ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا	اَبْدَى (ی) ظاہر کرنا
عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا	تَجَرَّعَ (م) گھونٹ گھونٹ پینا
لَقِيَ (ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا	حَالَ (ن) و) حائل ہونا۔ اڑے آنا
(م) حاصل کرنا	اِرْتَاحَ (یو تاح۔ و) راحت پانا
مَاتَ (ن) و) مرنا (۱) مار ڈالنا	رَوَى (ض) روایت کرنا
وَلَّى (ی) و) قریب ہونا۔ متصل	رَوَى (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا
ہونا (۲) والی بنانا۔ پیچھے پھیرنا	نَزَلَ (ن) و) نازل ہونا۔ دفع ہونا
(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیچھے پھیرنا	سَهَا (ن) و) بھولنا غفلت کرنا
	سَاهَ (اسم فاعل) بھولنے والا

اِسْتِقَاءُ (مصدر) ترقی کرنا	فُسُوقٌ، سَبٌّ، شَتْمٌ گالی گلوچ
اُسْبُوْعٌ (ج) اَسَابِیْعُ ہفتہ سات دن	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
اُسْرَةٌ خاندان۔ گنہ۔ گھروالے	قَفَا (ج) اَقْفِیَّةٌ پیٹھ
اَلْاَنی (ج) اَنَاءٌ دن کا حصہ۔ دن بھر	قَطٌّ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
جِهَةٌ طرف۔ سبب	کِتَابٌ۔ رِسَالَةٌ مَكْتُوبٌ خط
حَزِیْنٌ غمگین	لَا سِتْمًا خُصْرًا
حَيْثُ جبکہ	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
حَوْنٌ مہربان	مَنَامٌ نیند
رَشَادٌ سیدھا	نَضْرَةٌ تازگی
سَبْرٌ رفاہ	وَقُوْدٌ ایندھن
غَصَّةٌ (ج) غُصَصٌ گلے میں رکنے والا	وَبِلٌّ بڑی مصیبت۔ عذاب
گھونٹ یا لقمہ	مَاعُوْنٌ گھر میں رہنے کی چیزیں کا ذخیرہ
غِنٰی تو نگری۔ بے نیازی	

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ فَآكْ [دیکھو درس] اَكْی لَا یُضْرَبُ قَفَاكْ (۲) اِسْتَحْ مِنْ
 اللّٰهِ (۳) هَلَا تَسْتَحْيُوْنَ یَا اَوْلَادُ؛ (۴) لَمْ لَا تَقِ لِسَانَكَ
 مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ (۵) اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ

(۶) كَانَ وَلِي هِرُونَ الرَّشِيدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلَى مِصْرَ
(۷) لَمْ أَرِ مِثْلَ هَذِهِ الْإِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَالِي أَرَاكَ حَزِينًا
(۹) هَلْ رَأَيْتُمُوْنِي آتِي ابْنِ الْيَكْمَ (۱۰) مَا تَرَى فِي هَذِهِ
السُّئْلَةِ أَيُّهَا الْفَاضِلُ (۱۱) أَرَى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيحٌ
(۱۲) أَرِنِي كِتَابَكَ (۱۳) أُعْبِدُ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تُكُنْ تَرَاهُ
فَإِنَّهُ يَرَاكَ [الْحَدِيثُ] (۱۴) اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ
يَرَى سُبُورَ اللَّهِ [الحديث] (۱۵) أَتَرَوْنَ هَذِهِ [الْمَرْءَةَ]
طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ
يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸) هَذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ
عَنِ الْأَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهْرُ النَّيْلِ يَرْوِي مَزَارِعَ مِصْرَ

أَشْعَارُ

(۲۰) وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الدِّينِ خَيْرًا مِنَ الْفَقْرِ + وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
(۲۱) قُلُوبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُونٌ + تَرَى مَا لَا يَرَاهُ النَّاطِرُونَ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا

لَهُ مَالِي كَمَا يَحْبِبُ، مِثْلِي كَمَا سَبَبُ، اس میں مآستفہام کے لئے ہے، نہ مارمولہ ہے، مینی جہیز

النَّاسُ وَالْحَجَّارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ
نَضْرَةً وَسُرُورًا (۳) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ؟
(۴) قَالَ [إِبْرَاهِيمُ] يَا بَنِي إِدْرِيسَ ابْشُرُوا فِي الصَّنَامِ إِنِّي أَدْخُكُمُ
فَإَنْظُرُوا مَاذَا تَرَى؟ (۵) قَالَ [مُوسَى] رَبِّ أَسِرْنِي أَنْظُرْ
إِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِي (۶) فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ
(۷) إِذْ قَالَ [إِبْرَاهِيمُ] رَبِّيَ الَّذِي يُبْحِي وَيُمِيتُ قَالَ
[الْمَلِكُ الْكَافِرُ] أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ (۸) وَإِذَا حُجِّيتُمْ بِثَبَاطِئِكُمْ
فَقَبُولُوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری
نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے
میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس
پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟
(۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے
ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے
(۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیر مینی [فراستہ] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو +

« كِتَابٌ مِّنْ وَّالِدٍ اِلٰی وَلَدٍ »

وَلَدِی الْعَزِیزُ

السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ - مَا لَكَ يَا بَنَتِیْ
مَضَّیْتُ شَهْرَیْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَیْنِ؛ حَتَّى نَقِفَ
عَلَى اَحْوَالِكَ وَسَیْرِكَ فِی الْعِلْمِ - اَمْرَضُ حَالَ بَیْنِكَ وَبَیْنَ
اِمْرَسَالِ الْمَكْتُوبِ؛ اَمْ عَدَمُ تَحَاجِكَ فِی الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ
اِلٰی هَذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

كَيْفَ تُبْدِیْ عَلٰی الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؛ لَا سِیَّمَا

۱۔ اصل میں یا ولدی العزیز ہے۔ حرفِ ندا منادی ہے۔ [ولدا] منادی مضاف ہے بچہ کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) گرضیر مشکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاسکتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے +

حَالُ أَمِّكَ الْحَنُونَةِ يَا لَيْتَ كُنْتَ تَذَرِي كَيْفَ تَجَرَّعُ أُمِّكَ
غُصَصَ الْهُمُومِ وَالْأَفْكَارِ أَمَّا اللَّيْلُ وَأَطْرَافُ النَّهَارِ
أَلَمْ تَرَ إِلَى مُرْفَقَاءِكَ السَّعْدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُونَ كُلُّ اسْبُوعٍ
مَكْتُوبًا إِلَى أَسْرَقِيهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُورُهُمْ وَيَسِرُّ قُلُوبُهُمْ
وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ
لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ.

اِرْحَمْنَا يَا بَنِيَّ وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ لِيُطْمَئِنَّ
قُلُوبُنَا وَتُرْوَلَ عَنَّا الْأَفْكَارُ.

نَدْعُوكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللَّهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ
وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيكَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ وَالْإِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامِ
وَالدُّكِّ

خالد

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْثَلَاثُونَ

بَقِيَّةُ أَبْوَابِ الثَّلَاثَةِ الْمَزِيدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں

وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے +

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال میں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَوْعَلْ : اِخْشَوْشَنْ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنْ يَخْشَوْشَنْ اِخْشَوْشَنْ مُخْشَوْشَنْ اِخْشِيشَانْ

(۱۲) اِفْعَوْلْ : اِجْلَوْدْ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوْدْ يَجْلَوْدْ اِجْلَوْدْ مُجْلَوْدْ اِجْلَوَاْدْ

تنبیہ ۱۔ مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم

مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے

۲۔ کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے

ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعَلَلْ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں۔ اور

باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعَّلَلْ، اِفْعَنَّوْ

اور اِفْعَلَلْ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف

تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس

لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِجْلَوْنِ گاؤں گاؤں پھرتے رہنا

اِخْرَوْطْ (۱۲) لکڑی کا ترہشنا

اِخْدَوْدَبْ (۱۱) کوزہ پشت ہونا

اِخْلَوْلَقْ (۱۱) کپڑے کا پُرانا ہونا

اِعْلَوْطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پر کے پڑنا	زِرِّیْ ہِیَاتِ فِیْشَن
اِمْلُوْخَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَهْرُ (ج) اُظْہَا، پٹھ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	عُرْفَةُ (ج) عِرَافُ، پانی کا گھونٹ
كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا	(ج) عُرْفُ، کمرہ - بالا خانہ
اِیْرَنِیْکَ (ج) اِرَائِکُ زینت دار کرسی	فَآخِرَةُ اَعْلٰی درجے کی - امیرانہ
جَوَادُ (ج) جِیَادُ گھوڑا تیز رفتار بھی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِخْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَن ظَهْرَهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ
ثِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوْطَنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوْذَتْ وَكَادَتْ
تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوْطَايْهَا التَّجَارُ ذَاكَ الْخَشَبَ
وَاَصْنَعْ مِنْهُ اِیْرَنِیْکَ فَاخِرَةً (۵) اِمْلُوْخَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰی
لَا یَقْدِرُ اَحَدٌ اَنْ یَّشْرِبَ مِنْهُ عُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ
تَجْلَوْذُ النَّاقَةَ حَتّٰی تَسْبِقُ الْجِیَادَ (۷) اِجْلَوْلِیْنَا بِلَادًا
وَقُرِّیْ کَثِیْرَةً لِنَلْتَقِیْ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ لَکِنْ مَا وَجَدْنَا غَیْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِیْ زِرِّیْ الْاَغْنِیَاءِ
فَالْفِیْئَةُ مُخْلِصًا غَیْرَ مُرَّاءٍ، حَرِیْصًا عَلٰی اَحْیَاءِ عِظَمَةِ الْمُسْلِمِیْنَ

۱۔ دیکھو حتیٰ کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲۰-۲۱)۔

۲۔ اَلْفِی (۱-۲) پانا +

«کِتَابٌ مِنْ تَلْمِیْذٍ اِلٰی اَبِیْهِ»

اِلٰی حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُکَرَّمِ

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ۔ وَصَلِّیْ یَا اَبِی الْعَطُوفِ کِتَابُکَ الْغَزِیْرُ
بِالْاَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ الْعِلَافِ مَصْدَرُ الشَّرِیْفِ، فَقَبَّلْتُهُ اِکْرَامًا، ثُمَّ
قَضَضْتُهُ مُشْتَا قًا اِلٰی اَخْبَارِکُمُ السَّائِةِ وَاِذَا هُوَ یَرِیْنِیْ بِسِهَامِ الْعَابِ وَیُجِیْنِیْ
عَلَى الْقَلْقِ وَالْاَلَمِ مَا لِحَقِّکُمْ وَلَا یَسْتَلِیْ اِلَیَّی الْحَوْنَةُ، فَمَا تَمَمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتّٰی
اَمْطَرْتُ عَيْنَایْ دُمُوعَ التَّدَمُّمِ وَاَخَذْتُ الْیَوْمَ نَفْسِیْ، فَالْعَفْوُ الْعَفْوِیَا اَبَتْ
فَاِنْ لِیْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ

وَهَوَانِی مَا احْبَبْتُ اَنْ اُکْذِبَ رَخَاطِیْرُکُمْ بِاطْلَاعِکُمْ عَلٰی مَا لَا یَسُرُّکُمْ، وَذَلِکَ لِاَنِّیْ
لَمْ اَکُنْ نَاجِحًا فِی الْاِمْتِحَانِ الشَّمْرِ الْمَاضِی، وَسَبَبُهُ اَنِّیْ رَجَعْتُ اِلٰی الْمَدْرِیْسَةِ
مَتَاخِرًا بَعْدَ عَطْلَةِ رَمَضَانَ لِکُوْنِیْ مَرِیضًا، فَرَفَقَانِیْ سَبْقُوْنِیْ وَخَلْفُوْنِیْ
اَذِیْرُکُمْ مِنَ التَّدَمُّمِ دُمُعَاتِیْ، لَکِنْ لَا یُرِیْدُ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ عَنْ
جَمِیعِ الْأُمُورِ لِثَلَاثِیْ مَا فَاتَنِیْ، وَعَزَمْتُ اَنْ اَکُوْنَ فِی الْاِمْتِحَانِ الْاِتِّیْ مِنْ
التَّاجِحِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ۔ اَرْجُو مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَبْشِرَکُمْ فِی الْقَرِیْبِ بِمَا یَسُرُّکُمْ،
وَأَسْأَلُکَ وَאُمِّ الْکَرَمَةِ اَنْ تُشَلِّقَ لِیْ بِدُعَائِکُمْ۔ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَ کُمْ
لَا یَنْبِکُمَا الْمَطِیْعُ۔

محمد رفیع

اے بڑا برہان، اے پتہ، اے لفظ، اے نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے، وہ میں نے اس کو رو سے دیا ہے
اے نفس (ان کو نہ) تھکا، اے خوش کرنے والی، یہاں یاد آنا مجاہد کا ہے یعنی یکایک، اے نبی، اے
کرام، اے لائق ہوا، اے برسیا، اے دمع، اے گدڑ، اے ملا کرنا، اے پیچھے ڈال دیا

ہے ذریعہ (رض) آنسو بہانا، اے مجھ کو زبردستی، اے تفریق، سب کے چہرہ کو ایک کام کہ، دیکھو چاہا، شکیل (س) خوں کر لینا،

سوالات نمبر ۱۵

- (۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
(۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
(۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سیے باہم مشابہ ہیں؟
(۴) ناقص سے باب فَعَلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟
(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
(۶) اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیا ہوتا ہے؟
(۷) لفیف کی تعریف کرو۔
(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟
(۹) ذیل کے صیغے پہچاننا اور ان کی اصلیت بتاؤ:-
دَعَوْنَ، رَضُوْا، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِئْمِرْ، اِئْمِرْنِي، لَقُوا، مَدْعَى، مَدْعَاءُ، مَرَامِي، مُرَامِي، اَدْعَى، اَلْقَى، قِ، قُوا، قَيْنَ، اِتَّقُوا، اَلْمَوْلَى، دَاعُوْنَ، اِئْمِرْ، اِئْمِرْنِي، يَرَوْنَ، حَيُّوا، اَسْتَحْيِ، اِسْتَحْيِ، يَحْيِي، يَحْيِيَّةُ
(۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں ان میں کتنا استعمال کتنے ہیں اور قلیل استعمال کتنے ہیں؟

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْثَّلَاثُونَ

خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ

- ۱۔ فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خَاصِّيَّت کہلاتی ہیں +
- ۲۔ خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارضِ نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجَلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +
- باب کَرُمَ میں اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجِعَ (بیاد ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا) +
- باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند اقدے اس سے مستثنیٰ ہیں +
- باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (ترجمانہ ہونا) اور چند افعال مثالِ واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا)

وَوِثَاقٌ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں :-

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ مَاخَذَ بہت جگہ آئیگا۔ اس سے

مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہوا وہ اس سے کوئی فعل

بنایا جائے، عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں بہنچا) پس لفظ

عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) بَابُ أَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تَعْدِيَّةٌ - لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)
۲۔ بُلُوغٌ - ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زُرَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح ، أَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳۔ وَجْدَانٌ - ماخذ سے تصفیانہ	أَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴۔ صَيْرُوتٌ - صاحبِ ماخذ ہونا	أَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسْبَةٌ إِلَى الْمَاخَذِ - ماخذ کی طرف نسبت کرنا	أَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر
۶۔ اِبْتِدَاءٌ - نئے معنی کے لئے آنا جو مجرور	أَشْفَقَ زُرَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرور شَفَقَ
کے معنی سے بالکل الگ ہوں	(مہربانی کرنا)

(۲) بَابُ فَعَلَ	
۱۔ تَعَدَّى بِهِ	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلُوغٌ	عَمَّقَ الْمَاءَ (پانی عمیق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَيَّرَ وَرَثَةً	نَوَّرَ الشَّجَرُ (رخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوَّرَ مَرَجٌ كَلَى شُكُوفَ
۴۔ نِسْبَةٌ إِلَى الْمَأْخَذِ	فَسَقَتْهُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبْتَدَا	كَلَمْتَهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ كَلَمَ زَعَمِي كَرْنَا
۶۔ تَخَوَّلَ بِكَيْسٍ مِّنْهُ يَحْمِلُ مَا خَذَ	نَصَرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا (زيد نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصَرَ فُلَانًا = عِيسَانِي
۷۔ تَكْثِيرٌ - كَثْرَتٌ ظَاهِرٌ كَرْنَا	قَطَعَ (کٹے کٹے کر دینا) یعنی بہت سے کٹے کر ڈالنا
۸۔ قَصْرٌ - بَرِيَّاتٌ كَوْنَاهُ كَرَيْنَا	كَبَّرَ (اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا)
(۳) بَابُ فَاعَلَ	
۱۔ مُشَارَكَةٌ - كَيْسٍ كَامٍ مِّنْ دُونِ	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زيد اور عمرو باہم لڑے)
شخصوں کا باہم شریک ہونا	
۲۔ مُوَافَقَةٌ - مَجْرَدٌ = مَجْرَدٌ	سَافَرَ حَامِدٌ - سَفَرٌ كَامٍ مِّنْهُ (حامد نے سفر کیا)
ہم معنی ہونا	
۳۔ مُوَافَقَةٌ - أَفْعَلَ	بَاعَدْتُهُ بِمَعْنَى أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دُور کیا)
لہ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے +	

خاصیات	امثلہ
۴۔ مُوَافَقَتْ فَعَلْ	ضَاعَفَ بَعْنِي ضَعْفَ (کئی چند کرنا)
(۴) بَابُ تَفَاعُلْ	
۱۔ مُشَارَكَتْ	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَبِيدٌ (خالداور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْيِيلٌ = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُونُسُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعَتْ فَاعِلٌ بِفَاعِلٍ (یعنی فاعل کے ساتھ)	نَاوَلَتْهُ فَتَنَاوَلْ (میر نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ ابْتَدَأَ	تَبَارَكَ اللَّهُ (اللہ بڑا ہے) مادہ بَرَّكَ۔ اونٹ کا بیٹھنا
(۵) بَابُ تَفَعَّلْ	
۱۔ تَكَلَّفَ = کسی صفت کو خود میں بہ تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مُحَمَّدٌ (محمدؐ بہ تکلف بہادری بنا)
۲۔ تَجَنَّبَ = ماخذ سے بچنا	تَأَشَّرَ عَلِيٌّ (علیؑ گناہ سے بچا) ماخذ اِثْمٌ = گناہ
۳۔ اِئْتَاذٌ = کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَيَّنَتْ أَحْمَدُ (میر نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِنْ = بیٹا
۴۔ تَحَوَّلَ = کسی چیز کا عین یا ضد یا مثل ماخذ بنانا	تَنَصَّرَ يَهُودِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نَصْرَانِيٌّ
۵۔ باب فاعل اور تفاعّل دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ باب فاعل میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تفاعّل میں دونوں فاعل ہوتے ہیں + ۶۔ مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو + ۷۔ تکلف اور تخییل کا فرق یاد رکھو۔	

امثلہ	خاصیات
تَعَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال تَكَلَّمَ (کلام کرنا) مادہ کَلِمَ = زخمی کرنا	۱۔ صَبْرٌ وَرَتْ ۲۔ ابتدا
(۶) بَابُ اِنْفَعَلَ	
كَسَرَ (توڑنا) سے اِنكَسَرَ (ٹوٹنا) كَسَرْتُكَ فَاِنْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) قَطَعْتُهٗ فَاِنْقَطَعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا) اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جُلہ ہونا	۱۔ لَزُومٌ = لازم ہونا ۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ ۳۔ مطاوعتِ مجرّد ۴۔ ابتدا
(۷) بَابُ اِفْتَعَلَ	
اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بیل بنایا) ماخذ حَجَرَ۔ بِل حَمَلْتُهٗ فَاَحْتَمَلَ (میں نے اس پر لاد تو وہ لد گیا)	۱۔ اِتَّخَذَ ۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ
(۸) و (۹) بَابُ اِفْعَلَ وَاِفْعَالَ	
اِحْمَرَّ، اِحْمَارٌ (سُرخ ہونا) اِحْوَلَ، اِحْوَالٌ (بھینکا ہونا)	۱۔ لَزُومٌ ۲۔ لَوْنٌ ۳۔ عَيْبٌ یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لَوْنٌ یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں

امثلہ	خاصیات
(۱۰) بابِ اسْتَفْعَلَ	
اسْتَوَظْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندستان کو وطن بنایا) اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) اسْتَرْجِعْ (اے اللہ! واپس آنا) اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا اسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اُسے اچھا لگا کر لیا)	۱۔ اِسْتِخَاذ ۲۔ طَلَب ۳۔ قَصْر ۴۔ حِسْبَان لگانا کہنا
(۱۱) بابِ اِفْعَوْعَلَ	
اِحْشَوْكُنَّ (بہت سخت ہونا)	۱۔ لُزوم ۲۔ مَبَالَغَه
(۱۲) بابِ اِفْعَوَّلَ	
اِجْلَوْذَ (تیزی سے ٹھنڈا)	۱۔ لُزوم اکثر لازم ہوتا ہے ۲۔ مَبَالَغَه معنی میں مبالغہ ہوتا ہے ۳۔ اِبْتِدَا اس باب کا کوئی فعل ۴۔ مادہ مجزوء کہہ کر معنی نہیں
اَبْوَابُ مُرَبَّاعِيٍّ مُجَرَّدٍ وَفَرْيَدِيٍّ	
(۱) بابِ فَعْلَلْ	
حَمَدَلْ (الحمد اللہ کہنا) بِسْمَلْ (بِسْمِ اللّٰهِ کہنا)	۱۔ قَصْر

خاصیات	امثلہ
۲۔ اَلْبَاسُ کسی کو ماخذ پہنانا	بَرَقَعْتُهُ (میں نے اسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرُقْعٌ = بُرُقْع
۳۔ اِتَّخَذَ	قَنَظَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْظَرَةٌ
(۲) بَابُ تَفَعَّلَ	
۱۔ تَحَوَّلَ	تَزَنَّدَقَ (زندیق ہو جانا) ماخذ زَرْنَدِيقٌ = بے دین
۲۔ مَطَاوَعَتِ فَعَلَّ	وَحَرَجْتُ الْكُرَّةَ فَتَدَخَّرَجَ (میں نے گیند کو رُٹھکایا تو وہ رُٹھک گئی)
۳۔ تَلَبَّسَ = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرَّقَعْتُ زَرْيَبٌ (زریب نے بُرقع پہنا)
(۳) بَابُ اِفْعَلَ	
۱۔ اِبْتَدَا	اِشْرَآبَ (نہایت چوکتا ہوا)
۲۔ مَبَالَغَه	رَأَيْتُ جَارِيَةً تَشْرَابُ كَالظَّيِّ
(۴) بَابُ اِفْعَنْلَ	
۱۔ مَبَالَغَه	اِخْرَجْتُمَا (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبْتَدَا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہو گیا)
لَهُ جَارِيَةٌ لَوْثِي۔ لَوْثِي + لَمْ ظَمِي + هُنَّ	

اِنْ اَکْرَهَیْسَ
 اَلْاَبُ الِیْسُوْعِیُّ پادری
 اَسَفُ اَمْسُوسَ
 اِخْتَانَ (و۔) خیانت کرنا
 اِسْتَعَاثَ (و۔ ۱۰) فریاد چاہنا
 اَکَلُ کھانا
 اِنْتَشَرَ پھیل جانا
 تِجَارَةُ بیوپار
 تَدَتْنِ کسی دین پر چلنا
 ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ۳۳
 سُوءٌ بُرَا
 شُرْبُ پینا
 شَرْقِیُّ مشرق کا رہنے والا
 صِنَاعَةُ ہنرمندی۔ کاریگری
 صَنَمٌ بُت
 عَابِدٌ (جعبدة) پوجنے والا

عَلَيْكَ تَجَهُّدٌ - تجہ پر لازم ہے
فِطْرَةُ اَصْلِ طَبِيعَتِ طَبِيعِي دِينِ - اسلام
تَحَسُّسُ (۲) مجوسی بنانا
مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو
مشرق (ایشیا) میں ہر کراہل مشرق کے علوم
اور حالات کی تحقیق واقفیت حاصل کرے
مَنَامٌ سونے کا وقت - نیند
مَنْسُوخٌ رد کیا ہوا
مَوْلُودٌ بچہ
نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
نُصْبٌ (ج أَنْصَابُ) تھان یا مقبرہ
جسے پوجا جائے
هَوْدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُودٌ (هِندی کی جمع ہے) ہندوستان
کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر
ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْتَهُ أَكْبَرْنَاهُ وَقَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأُمِسَتْ عَلَيْهِمُ التَّوَابِتُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللَّهَ وَحَدُّوا أَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَانِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّةً أَوْ يَتَجَسَّسَانِهِ (۴) الْأَبَاءُ الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنسُوخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبَّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمْدُهَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَرُهَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَهَكَذَا عِنْدَ النَّوَامِ (۶) لَا تُكْفِرُوا وَلَا تُفْسِقُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ الشَّوْءِ (۷) تَمَوَّلْ أَهْلُ أَمْرِيكَ وَأَرْبَابُ الْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصَّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ صَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبُسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَةِ بَعْدَهُمَا

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مركب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی (دیکھو درس ۱) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں +

۲۔ افعال ناقصہ وہ، جو ہیں تو ”لازم“ لیکن فاعل پر تام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا)، تو یہ ایک بات پوری ہوگی +

تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتل للام)

ذکر ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں

حرف علت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں +

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی

خبر کہتے ہیں +

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالتِ رفیعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں، کان خالد شجاعاً (خالد بہادر تھا) +

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفیعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے +

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دینے کی وجہ سے افعال ناقصہ کو نواسخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں +

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ اور اُس کے اخوات (ہیں) یعنی اَنَّ، کَانَ، کَیْتَ، لَکِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر ان کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو:-

جملہ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
الرَّجُلُ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرًا
الرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	اِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ

۱۔ اِنَّ کا کچھ بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گزر چکا ہے حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا +

جملہ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	إِنَّ داخل ہوتا ہے
الرِّجَالُ حَاضِرُونَ	كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِينَ	إِنَّ الرِّجَالُ حَاضِرُونَ
الْأُمَمَاتُ حَاضِرَاتُ	كَانَتِ الْأُمَمَاتُ حَاضِرَاتٍ	إِنَّ الْأُمَمَاتِ حَاضِرَاتُ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں :-

کَانَ (تھا۔ ہوا۔ ہے)، صَارَ (ہوا)، أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ ہوا)، أَصْبَحَ (شام کے وقت ہوا۔ ہوا)، أَظْهَرَ (چاشت کے وقت ہوا۔ ہوا)، ظَلَّ (دن میں ہوا۔ ہوا)، بَاتَ (رات میں ہوا۔ ہوا)، دَامَ (میشہ ہوا۔ رہا)، مَازَالَ (میشہ ہوا۔ رہا)، مَازَجَ (میشہ رہا)، مَاقَعَ [ماقتا بھی آتا ہے] (میشہ رہا)، مَا انفَكَ (میشہ رہا)، مَا دَامَ (جب تک رہا)، لَيْسَ (نہیں ہے) +

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانہ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے) +

۹۔ مَا دَامَ اور لَيْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نھی بھی بنتا ہے +

۱۰۔ لَيْسَ کی گردان اس طرح ہوگی :- لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتِ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا،

لے مَا دَامَ سے مضارع بناتے ہیں +

لَسْتُ، لَسْنَا،

۱۱۔ دَامَ کے تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ یَكُونُ کی گردانیں قَالَ یَقُولُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِيرُ اور بَاتَ یَبِیتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیعُ جیسی ہونگی، أَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اگر م جیسی اَمْسَى یُمِسی اور اَضْحَى یُضْحِی کی اَلْفِ یُلْقِی جیسی ظَلَّ یَظِلُّ کی فَتْرَ جیسی دَامَ یَدُومُ کی قَالَ جیسی نَزَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرُحُ اور فَتِیَ یَفْتُو کی سَمِعَ جیسی اور اَنْفَكَ یَنْفُكُ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہونگی۔

۱۳۔ مذکورہ افعال ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:-

(۱) كَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے، كَانَ نَزِیدًا عَلَیْمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید علم کی صفت سے متصف تھا۔

تنبیہ ۳۔ مگر اللہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی، كَانَ اللہ عَلِیمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ گان محض حسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے +
 (۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل
 ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّينُ خَرَقًا (کیچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری
 میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ الرَّشِيدُ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی
 جہل کی صفہ علم سے مُبدل ہو گئی +

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں
 کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام،
 چاشت، دن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی
 ہو گیا)، أَصْبَحَ خَالِدٌ حَزِينًا (خالد شام کے وقت اُزردہ ہو گیا)
 کبھی صَارَ کی مانند محض ”ہونے“ کے معنی لئے جاتے ہیں:
 أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح أَضْحَى، ظَلَّ اور بَاتَ
 کے معنی لئے جاتے ہیں +

(۴) نمبر ۸ ”دَامَ“ کو اکثر دُعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں
 دَامَ عَدُوُّكَ فَخَذُّوْا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے) +

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے استمرار (بمشتغلی) کیلئے
 استعمال ہوتے ہیں: مَا زَالَ نَرَاهُ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا) +
 اِنْ جَارَ فَعُلُوْا مِنْ ”مَا“ نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا)

چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اس لئے اس کے لئے
ماضی نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے
ہیں: نَزَالَ کے معنی ہیں "زائل ہوا" یعنی "قائم نہ رہا" تو مَا نَزَالَ کے معنی ہونگے
"زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا"۔ اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ +

(۶) مادام میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک"
اسی لئے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِيذَةُ
مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا) +

تنبیہ ۴۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِيذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ (تلامذہ قیام کر رہے ہیں جب تک کہ اُستاد قیام کر رہا ہے) +

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (بچہ عالم نہیں ہے) +

تنبیہ ۵۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بدلہ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ

بِعَالِمٍ (بچہ عالم نہیں ہے) مگر معنی میں ق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۴-۸) +

تنبیہ ۶۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

عَرَجَاءُ (آغزج کا مؤنث) لنگڑی

غَزِيْرٌ بہت زیادہ۔ مُوسِلادھار

حَامِضٌ کھٹا

نِرْحَامٌ بھڑ

مُصْبِحٌ (ج مَصَابِيحُ) چراغ مَطَرٌ (ج امطار) بارش مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا نَشِيطٌ خوش دل۔ چُت هَادِيٌّ با آرام۔ با سکون جَوْفُضٌ زمین آسمان کی درمیانی جگہ	غَمَامٌ اَبَر قَصِيرٌ (ج قصائر) کوتاہ قَمِيصٌ (قُمصان) پیرہن كَثِيفٌ گھنا مَتَأَلَمٌ دردناک۔ تکلیف دہ مُتَقِدٌ سُلگا ہوا۔ روشن
مشق نمبر ۳۷ تنبیہ ۷۔ دیکھ ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسے پہ فعل ناقص لگا کر خبر ک حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے۔	
كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا صَارَ الْقَمِيصُ قَصِيرًا أَصْبَحَ الْجَوْ مُعْتَدِلًا أَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيفًا أَضْحَى الزَّحَامُ شَدِيدًا ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيرًا بَاتَ الْمَصْبِاحُ مُتَقِدًا نعم! دَامَ التَّهْرُجُ جَارِيًا	(۱) الْبَيْتُ نَظِيفٌ (۲) الْقَمِيصُ قَصِيرٌ (۳) الْجَوْ مُعْتَدِلٌ (۴) الْغَمَامُ كَثِيفٌ (۵) الزَّحَامُ شَدِيدٌ (۶) الْمَطَرُ غَزِيرٌ (۷) الْمَصْبِاحُ مُتَقِدٌ (۸) هَلِ التَّهْرُجُ جَارِيٌ؟

لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لَيْسَتْ الشَّاةُ عَرَجَاءُ مَا نَزَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا مَا نَزَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ مَا نَزَالَ الْأَوْلَادُ صَالِحِينَ يَا صُلَحَاءَ مَا نَزَلَتِ ابْنَتُ مُهَذَّبَةٍ لَا تَنَزَالُ ابْنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ	(۹) هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ (۱۰) هَلِ الشَّاةُ عَرَجَاءُ (۱۱) الْوَلَدُ صَالِحٌ (۱۲) الْوَلَدَانِ صَالِحَانِ (۱۳) الْأَوْلَادُ صَالِحُونَ (۱۴) ابْنَتُ مُهَذَّبَةٍ (۱۵) ابْنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ
تنبیہ ۸۔ مذکورہ ہندہ جملوں پر اِثَّ داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔ مَا قَعِيَ التِّلْمِيذُ حَاضِرًا أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ أَبِي جَالِسًا لَيْسَ هَذَا أَخَاكَ لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ	(۱۶) هَلِ التِّلْمِيذُ حَاضِرٌ (۱۷) أَأَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟ (۱۸) أَهَذَا أَخِي (۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ
مشق نمبر ۳۸ مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں جگہ کو پر کرو۔ (۱) كَانَ الْوَلَدُ (۲) صَارَ الْجَوُّ (۳) كَانَ الرَّجُلَانِ (۴) أَصْبَحَ الرَّجَالُ	

- (۵) کَانَتْ الْبِنْتُ (۱۱) لَيْسَ الْقَمِيصُ
 (۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ (۱۲) أَنَا أَقُومُ مَا دَامَ
 (۷) أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ (۱۳) أَلَيْسَ صَادِقًا
 (۸) أَمْسَى النِّطْرُ (۱۴) مَا نَزَالَ الْغَمَامُ
 (۹) بَاتَ الْمَرِيضُ (۱۵) أَلَيْسَتْ مَهْدَبَاتٍ
 (۱۰) سَيَكُونُ التَّلَامِيذَةُ (۱۶) مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو نمبر ۳۹

(۱) صَارَ الطِّينُ خَزَفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر

(الطِّينُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(خَزَفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے

فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

(۲) قَدْ يَصِيرُ الْجَاهِلُونَ عَالَمِينَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور

مضارع پر تبعیض کے معنی میں۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الْجَاهِلُونَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس کے

رفع کی علامت ۡ وُ نَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ِ ی نَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیر بن لبسا ہو گیا
- (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی (۵) بیارنے آرام سے رات
- گزاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ ہنڈ رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک
- رہتے ہیں (۸) بارش دن میں مُوسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں
- کشیف رہی (۱۰) شکر کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی
- حاضر ہو گئی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا +

الدَّيْرُ الثَّامِنُ وَالتَّلْثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاْقِصَةُ

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔
در اصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۳۷-۱)
لیکن کبھی وہ صائر کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال
ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :-

عَادَ يَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہو جانا)، اِسْرَتَدَّ
يُرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہو جانا)، اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور

دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں: عَادَ الْخَلِيلُ مِنْ مَكَّةَ

(خلیل مکہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِيلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہو گیا)، تَحَوَّلَ زُرَيْدٌ مِنْ

الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، قَحَوَّلَ

الْأَبْنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِسْرَتَدَّ زُرَيْدٌ عَنْ دِينِهِ (زید اپنے دین سے

پھر گیا، اِزْتَدَّ الْأَعْيُنُ بَصِيرًا (اندھا بنا ہو گیا)۔ اِسْتَحَالَ الْأَمْرُ (کام
شکل ہو گیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی گان بھی تاقہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے
ہیں ”موجود ہونا“ یا ”پایا جانا“: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ (اللہ
[موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں كَانَ
اور لَمْ يَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے
اس لئے وہ تاقہ کہلائیگا۔

۳۔ أَصْبَحَ اور أَمْسَى بھی تاقہ ہو جاتے ہیں جبکہ ان کے معنی
ہونگے ”صبح کرنا“ یا ”صبح کے وقت آنا“۔ ”شام کرنا“ یا ”شام کے وقت
آنا“: أَصْبَحْنَا بِأَمْسَيْنَا بِالْخَيْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ أَصْبَحَ
يَا أَمْسَى عَلَيْهِمُ الطُّوفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان پہنچا)
۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تاقہ ہو جاتا ہے: دَامَ تَجْدُّكُمُ (آپ کی
بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعائیں یا بددعائیں اکثر فعلِ ماضی ہی بولا جاتا ہے
مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور ماضی نافیہ کی جگہ لا کا استعمال
کرتے ہیں: كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا زِلْزَلُكُمْ
سَالِمِينَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمُرُهُ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَارَكَ

اللَّهُ فَيْكَ (اللہ تجھ میں برکت دے۔ یہ بد دعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔
 ۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں: كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو كَانَ الْقَائِمُ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيرًا كَانَ وَكَبِيرًا۔ اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِي غُلَامٌ۔ كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ (اس کا بیٹا جو تھے مجھے میں مفصل ہوگا)۔

۷۔ يَكُونُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۰-۲۱) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَا تَكُنْ لَمْ أَكُنْ لَمْ أَكُنْ ہو جاتا ہے: لَمْ أَكُنْ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بد بخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ نہیں کہا جائیگا۔
 ۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور جو تھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷)۔

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنّ اور اُس کے انخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
الْإِشْتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيدٌ	كَانَ الْإِشْتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيدٌ	إِنَّ الْإِشْتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيدٌ
الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهَرَّةَ فِي الْبَيْتِ
الْحَايِرُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَايِرُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ الْحَايِرَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ہو مستتر (پیشہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائیگا۔ مگر دوسری مثال میں چونکہ یہ جملہ کان کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائیگا۔ دوسری سطر میں خبر کی جگہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور

لہ خَالِدٌ قرآن پڑھتا ہے۔ لہ خَالِدٌ قرآن پڑھتا تھا۔ لہ خَالِدٌ قرآن پڑھتا ہے۔ لہ موسم ہوا کی سردی سخت تھی۔ لہ موسم ہوا کی سردی سخت تھی۔

ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱۔ اعراب محلی اور تقدیری،

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو ان پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هَذَا میں ”هَذَا“ فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں ”هَذَا“ کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هَذَا میں ”هَذَا“ مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهَذَا میں ”هَذَا“ حرف جر کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہو کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

لے تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے۔

نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہوا) پر
حالت رفعی و جوی میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں
پر جو اعراب فرض کر لیا جائے، ہے تو وہ بھی محلی، مگر کتب صرف
میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)
(قَدْ) حرفِ تعلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں
اور مضارع پر داخل ہو تو تعلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔
(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔
(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
۲۔ بَاتَ الْمَرْضَى مُتَأَلِّمِينَ (بیماروں نے دکھ میں رات گزاری)

(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔
(الْمَرْضَى) جمع ہے مَرِيضٍ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالتِ رفعی
میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔

(مُتَأَلِّمِينَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت - یُنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدًا شَدِيدًا (نظری معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدًا شَدِيدًا) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے تفصیل حسب ذیل ہے :-

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتح پر۔
(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدًا) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہیے۔

(شَدِيدًا) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔
مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے

مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +
۴۔ مَا نَزَّلْنَا نُورِي عَجَائِبَ خَلْقِ اللَّهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی
مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اس جملے میں (مَا نَزَّلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص
اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص
کی نیچے تفصیل دیکھو:-

(مَا نَزَّلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلم مانزال سے۔ اس میں
(نَا) ضمیر ہے۔ مَبْنِی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اس
لئے محلاً مرفوع

(نُورِي) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم
کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع
(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔
(خَلْقِ اللَّهِ) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلاً منصوب کہا جائیگا۔
فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۶

عَبَّرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا	اِخْتَرَعَ (ع) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا
عَلَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے بنا	أَوْضَى (۱) وصیت کرنا
حَقَّقَ (۲) اس کا مصدر تحقیق ہے	تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا۔ اصلاح کر لینا
ثَابِت کر دیکھانا	تَوَفَّقَ (۳) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا
هَدَدَ (۲) اس کا مصدر تھدید ہے	ثَابَرَ (۳) دوپے ہو جانا۔ لگاتار کوشش کرنا
دُرَانَا۔ دھمکانا	جَادَ (ن) سخاوت کرنا

زَهْرَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ پھول	الْأَلَمَانُ جرمنی
سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی	إِدْيُونٌ ایڈین، امریکہ کا مشہور موجد
سَوَاءٌ برابر	أَمَلٌ (جہ آمال) اُمید
طَائِفَةٌ گروہ	أَفَى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
طَائِرٌ پرندہ	إِنْتَقَالَ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز	بَسَاطٌ فرش۔ خالیچہ
طَيَّرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اڑنا	بَغِيٌّ سرکش۔ بدکار
طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا	الْحَاكِي نقال۔ آج کل فوٹو گراف کئے
طِينٌ کچھڑ	استعمال ہوتا ہے

مُذْنِبٌ گناہگار	عَزَمْتُ پختہ ارادہ
مِرْيَةٌ شک	فَتَاةٌ جوان عورت اس کا مذکر فتی
مُسْتَحِيلٌ مشکل محال	(۴)
مُسْتَرِيحٌ با آرام	فُضُولٌ ضرورت زیادہ۔ بچا ہوا
مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا	لَذِي پَس لَدَيْكَ تیرے پاس
مَوَدَّةٌ دوستی	مَبْلَغُ رَسَائِلِ پہنچنے کی حد
نَجَاحٌ کامیابی	الْمُحِيطُ بَرَأْسَمَدِ
هَفْوَةٌ (ج هَفَوَاتٌ) نعرش غلی	الْمُحِيطُ الْإِطْلَاقِي بَحْرًا لَانْشَك

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اوسان کے اسموں اور خبروں کو

غور سے دیکھو۔

- (۱) لَا أَخَافُ أَنْ أَصْبَحَ فَقِيرًا لَكِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمْسِيَ مُذْنِبًا
- (۲) قَدْ بَضِعَ الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَأْتَاةٌ كَوْنِي مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَمَ
- الْكَفَّارَ عَاكِفِينَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الرِّضُّ مُسْتَرِيحًا
- وَأَضْحَى صَحِيحًا (۶) دُمْتُ سَالِمِينَ (۷) أَلَسْتُ ابْنَ الْأَمِيرِ؟
- (۸) النَّاسُ لَيْسُوا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَظِيرِينَ إِلَى زَهْرَةِ الْوَرْدِ
- (۱۰) لَا تَزَالُ نَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ (۱۱) لَا يَبْرُحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

أَنْفَكَ الْبَاطِلُ مَهْزُومًا (۱۳) مَا قِئْتُ طَائِفَةً قَائِمَةً عَلَى
الْحَقِّ (۱۴) أَسْكُتُ مَا دَامَ السُّكُوتُ نَافِعًا (۱۵) إِنِّي لَا أَبَالِي
بِالتَّهْدِيدِ مَا دُمْتُ بِرَيْثًا (۱۶) مَا بَرِحَ إِدْرِيْسُونَ الْأَمْرِيكِيُّ
يُجْتَرِبُ حَتَّى تَوْفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِي [الْفُونُوغَرَفِ] الَّذِي
يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيدُهُ (۱۷) قَدْ اسْتَحِيلَ الْهَوَاءُ مَاءً
(۱۸) كُونُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَعُودُوا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسُ مَا
لَمْ يَجْلِسِ أَبُوكَ (۲۰) اللَّهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ
(۲۱) إِنْ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيلُ مَوَدَّةٌ • بِنْدَارِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ
(۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَاحَةً • حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيلُ
مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] إِنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمَسِّنِي بَشَرٌ
وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَاتِكُ فِي مَرْيَمَ مِنْهُ، إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
(۳) قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى
لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى
يَرْجِعَ الْبَنَامُوسَى (۵) وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ تُظَلِّتُ
عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا
اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ

[الَّتِي قَمِيصَ يُوسُفَ] عَلَى وَجْهِهِ [عَلَى وَجْهِ يَعْقُوبَ]
فَارْتَدَّ بَصِيرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ [تَامَهُ]
وَحِينَ تَضِيحُونَ [تَامَهُ] (۱۰) خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ [تَامَهُ]
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ +

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِنّ اور اُس کے
آخوات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا
شُبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں +

كَانَ النَّاسُ يَطْمَئِنُّونَ أَنَّ فَنَ الطَّيْرَانَ نَجَاحَهُ مُسْتَحِيلٌ
وَصَارُوا يُسَخَّرُونَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيقِهِ لِأَنَّهُمْ
يَرَوْنَ أَنَّ الْإِنْسَانَ عَزَمَهُ مُحَدِّدٌ، وَأَنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَى حَالَتِهِ
الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلَكِنَّ الْمُخْتَرِعِينَ
أَمَّا لَهُمْ بَعِيدَةٌ، فَشَابَرُوا حَتَّى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيْرَانِ، وَأَصْبَحَتِ
الطَّيَاسِرَاتُ مِنْ أَحْسَنِ وَسَائِلِ الْإِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ
أَنْ يَعْبُرُوا بِهَا الْمَجِيطَ الْإِطْلَاقِيَّ مِنْ أَمْرِيكَ إِلَى أُوْرَبَا
بِالْخَوْفِ كَأَنَّهُمْ قَوْقٌ بِسَاطِ سَلِيمَانَ

وَأَصْبَحَ حُكْمَاءُ الْأَلَمَانِ سَبَقُوا حُكْمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٌ تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا
مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ
ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۲۲

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم
حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔
- (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا
تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات
گزاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمِئِنِّينَ] رات گزاری
- (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے
یہاں تک کہ ہم نے انھیں پایا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز
چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے] +

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قرب ہونا)، کَرَبَ (قرب ہونا)، أَوْشَكَ (قرب ہونا)،

عَسَى (امید ہے۔ شاید) افعالِ مقاربہ کہلاتے ہیں +

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے +

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعلِ مضارع

کا آنا ضروری ہے: کَادَ الْبَطْلُ يَقُومُ (قرب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے) +

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ

ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعالِ

مقاربہ کی خبر کی جگہ فعلِ مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعلِ مضارع

اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیرِ مشترک ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر

واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسمِ حالتِ رفعی میں اور خبر

حالتِ نصبی میں سمجھو +

۳۔ اِن فَعْلُوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اُن داخل کرتے

ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد اُن کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسَى نَرِيْدُ اَنْ يَقُوْمَ (قرب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے +

۴۔ عَسَىٰ اور اَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسَىٰ اَنْ يَقُوْمَ زَرْيٰ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور گاد وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں +

۵۔ گاد کا مضارع يَكَادُ (خَافُ، يَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا يُوشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسَىٰ کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان سَرَعَىٰ کی طرح کر لو۔ گَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے +

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَن نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں ”شروع کرنا“ یا ”کرنے لگنا“: أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِي (بچہ چلنے لگا) +

مشق نمبر ۲۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) عَسَىٰ اللّٰهُ اَنْ يَّشْفِيكَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)

(۲) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:-

(عَسَى) فعلِ مقارِبہ،
 (اللہ) فعلِ مقارِبہ کا اسم،
 (أَنَّ) حرفِ ناصب مضارع،
 (يَشْفِي) فعلِ مضارع معروف، منصوب ہے اُن کی وجہ سے،
 اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے
 اور وہی اس کا فاعل ہے،
 (لَكَ) ضمیرِ منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول
 ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہینگے،
 فعلِ مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
 ہو کر خبر ہے عَسَى کی مجلّا منصوب، عَسَى اپنے اسم و خبر
 سے مکر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ
 تیسرے جملہ میں فعلِ مقارِبہ کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخرہ
 سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

أَذَابَ (و-ا) بگھلانا

اِشْتَعَلَ (ع) بھڑکنا

أَبَى (يَأْبَى) انکار کرنا

أَحْرَقَ جَلَانَا

خَبِلَ (اسم جمع ہے) گھوڑے	اَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا
دُونَ بغیر۔ سوا	اَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف مُنہ کرنا
مُرْكُوبٌ سواری	اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
سَبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے	بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
سے آگے بڑھنا۔ گھردوڑ	بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اٹھانا
شَابٌ (ج شُبَّانٌ) جوان	تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
عَادِيٌّ معمولی	تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
غَزَالٌ ہرن	يَجْرِي (ض۔ ی) جاری ہونا۔ دوڑنا
فَرَجٌ کشادگی	خَصَفَ (ض) لپٹانا
فَرَحٌ یا فَرَحَةٌ خوشی	طَارَ (ی۔ ض) اڑنا
مَقَامٌ مَحْمُودٌ جس مقام سے جناب	فَاقَ (و۔ ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
رسولِ خدا قیامت کے روز اُٹھ	فَقِهَ (س) سمجھنا
تعالے سے شفاعت کی التماس	قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)
کریں گے	لَاَمَ (د۔ ن) ملامت کرنا
هَوْنٌ وقار۔ نرمی	وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا
وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق	اُمْنِيَّةٌ (ج اُمَانِيٌّ) آرزو
وَطْأٌ شدت	حَطَبٌ جلانے کی لکڑی

مشق نمبر ۲۶

(۱) كَذَنَّا نَاطِرٌ مِنَ الْفَرَجِ (۲) أَوْشَكْتُ أَمَانِي الْكُسْلَانِ
تَقْشَلُهُ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبِيَانِ الْعَمَلِ (۳) أَخَذْتُ الْيَوْمَ نَفْسِي
(۴) لَمَّا أَسْلَمَ عَمَارُ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ
وَيَذَعُوهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ
الْحَجَرِ (۶) يُوشِكُ الْحَرُّ يَذِيبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذْنَا نُصْلِحُ
شِيَابَنَا وَأَسْلَحَتْنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرَنِي فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفْخِصِ
أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَقُوقُ نَرْوَجَهَا فِي الْعِلْمِ
(۱۰) إِذَا اسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَنْزَهَارَ
وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كَذَنَ يَمْتَنُ مِنْ شِدَّةِ الْآلَمِ

(۱۲) عَسَى الْمُذْمُومُ الَّذِي أَمْسَيْتُ فِيهِ + يَكُونُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيبٌ
(۱۳) إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسُكَ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكُذْ + إِلَيْهِ يُوْجِهُ آخِرُ الدَّهْرِ تَقْبَلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۴) فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ (۱۵) عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَخْمُودًا (۱۶) طِفْقًا أَدَمَ وَحَوَّاءَ يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا
مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ
حَدِيثًا (۲۰) عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا (۲۱) قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَنْ لَا تُقَاتِلُوا
(۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكُنْ
يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ +

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ - ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

کان لی حصان عربی جمیل المنظر سقیناء بالغزال
لأنه کان سریع السیر، حتی کاد ان یسبق السیارات،
وکان لایزال یسبق الخیل فی السباق، وفانز بکثیر من
الانعامات، حتی صرت غنیاً بسببه۔

یوماً رأیتہ قد اصبح مریضاً واولشک ان یموت
فطل قلبی متألماً، وبادرت الی علاجه وانفقت علیه
الف مرثیة ليعود الی حاله السابق، لکن لم یعد صحیحاً کما
کان اولاً، وما انفکت واحدة من رجليه ضعیفة فلم یبق
اهلاً للمسابقة، لکنه ما یرجى جری عادتاً۔ فلم انزل
استعمله للركوب مادام شاباً قویاً۔

وكان ولدى الصغير يركبه فيفرح ويصهل ليستر الولد
ويمشى به هونا لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الارض -
وكان يفهم القول والاشارة كالانسان ويفعل مايقال
له، فكان ذلك الحيوان كان يحببنا بغير اللسان - وفي السنة
الماضية مرض ومات فتأسفنا كثيرا - وبعد ذلك الحصان
ما وجدنا مثله الى الآن +

اشعار

ان الغزال حصانا قد كان كالانسان
هو كان يفهم قولنا ويحبب دون لسان
ولد صغير يركبه فيستر كالفرحان
يمشى ويصهل فرحة يحرى بالاطمئنان

الدَّرْسُ الرَّابِعُونَ

(۱) أفعال المدح والذم

۱- نِعَمَ (در اصل نِعَم) مع (تعریف) کے لئے ہے اور بَيْئَسَ
(در اصل بَيْئَس) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا
ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے :
 نِعَمَ الرَّجُلِ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامٌ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم
 مرد کا برا غلام ہے) ان مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور
 مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر
 سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں +

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شئی) آتا ہے : نِعَمًا هِيَ
 (وہ اصل نِعَمَ مَا هِيَ۔ اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب
 واقع ہوتا ہے : نِعَمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس
 صورت میں نِعَمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا
 فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تینز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے
 (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز مکر
 جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے
 وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا +

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں :
 نِعَمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعَمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ = ایوب اچھا بندہ ہے) نِعَمَ
 الْوَلِيَّ وَنِعَمَ النَّصِيرُ [اللَّهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) +
 نِعَمَ كَا مَوْتٌ نِعْمَتٌ اور بِئْسَ كَا بِئْسَتْ هِيَ : نِعْمَتِ

الْإِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبُنْتُ الْمَرْءَةِ غَادِرَةٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے
غادرہ بُری عورت ہے) +

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی
وحدات، تشبیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا +

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعَم کے معنی میں اور لَا حَبَّذَا اور
سَاءَ کو بُئْس کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْإِتِّفَاقُ وَلَا
حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْإِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف بُرا ہے) +

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ

ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے +

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (بُرا ہونا۔ بُرا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل

ہے اور اس کی گردان قَالِ يَقُولُ کی طرح ہوتی ہے +

(۲) صِيغَتَا التَّعَجُّبِ

تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلُہُ اور أَفْعَلُ بِہُ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل

ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں

مَا أَحْسَنُہُ یا أَحْسِنُ بِہُ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح ھُ اور

ہُ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث،

واحد، تنبیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے
مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا اور رَشِيدٌ کیا ہی
خوبصورت ہے) اور أَحْسِنُ بِرَشِيدٍ (رَشِيدٌ کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا
أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ أَقْصَرَ الْفِئَسَاءِ (عورتیں کتنی
کوتاہ ہیں) +

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا کے لفظی معنی ہونگے ”کس چیز نے حَسین
(صاحبِ حُسن) بنایا رَشید کو“ گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو
پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ”رَشید کتنا حَسین ہے“ +
أَحْسِنُ بِرَشِيدٍ کے لفظی معنی ہونگے ”رَشید کو حَسین سمجھ
یعنی رَشید اتنا حَسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا
اعتراف کرے۔ اس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے
کے لئے بڑھایا گیا ہو +

تنبیہ - نحو میں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور
ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز ژرفکف کی
سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی
مشق نمبر ۴۴ میں لکھی جائیگی +

۳۔ ماضی کے لئے گان اور مستقبل کے لئے یکوُن بڑھا کر

بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنظَرًا لِّرِيَاضٍ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنظَرًا لِّلْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا) +
۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور

ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدر پُر اَشَدَّ یا اَشَدُّ یا اَعْظَمَ یا اَعْظُمَ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں: مَا اَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)، اَعْظَمَ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَدِّرِ اِلَى الْفَقْرِ (فضل خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سُرخ ہے) مَا اَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ

(جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے) + مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) مَا اَحْسَنَ رَشِيدًا

(۲) اَحْسِنُ بِرَشِيدٍ

اس طرح:-

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے،
(اَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتح پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُشْتَرِک ہے جو مآ کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلّ مرفوع،
(رَشِيدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب،
فعل و فاعل و مفعول مگر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلّ مرفوع،
مبتدا و خبر مگر جملہ اسمیہ ہوا +

(أَحْسَنَ) فعل امر، تعجب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر،
اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلّ مرفوع،
(یَ) حرف جار ہے۔ اس جگہ زائد واقع ہوا ہے،
(رَشِيدًا) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے
منصوب المحل ہے،

فعل تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مگر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں	أَوَابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا
شَرِكٌ شریک کرنا	خدا کی طرف
شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان	أَخْفَى (۱) چھپانا
کے کنارے کی سُرخی	إِبْضَاضٌ سفیدی (ابيض کا مصدر)
عَازِمٌ عذر قبول کرنے والا	خِيَارٌ گھڑی۔ کھیرا

مَا أَجُودَ كَيْاهِي عَمَّهَيْ (جِدَّہ سے بنا ہے)	عَاذِلٌ مَلَامَتِ كَرْنِي وَالَا
مَرْتَفِقٌ أَرَامْكَاه	عَاقِبَةُ انْجَام
مُشْرِكُ اللَّهِ كَيْ سَاكُ كَيْ وَكَوْكَاهِ صَفْوَ	عَشِيرٌ دُوسْتِ رِشْتِہ دَار
يَا خَاصِ عَظِيمِ مِثْرِكِ كَرْنِي وَالَا	قَتْلٌ وَهَلاکِ كَيْ جَانِي (بَدُ دُعا ہے)
مَقْتُ غَصَہ	قُصُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي
مَوْلَى آفَا	اِيکِ اُونٹنی کا نام ہے
هَوَى مَحَبَّتِ، عَشَقِ، خَوَاهِشِ	مَا أَحْلَى كَيْاهِي مِثْجَاهِي (حُلُو سے بنا ہے)
	مَا أَرْدَى كَيْاهِي رَدْنِي (رَدْنِي سے بنا ہے)

مشق نمبر ۲۹

- (۱) نِعَمَ هُوْلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا احْسَنَهُمْ (۲) يَشْسَ هَذَا الْيَحْيَا
- مَا اَرْدَا (۳) نِعَمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتِ عَاقِبَتُهُ وَيَشْسَ الْكِذْبُ
- وَيَشْسَتِ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبْدًا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبْدًا اَعْصِيَانَهُمَا
- (۵) سَاءَتِ الْمَرْءُ سَلْمَى مَا اقْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقُ
- اِلَى مَقْتِ اللَّهِ (۷) مَا اكْبَر مَقْتِ اللَّهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا
- اَحْسَنَ هَذِهِ الْمَرْءُ وَمَا اقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةُ (۹) هَذَا الْكِتَابُ
- سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلُهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبُهَا
- (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قُصُوءُ مَا اَجُودَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِيمَ

الْعُلَمَاءُ وَمَا أَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهْلَاءِ (۱۲) نِعَمَ الْوَلَدُ أَنْتَ وَمَا
أَحْسَنَكَ (۱۳) أَعْظَمُ بَعْلِيهِ وَأَشَدُّ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعَمَتِ
الشَّجَرَةِ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةِ (۱۶) مَا
يَكُونُ أَعْظَمُ ابْيَضَاضٍ نُورِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ
(۱۷) أَلِمَدَادُ فِي هَذِهِ الدَّوَاةِ [يَا الْمَحْبَرَةَ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ
سَوَادَهُ (۱۸) سَرَّيْنِي مَا سَمِعْتُ وَسَاءَ نِي مَا رَأَيْتُ
(۱۹) أَلَا جَبْدًا عَازِرِي فِي الْهَوَىٰ وَلَا جَبْدًا عَازِلُ الْجَاهِلِ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۲۰) قَتَلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۲۱) أَسْمِعْ بِهِ وَأَبْصُرْ (۲۲) بِئْسَ
الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعَمَ الْعَبْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۲۴) لَيْئَسَ
الْمَوْلَىٰ وَلَيْئَسَ الْعِشِيرُ (۲۵) بِنَسَمَا اشْتَرَوَاهُ أَنْفُسَهُمْ (۲۶) إِنْ
تُبَدُّوا لِلصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفَوْهَا وَتُؤْتَوْهَا الْفُقَرَاءَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷) سَيِّئَتْ وَجُوهُ الدِّينِ كَفَرُوا +

مشق اردو سے عربی نمبر ۵۰

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی
خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے
(۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تریبوز نکمے ہے اور کیا ہی

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) ناز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور نخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضل خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمھارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے +

شق (کِتَابٌ مِنْ تَلْمِیْذٍ اِلٰی اَبِیْہِ) نمبر ۱۰

سَیِّدِی الْوَالِدَ الْاَمَّجَدَ

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ
اَعْرَضَ لِحَضْرَتِکَ اِنِّیْ طَالَمَا تَمَنَّیْتُ اَنْ اَلْتُکَ الْبَیْکَ رِسَالَةً تَسْرُّکَ
وَاُمِّی الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِیعَ اَهْلِ الْبَیْتِ۔ وَحِیْثُ اِنِّیْ ظَفَرْتُ الْیَوْمَ بِمُنَاہِ
بَادَرْتُ بِہِ لَسَرَّتِکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اَوَّلًا، اِنِّیْ تَمَمْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِہِ مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِہَا
فَاَلَا اَنَا اسْتَطِیْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ کُلِّ فِعْلِ زَمَانُہٗ وَصَنِیْعَتُہٗ وَقِسْمُہٗ
وَلِهَذَا قَدْ زِدَادَتْ لِی قُوَّةُ الْفَہْمِ وَالتَّکْلِیْمِ فِی الْعَرَبِیَّةِ۔

ثَانِیًا، اُبَشِّرُکُمْ جَمِیْعًا بِاٰیَةِ السُّرُورِ اِنِّیْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

لہ عرض دراز سے اللہ ظفر (اس) کا مایاب ہونا اللہ مٹی آرزو سے لکھ طاقت +

وَبِرَكَّةٍ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ وَالْمَزِيدُ إِنِّي صِرْتُ
الْأَوَّلَ فِي فَضْلِي.

یَا ابْنِ الْمُحْتَرَمِ! اِنِّی لَا اَقْدِرُ اَنْ اَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ تَقْصِيرِ الْإِمْتِحَانِ
وَذَلِكَ اَنَّهُ قَدْ اجْرَى حَضَرَاتُ الْمُفْتِشِينَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْوَادِ
الَّتِي تَلْقَوْنَهَا فِي مُدَّةِ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ اَعْنَى قَبْلَ امْسٍ، وَامْسٍ وَالْيَوْمِ إِلَى الْعَصْرِ ثُمَّ بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ
الْمُفْتِشُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيرُ التَّلَامِذَةَ فَصَلَّاهُ بَعْدَ فَضْلِ
وَاَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ وَنَتِجَةِ اِمْتِحَانِهِ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَضْلِي وَاصْطَفَى التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيرُ اِنِّي
كُنْتُ الْاَوَّلَ فِي فَضْلِي. فَتَوَجَّهْتُ نَحْوَ الْوُجُوهِ وَشَخَّصْتُ اِلَى الْاَبْصَاحِ
وَرَمَقْنِي الْمُدِيرُ بَعَيْنِ الرِّضَا وَالشُّرُورِ وَقَالَ "اَكْرَمِ تَلْمِذِي بِجَهْدٍ
قَدْ عَرَفَ الْغُرُصَ مِنْ وُجُوْدِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ نَصَبَ
الْعَيْنِ، نَعَمْ التَّلْمِيزُ اَنْتَ وَمَا عَقَلَكَ، بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا بَنِيَّ
وَوَفَّقَكَ لِحَيْرِ الْأَعْمَالِ".

اَمَّا اَنَا يَا وَالِدِي! فَبَقِيتُ كَاَنِّي مَلَكَتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَشَرَعَ

مے جاری کرنا + مے عنی یعنی تصد کرنا۔ مُراد لینا + مے بیان و درجہ کے معنی
نمبر کے ہیں + مے اصطفیٰ۔ اصطفیٰ (م) صف باندھنا + مے طرف + مے نظر
مکمل کی بندھ جانا + مے کن انھیں سے دیکھنا +

قَلْبِي يَرْقُصُ وَكَذَتْ أَطْفَرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرْجِي فَرْحًا، وَالْجُرْحُ
الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسُّقُوطِ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمِلًا -
يَا أَبَتِ بِمَا أَنَّكَ عَوَّدْتَنِي عَلَى آدَاءِ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ
نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بِعَدَدِ ذَلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رُكْعَتَي الشُّكْرِ وَحَدَّثْتُ
اللَّهُ كَثِيرًا عَلَى مَا اسْتَبَعَّ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ -

وَلَمَّا أَتَيْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلَعُ مَعَ
الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ وَنَلْبِثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ -
ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ - إِنَّمَا قَصَصْتُ هَذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ
الْمَكْتُوبَ لِزَيْدٍ أَنْ يَسَاطُكُمُ بِجَمِيعًا وَتُطْمَئِنُّ قُلُوبُكُمْ -
هَذَا - وَأَهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَأَخَوَاتِي وَأَخَوَاتِي
سَلَامًا مُحْفُوفًا بِأَشْوَاقِ مُشَاهِدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ -

أَطَالَ اللَّهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطَفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ
الْبَيْتِ - وَالسَّلَامُ

ابْنُكَ الْمُطِيعُ

محمّد رفیع

لہ جُرح زخم + لہ گرجانا۔ فیل ہو جانا + لہ عَوَّدَ عادت ڈالنا + لہ صاحب جلال
ہونا + لہ خوب عطا کرنا + لہ انیساط (۶) خوشی + لہ حَفَّ (ن) ہر طرف سے
پیٹ لینا + لہ دیکھنا۔ ملاقات کرنا + یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ ...

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعال ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو۔ درہجہ ۳ میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِن کے اخوات کیا ہیں؟

(۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور ان کے اور اُس کے اخوات کا عمل کیا ہے

یعنی اُن کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنّ اور گناہ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں گان یا اس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو •

(٤) اِنَّ

(۸) افعال ناقصہ اور افعالِ مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(4) افعالِ تماریبہ میں کون کون سے فعل کے بعد اُن آتا ہے؟

(۱۰) افعالِ مقاریہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ اُن کے ساتھ اور پانچ

بغیر آن کے +

(۱۱) افعالِ مدح کون سے ہیں اور افعالِ ذم کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعالِ صلح و ذم سے دس حملے مرتب کرو :

(۱۳) ان جملوں کی تحلیل کرو :-

قَدْ يُمَسِّي الْعَدُوَّ وَصِدْقًا - كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ - كَادَ الْأَعْدَاءُ
يُولُونُ أَدْبَارَهُمْ - نَعِمَتِ الْبَيْتُ صِدْقَةً - عَسَى أَنْ يَنْزِلَ
الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ - دُمْتُ سَالِمِينَ - مَا بِرَحْنَا تَعْلَمُ الْقُرْآنَ
مَا أَجْمَلَ وَجَنَّتِيهِ - أَخَذَ الْمُفْتِشُ (اسكِر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ
الْأَوْلَادِ - نَعَمْ الْعَبْدُ - أَعْظَمُ يَعْلَمُ عَلِيٌّ

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-

تنبیہ - جو الفاظ سابق میں نہیں گزے ہیں ان کے معنی حاشے
پر لکھ دئے ہیں +

كان لاسرة غنية صبي لم تبلغ سنه خمس سنين، وكان
جميلاً وما اجمله - فبات ليلة من ليالى الشتاء بغير لحاف
فاصبح مريضاً بالزكام والحشي وادشك ان يموت - فظلل
الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء وشخص، ثم
التفت الى ابويه وقال لا بأس ان شاء الله تعالى - انما
مسه البرد، سيبرئ بحول الله تعالى الى الغد - ثم
اعطى دواءً وأشرب المريض شربةً واحدةً بيدٍ وذهب

له لحاف رضائي، ثم تخفص كيا، ثم برئ (س) تندست ہو جانا، گھ پلایا +

فاضحی الصبح بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى
ابويه وجعل يتبسم، ففرحوا وفرح جميع اهل الاسرة
حتى كادوا يطربون فرحاً ويرقصون سروراً - ثم اعطوه
الدواء كما هداهم الطبيب - حتى آتته بفضل الله امسى
الصبح صحيحاً -

فحمدوا الله حمداً كثيراً وتصدقوا اموالاً كثيرة
في سبيل الله الذي يشفي المرضى +

الدَّرْسُ الْجَارِي وَالْأَرْجُونُ الضَّمَائِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو: أَنَا، أَنَحْنُ۔ یا مخاطب کے لئے: أَنْتَ، أَنْتُمْ۔ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ +

تنبیہ ۱۔ متکلم بات کرنے والا: أَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: أَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ +

تنبیہ ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اگر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو +

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے، مُتَّصِلَةٌ اور مُتَّصِلَةٌ +

(۱) منفصلہ لفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: أَنَا،

أَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور آیائی، إِيَّاكَ، إِيَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس پہلے اور ۱۵) +

(۲) ضمائر متصلہ کا لفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا

فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِي، كِتَابُنَا میں ی اور نَا

کَتَبْتُ، کَتَبْنَا میں ت اور نا۔ لِي، لَنَا میں ی اور نا +

۳۔ ضما نر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ مگر محلی اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرف جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گزریں +

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں +

۴۔ اس طرح ضما نر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں :-

(۱) ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوا الخ (دیکھو درس ۱۲-۱۳) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُونَ (دیکھو درس ۱۵-۱۶) +

(۲) ضمیر مرفوع منفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۱۶) +

(۳) ضمیر منصوب متصل: عَلَمَهُ، عَلَمَهُمَا، عَلَهُم الخ

(دیکھو درس ۱۵-۱۶) +

(۴) ضمیر منصوب منفصل: اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ

(دیکھو درس ۱۵-۱۶) +

۵ الخ یہ مختصر ہے اِلٰی اخیرہ کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو +

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا

الخ (دیکھو درس ۱۱۰)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہئے۔ جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی۔
هُوَ رَجُلٌ يَأْتِيكَ لِنَ: ذَهَبَتْ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: أَعْطَيْتُكَ إِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں +

الضَّمِيرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتَرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں)

دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاہر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ میں تُو اور كَتَبْنَا میں نَا، يَكْتُبَانِ میں الْف، تَكْتُبِينَ میں يٰضَمِيرِ بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نون انحرافی آتا ہے وہ

نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں

وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۲) +

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَكْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھیگا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں ہو پوشیدہ ہے اور وہ محلاً ضرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے +

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبْتَ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَكْتُبُ، تَكْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَكْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، اَكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں۔ امر حاضر اور نفی حاضر کے پہلے صیغے [اَكْتُبُ اور لَا تَكْتُبُ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں باقی ہیں

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کَتَبْتَ میں ت محض تانیث کی علامت

ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیرو

یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں +

نُونُ الْوَقَايَةِ

۶۔ یا ئے متکلم (ضمیر مشکم کی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایہ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچا لیتا ہے +

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ی پر لگا دینا چاہئے : عَلِمَیْنِ، عَلَمُوْنِ، عَلِمْتَنِی، یُعَلِّمَانِی، تُعَلِّمُونِی، عَلِمَیْنِ، عَلِمَیْنِ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہتا ہے +

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور اِنْ اور اُس کے اخوات کے ساتھ بھی آتا ہے : مِیْنِ (= مِنْ یِ)، اِیْنِ، کَاثِیْنِ، لَیْتِیْنِ، لَکِیْنِ (کبھی لَکِیْنِ)، اِلَیْہِ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلَّی کہا جاتا ہے۔ اِیْنِ کو بھی زیادہ تر اِیْنِ کہتے ہیں +

ضَمِیْرُ الشَّانِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرَجُّع نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لڑے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشَّان یا ضمیر الشَّان کہتے ہیں اور مؤنث ہو تو ضمیر القِصَّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ”بات یہ ہے“

لہ مِنْ، عَنْ اور لَیْتُ کے ساتھ نون وقایہ لازمی طور پر آتا ہے +

مَثَلًا هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَإِنَّهَا لَا تَعْنَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْنَى الْقُلُوبِ (کیونکہ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں) +

تنبیہ ۵۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مروج کا ذکر ہو چکا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُّ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) +

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائیگا اور مطلب ہی بدل جائیگا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق کر دیتی ہے +

اسی طرح خبر کی جگہ أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ +

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۵۲

(۱) أَنْتَ تُكْرِمُنِي

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے،
(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "أَنْتَ"
مستتر ہے،

(نِي) نون وقایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم،
مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر
پہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) أَنْزِلْ مُكْمُوها (کیا ہم لپٹا دیجئے تم سے وہ چیز؟)

(أَنْزِلْ) حرف استفہام۔ حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا،
(مُكْمُوها) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر
ہے جو فاعل ہے اس لئے محلاً مرفوع ہے،

(مُكْمُوها) ضمیر منصوب متصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس
لئے محلاً منصوب ہے،

(ها) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی
ہے اس لئے محلاً منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :-

- | | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| (۱) اَنَا أَكْرِمُ الضَّيْفَ | (۴) أَنْتَ تَنْصُرَانِ الْمَظْلُومَ |
| (۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ | (۵) هُنَّ يُحِبُّنَ الْمَدْرَسَةَ |
| (۳) أَنْتِ تُنْظِفِينَ الْحِجْرَةَ | (۶) هُمْ يَحْمُونَ الْيَتَامَى |

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل

اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :-

- | | |
|-----------------------------|---------------------------------|
| (۱) أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا | (۴) رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ |
| (۲) وَهَبْتَنِي سَاعَةً | (۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ |
| (۳) مَتَّحْتَنِي مِقْلَمَةً | (۶) سَافَرْنَا إِلَى دِهْلِي |

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے ؟

رَبَّنَا إِنَّا أَسْمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ فَاْمْتَابِهِ +

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تشبیہ و جمع مذکر

و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :-

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں ؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

إِمْلَأْ (۱) مفلس ہونا - مفلسی

إِسْتَمَعَ (۲) کان لگا کر سنا

اَوْحٰی (۱) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا تُرَابٌ مَّعِیْ خَشِیۃٌ دُرّ رُشْدٌ ٹھیک بات	رَهِیْبٌ (س) ڈرنا شَطَطٌ عقل و انصاف کے خلاف باتیں صَرَفٌ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا فِشَلٌ (س) بُزدل۔ کم ہمت ہو جانا نَفَرٌ چند لوگ
--	--

مشق نمبر ۵۴

پہچان کر ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں ؟

(۱) اِذْ یُرِیْکُمْ اللّٰهُ فِی مَنَامِکَ قَلِیْلًا وَلَوْ اَرٰکُمْ کَثِیْرًا لَّفِشَلْتُمْ (۲) فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاسْقٰیْنَا کُمُوْهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی (۴) قَالَ یَقُوْمُ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٍ وَلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۵) لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرْحًا (۶) اِنَّ لَکَ مَوْعِدًا لَّنْ تَخْلَفُهٗ (۷) قُلْ اُوْحِیْ اِلَیَّ اَنْتَ اَسْمَعُ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاَمَّا بَہ (۸) وَاِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلٰی اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَاِنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰) اِنَّہٗ مِّنْ یَّاتِ رَبِّہٗ مُجْرِمًا فَاِنْ لَّہٗ جَہَنَّمُ (۱۱) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشِیۃً اِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاهُمْ (۱۲) وَاِیَّایَ فَاَرْہَبُوْنِ
[فَاَرْہَبُوْنِ اِیَّایَ] (۱۳) وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَلِیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا
(۱۴) یَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفُ مِنْکَ یَسْمَلَنِیْ وَتَجَدَّدَ دِیْ مَا اَنْتَ تَعْلَمُهٗ
فَاَصْرَفُهٗ عَنِیْ کَمَا عَوَّدْتَنِیْ کَرَمًا فَمَنْ سِوَاکَ لِہَذَا الْعَبْدِ یَرْحَمُهٗ؟

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

الْمَوْصُولَاتُ

۱۔ اسم موصول ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ اگر مقصود کو متعین کر دیا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا وصلہ ہے +
اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں :-

مؤنث	مذکر	
الَّتِي (جو ایک عورت)	الَّذِي (جو ایک مرد)	واحد
الَّتَانِ { (جو دو عورتیں)	الَّذَانِ { (جو دو مرد)	ثنیۃ
الَّتَيْنِ {	الَّذَيْنِ {	
الَّذِي يَ الْوَاتِي يَ الْوَاتِي	الَّذِينَ (جو بہت مرد)	جمع
(جو بہت عورتیں)		

تنبیہ ۱۔ اسماء موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف ثنیۃ

میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے +

تنبیہ ۲۔ واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام

لکھتے ہیں باقی میں تلام۔ مگر اللّٰہی کو الّٰہی بھی لکھتے ہیں +

لہ موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغير یہ اسم اپنے معنی نہیں بنا سکتا + لہ وصلہ = جوڑ۔ امداد۔ انعام

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں آتے ہیں :-

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکور مَوْتِ دُور کے لئے۔

آئی (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے ۔

آیہ (جو شخص یا جو چیز) " " مونث کے لئے۔

تنبیہ ۳۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماءِ استفہام بھی ہیں

(دیکھو دہرہ ۱۲) +

تنبیہ ۴۔ اسماء موصولہ کے معنی اردو میں "جو، جس،

جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی“

وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ”وہ،

اُس یان ”پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ اِتْرَا

ربؔ وہ ہے جس نے تجھے پیدا کیا۔ اُحِبُّ مَنْ يُجْتَهِدُ

(میں اُس کو "پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے) +

۴۔ مَنْ اور مَا اور آئی اور آیتہ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا

منقول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِي اور اُس کے تمام صغے زیادہ تر

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدایا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضَى فَاَتَ (جو کچھ گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں "مَا" مبتدایہ ہے۔ فَاَتَ مَنْ اَجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلِمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو رکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيْتُكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں اَيْتُ فاعل ہے۔ يَهَانُ اَيْتُكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَيْتُ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے +

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی غیر تعین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کر دے۔ اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدایا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائِد کہتے ہیں: اَكْرِمِ الَّذِي عَلَّمَكَ وَالَّتِي عَلَّمَتْكَ وَالَّذِينَ عَلَّمَكَ وَالَّتَيْنِ عَلَّمْتَاكَ وَالَّذِينَ عَلَّمُواكَ وَالَّذِي عَلَّمْنَاكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمْتَكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ +

تنبیہ ۳۔ پہلی، دوسری ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر
مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر باہر ہے +
تنبیہ ۴۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ
مفعول ہو: هَذَا مَا رَأَيْتُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هَذَا
مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں +

تنبیہ ۵۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو
تَرَمَنْفِي بَلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲۱) کا استعمال کریں: هَنْ لَمْ يَشْكُرِ
النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهُ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا
اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) +

۵۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسم
موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس
لڑکے سے ملا جس نے کھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف
کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے
کھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے +
اسی طرح الْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر
ہے جس میں بہت سو عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے اَلَّتِي

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں +
 ۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (ال) اکثر
 موصول کے معنی میں آتا ہے: الضَّارِبُ زَيْدًا یعنی الَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا
 (جس نے زید کو مارا)، الْمَضْرُوبُ عَلَامَةُ یعنی الَّذِي ضَرَبَ عَلَامَةً،
 الضَّارِبَةُ بَعْنِي الَّتِي ضَرَبْتُ، الْمُشَارُ إِلَيْهِمَا بَعْنِي اللَّذَانِ أَشِيرَ
 إِلَيْهِمَا، الْمُشَارُ إِلَيْهِمْ بَعْنِي الَّذِينَ أَشِيرُ إِلَيْهِمْ؛

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) الَّذِي يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(الَّذِي) اسم موصول واحد مکرر کے لئے، مبنی ہے،

(يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هو مستتر ہے جو موصول کی طرف

لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا،

صلہ موصول ملکر مبتدا، محلاً مرفوع،

(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع،

مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

لہ ماضی کی تخصیص نہیں ہے جب موقع مضارع کے معنی بھی لئے جاسکتے ہیں +

(۲) مَا مَضَى قَاتَ (جو گزر گیا وہ اتنے سے نکل گیا)

(مَا، اسم موصول،

مَضَى) فعل ماضی اس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف

لڑتی ہے وہی فاعل ہے،

فعل و فاعل مکرر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا،

موصول وصلہ مکرر مبتدا،

(قَاتَ) فعل ماضی، اس میں ضمیر ھُوَ مستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی

موصول کی طرف لڑتی ہے،

فعل و فاعل مکرر جملہ فعلیہ ہو کر خبر،

مبتدا و خبر مکرر جملہ اسمیہ ہوا +

(۳) لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحَيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بننا سیکھا ہے)

(لَقِيتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب،

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مستتر ہے جو

موصوف کی طرف لڑتی ہے۔ وہی فاعل ہے،

(الْحَيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے،

فعل، فاعل اور مفعول بلکہ جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولد کی،
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے بلکہ جملہ
فعلیہ ہوا +

(۴) الْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
(الْمُؤَمَّلُ) اس میں (آل) بمعنی الَّذِي اسم موصول ہے،
مُؤَمَّلٌ بمعنی يُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر ہو مُشْتَرِک
ہے جو موصول کی طرف لٹکتی ہے،
موصول اور صلہ بلکہ مبتدا، مرفوع،
(غَيْبٌ) خبر، مرفوع، مبتدا اور خبر بلکہ جملہ اسمیہ ہوا +

(۵) اِنْ جُلُوسٍ كِي تَرْكِيْبٍ تَمْ خُو دُ كُ رُو بِ هَذَا الَّذِي سَرَقَ، اِحْتَرَمْنِي مَنْ
عَلِمَتْكَ، السَّارِقُ تُقَطِّعُ يَدَهُ

سلسلہ الفاظ نمبر ۴

اِتَّقَنَّ (۱) کسی کام کو خوب غمگی سے کرنا	اِرْتَابَ (۷-۸) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (۹) اِسْتَحَقَرَ حَقِیر جانا	اَسْكَرَ (۱۱) نشہ سے بیہوش کر دینا
اِحْتَاَجَ (۱۰-۱۱) حاجت مند ہونا	اِسْتَوَى (۱۰-۱۱) برابر ہونا۔ قابض ہونا

اِنْتَسَبَ (ء) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
اِلْتَبَسَ (ء) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا	كَالَ (ض ی) ناپنا۔ گیل ناپ
اِنْتَصَرَ (ء) مدد دینا۔ غالب ہونا	فَقَدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا
اَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	
بَنَى (ض ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	اُمَّةٌ (ج اُمم) جماعت۔ قوم
بَنَى (ض ی) چاہنا۔ تلاش کرنا	اُنْثَى (ج اِنَاث) مادہ۔ عورت
جَنَى (ض ی) اور بجتنی پھل پھول توڑنا	بَسَّالَةٌ جو انردی
حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا	جَسَدٌ (ج اَجْسَاد) بدن۔ جسم
حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔ آمادہ کرنا	ذَكَرٌ (ج ذُكُور) نر۔ مرد
رَبَّى (و۔ ۲) پرورش کرنا۔ تربیت دینا	رُقْعَةٌ (ج رِقَاع) چٹھی۔ پیوند
رَجَبَ (ك) کٹا دہ ہونا	صَانِعٌ (ج صُنَاع) کاریگر
سَرَّيْنِ (۲) سجانا	ضَعِيفٌ (ج ضِعْفَاء) غریب کمزور۔ حقیر
ضَاقَ (ض ی) تنگ ہونا	طَلِبَةٌ مُطَالِبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ
عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا	عِدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جدا
عَلَا (ن۔ و) بلند ہونا۔ نرغ چڑھ جانا	ہو نیوالی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے
غَلَا (ن۔ و) مہنگا ہونا۔ مہنگائی	مَجْدٌ بزرگی۔ عزت
غَنِمَ (س) لوٹنا (ء) غنیمت جانا	مَحِيضٌ حیض عورتوں کی ماہواری عادت

مَعْرَكَةُ جَنگ . میدانِ جنگ	مُنْكَرُ ناپسند بات . اجنبی
مَعْرُوفُ پسندیدہ بات . مشہور	مَرَّاشِدُ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسیم موصول اور اس کے
صلہ کو پہچاننا اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ
آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے
مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو +

(۱) اِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكْيَلُونَ بِهِ يُكَالُ لَكُمْ (۲) اِنَّ الرَّجُلَيْنِ
الَّذِينَ يَتَوَكَّلَانِ اَوْقَافَ السُّلَمِيِّينَ لَا يَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ
الَّتِي فِي اَيْدِيهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلَى مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنَّ مَا دَرَأَيْتُهُ
مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ اَظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ
الْاٰخِرَةِ حَمَلْنِيْ عَلَى تَكْرِيمِكَ (۴) اَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّتِي يُزَيِّنَنَّ
اَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَلَا يُزَيِّنَنَّ نَفْسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ (۵) اَوَّلُ
مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ ابُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ [رضی اللہ عنہ]
وهو اَوَّلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ (۶) خُلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْاِسْتَاذُ
اَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ بِكُفَيْهِ الْفَلَاحُ الدَّارَيْنِ
(۷) مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَةَ (۸) كُنْتُ كَمَنْ اَسْكُرُهُ النِّخْمُ

(۹) الصَّادِقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ (۱۰) وَرَدَّ ثِنْيَ رُقْعَةٍ مَكْتُوبَةٍ فِيهَا مَا يَأْتِي :- اِيهَا التَّلَامِيذُ النَّبِيَّةُ اِقْدُرْ بَاقِيَّ الْامْتِحَانِ الَّذِي يُمَيِّزُ الْمُجْتَهِدِينَ مِنَ الْكَسَالَةِ - فَكُنْ مِمَّنْ اجْتَهِدَ وَفَازَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ وَالسَّلَامُ (۱۱) اِنَّ الَّذِي يُحِبُّ وَطَنَهُ هُوَ مَنْ يَبْدُلُ جُهْدَهُ فِيمَا يَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِهِ الَّتِي يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا، فَالْصَّنَاعُ الَّذِي يُتَّقِنُونَ اَعْمَالَهُمْ يَخْدُمُونَ وَطَنَهُمْ، وَلِأَنَّ اللّٰهَ يُرِيدُ اَنْ يَبْنِيَ اُمَّةً هُنَّ عَلَى الْفَضِيلَةِ يَرْفَعْنَ شَأْنَ وَطَنِهِنَّ، وَالتَّلَامِيذُ الَّذِينَ يَجْتَهِدُونَ فِي دُرُوسِهِمْ يَبْنُونَ مَجْدَ اُمَّتِهِمْ +

+

(۱۲) مَا مَضَى فَاتَ وَالْمَوْقِلَ غَيْبٌ + وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِي اَنْتَ فِيهَا

(۱۳) اَنَا كَالَّذِي اَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ + فَاغْنِمْ ثَوَابِي وَالثَّنَاءَ الْوَافِي

مشق من القرآن نمبر ۵۶

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) هَلْ

يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۳) وَاللَّائِي

يَتُسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَاءِ كُرَّانٍ اُرْتَبْتُمْ فَعِدَّةٌ لَكُمْ ثَلَاثَةٌ

أَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا غَنِيًّا فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ اَعْمَى

(۵) مَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) مَا

عِنْدَكُمْ يَنْفَعُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ (۷) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ
أَوْ أُنْثِيَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ
بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۸) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَا هَذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا
إِبْرَاهِيمُ وَمَنْ ذَاكَ الَّذِي
قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟

(۲) وَاللَّهُ جَوَابُكَ عَجِيبٌ، مَا
فَصَمْتُ مَا تَقُولُ

هَذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ
الَّذِي أَعْطَيْتَنِي بِالْأَمْسِ وَذَلِكَ
الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي
أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ،
أَلَسْتُ تَعْرِفُهُ؟

(۳) بَلَى يَا أَخِي أَعْرِفُهُ لَكِنَّهُ
الَّتَبَسَ عَلَيَّ الْيَوْمَ لِأَنَّهُ مَا
لَيْسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا

(۴) أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ وَإِنِّي
أَرْسَلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الَّذِينَ

رَأَيْتُهُمَا إِلَى حَدِّ يَقْتِي لِقَظْفِ الْأَثْمَارِ	ذَانِكَ الرَّجُلَانِ اللَّذَانِ
رَأَيْتُهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ	رَأَيْتُهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ
أَبُوكَ طَلَبَ مِنِّي أَوْلِيكَ الرِّجَالَ	(۵) وَابْنَ ذَهَبٍ أَوْلِيكَ الرِّجَالَ
لِإِصْلَاحِ حَدِّ يَقْتِيهِ فَأَرْسَلْتُهُمُ الْيَمَاءَ	الَّذِينَ كَانُوا يَسْقُونَ الْأَشْجَارَ
لِالْتَّبُوعِ وَاحِدٍ	فِي حَدِّ يَقْتِيكُمْ؟
أَرْسَلْتُ تِلْكَ النِّسْوَةَ إِلَى مَزَارِعِ	(۶) هَذَا مِنْ فَضْلِكَ! وَمَاذَا تَصْنَعُ
الْقُطْنِ لِيَجْتَنِينَ الْقُطْنَ، وَلَمْ	أَوْلِيكَ النِّسْوَةَ الَّتِي كُنَّ يَعْمَلْنَ
تَسْأَلُ يَا يُوسُفُ عَنْ هَؤُلَاءِ الرِّجَالِ	فِي الْمَعْمَلِ؟
وَالنِّسْوَةِ، هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيهِمْ	(۷) نَعَمْ إِلَى حَاجَةٍ شَدِيدَةٍ فِي
كَيْفَ ذَلِكَ يَا أَخِي! وَكَانَ عِنْدَكُمْ	الْعَمَّالُ فَإِنَّ الْأُمُورَ كُلَّهَا تَكَادُ
عَدَدُ كَبِيرٍ مِنَ الْعَمَّالِ وَالْأَجْرَاءِ	تَفْسُدُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدِي مَن
فَمَاذَا "يَا تُرَى" أَصَابَ بِهِمْ؟	يَحْصُدُ الزَّرْعَ أَوْ يَعْمَلُ فِي الْعَمَلِ
	وَلَيْسَ أَجِيرٌ يُسَاعِدُ النَّجَّارِينَ
	وَالْبَنَاتَيْنِ فِي بِنَاءِ بَيْتِي
يَا أَخِي يُوسُفُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ!	(۸) يَا أَخِي! هُمْ كَانُوا يَطْلُبُونَ أَجْرَهُ
كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَقْبَلَ مُطَالِبَاتِهِمْ	زَائِدَةً، فَمَا قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ

فَاضْرِبُوا عَنِ الْعَمَلِ

الَّتِي تَرَى كَيْفَ غَلَبَ الْغَلَاءُ وَعَلَتْ
الْأَسْوَاقُ

(۹) وَاللّٰهُ الْيَوْمَ فَهِمْتُ اَنْ هُوَ
الْمَسَاكِينِ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
فِي الْمَصَانِعِ وَالْمَزَارِعِ وَيَبْنُوْنَ
بُيُوتَنَا لَهُمْ مَدْخَلٌ عَظِيْمٌ فِي
الْاَرْثِقَاءِ وَحَصُولِ الْمُنَّاءِ
وَالْاِنْتِصَارِ عَلَى الْاَعْدَاءِ

صَدَقْتَ يَا اَخِي! لَوْلَا هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ
نَحْسِبُهُمْ ضَعَفَاءَ، وَنَحْتَقِرُهُمْ،
لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الْحَيَوَةُ وَضَاقَتْ
عَلَيْنَا الْاَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ، وَلِهَذَا
قَالَ الْمَصْلِحُ الْاَعْظَمُ الرَّسُوْلُ الْاَكْرَمُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْغُوْنِيْ فِي
ضَعَفَاءِكُمْ، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ،
وَتُرْزَقُوْنَ بِضَعَفَاءِكُمْ - اَنْظُرُوا
كَيْفَ الْحَقَّ نَفْسَهُ الشَّرِيْفَةَ
بِالضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ الْعَامِلِيْنَ
كَيْ تَنْكِرَ مِنْهُمْ وَلَا تَحْقِرَهُمْ

(۱۰) اَعْظَمَ بِهَذَا النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الَّذِي كَانَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ
حَقًّا، مَا احْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا
اَصْدَقَ، كَيْفَ اَقَامَ الْاُمَرَاءُ

صَدَقْتَ وَاللّٰهُ، فَيَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ
نَضَعْ بِهِمْ مَا نَحِبُ لِاَنْفُسِنَا وَ
نُعَامِلَهُمْ مُّعَامِلَةَ الْاِخْوَانِ اِذَا
تَهْنَأُ الْعَيْشَةُ وَتُصْلِحُ الْاُمُوْرُ

وَالضَّعْفَاءُ فِي صَفٍّ وَاحِدٍ، يَا وَيْكَدُ بَابُ الْإِضْرَابِ
لَيْتَنَّا لَوْ اتَّبَعْنَاهُ مَا زِلْنَا
غَالِبِينَ

مشق اردو سے عربی بناؤ نمبر ۵۸
(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔
(۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس نے
کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ
جاری ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جا رہی
ہیں وہ اُستانیائیں ہیں (۶) مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ
وہ چہرہ ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب کے
مدھوش کر دیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ
کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کر دیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا
جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے :-

بیٹا! تم جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے
امید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے
تمہاری پرورش کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی
ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں +

سوالات نمبر ۱۷

- (۱) ضمیر کتنی قسم کی ہیں؟
- (۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟
- (۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
- (۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
- (۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
- (۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
- (۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟
- (۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟
- (۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو
نَقَالَ لِلرَّجُلِ يُفَصِّلُ الشَّيَابَ وَيَخْطُطُّهَا خِطًّا
الْمَرْءُ تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا مَرِيضَةٌ
أَخْطَطُونَ هُمْ يَخْطُطُونَ الشَّيَابَ
وَالْأَسَاكِفَةُ هُمْ يَصْنَعُونَ التَّعْلَ

أَشْتَرَيْتِ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ
الرَّجُلَانِ جَاءَاكَ هُمَا أَخَوَا يُوسُفَ
النِّسَاءِ يُعَلِّمَنَّ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتٌ
(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو
قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي
جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي
هَذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ
خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ
هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ وَالَّذِينَ
هَذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي
أَكَلْتُ التُّفَاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
أَرَأَيْتِ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِي ... ؟
أَحْتَرِمُ مَنْ
كُلُّ مَا

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ

اعراب الاسم

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدأ یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۳-۴) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِن کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالت نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جر کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جر میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑیگی اس لئے یہاں بِالْإِخْتِصَارِ بطور تہدید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے

(۱) الْمَفْعُولُ بِهِ

۳۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مُحَمَّدٌ مَظْلُومًا (محمد نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائیگا
تنبیہ ۱۔ پچھلے سبق میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔

وہی مفعول بہ ہے +

(۲) الْمَفْعُولُ الْمَطْلُوقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر رہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید
کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اَصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا
(صبر کر اچھا صبر) یہاں صَبْر مصدر رہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ
السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے +

(۳) الْمَفْعُولُ لَهُ يَا الْمَفْعُولُ لِأَجْلِهِ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جر
کے مستعمل ہوا ہے مفعول لَهُ يَا لِأَجْلِهِ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں
وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرْبَتْهُ تَأْدِيبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے
مارا) اس جملہ میں تَأْدِيبُ اَدَب کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے
لایا گیا ہے۔

اگر ضَرْبَتْهُ لِتَأْدِيبٍ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں
اسے مفعول لَهُ نہیں کہیں گے بلکہ محذور کہیں گے +
اور اگر اَدَبَتْهُ تَأْدِيبًا کہیں تو معنی ہونگے ”میں نے اُسے ادب دیا“

ایک ادب دینا " اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادہ ایک ہی ہے +

(۴) الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ

۴۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میرے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتاتا ہے اور أَمَامَ جگہ بتاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔
فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں +

(۵) الْمَفْعُولُ مَعَهُ

۵۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیت کے بعد واقع ہو یا واو معیت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارِع کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واو معیت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہونگے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکلف ہو جائیں گے +

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہیں اگر واو عطف اور واو معیۃ دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الامیر والجند یا والجند دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے "سردار لشکر کے ساتھ آیا" یا "سردار اور لشکر دونوں آئے" مگر تضارب نزدیک و غمرو (زیادہ) عمرو نے باہم مار پیٹ کی جیسی شالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے۔

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔
(۶) الْمُسْتَشْنٰی بِالْآ (الآ کے ذریعے استثنا کیا ہوا)
۸۔ وہ اسم ہے جو الآ کے بعد مذکور ہو تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جاء القوم الا نزیدا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنیٰ منہ اور نزید کو مستثنیٰ کہا جائیگا۔
مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو الآ کے بعد ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: ما جاء القوم الا نزیدا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالت فاعلی کی وجہ سے الا نزید بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنیٰ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

۱۔ کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دیکھی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: مَا جَاءَ اِلَّا نَزِيدٌ، مَا
ضَرَبْتُ اِلَّا لِيَصَّا۔

تنبیہ ۵۔ استثنائے لفظ غیث اور سیوی بھی آتا ہے۔

ان کے بعد مستثنیٰ محروس ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی
استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر محروس ہوتا ہے تفصیل چوتھے
صفحے میں آئیگی۔

(۷) اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل
یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جَاءَ الْاَمِيرُ
مَاشِيًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ”کس طرح“ یا ”کس حالت میں“
کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت
میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحب حال)
کہتے ہیں اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے
والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابطہ اکثر اوہوتا ہے جسے واو حالہ
کہتے ہیں: لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضَمِيرٌ ہوتی

ہے: جَاءَ الْخَلِيلُ يَفْخَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں هُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جَاءَ الرَّشِيدُ وَهُوَ يَفْخَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "هُوَ" مبتدا ہے اور "يَفْخَكُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلاً منصوب +

(۸) التَّمْيِيزُ

۱۲۔ تَمْيِيزُ وہ اسم ہے جو ایک مُبْتَهَم چیز کے مطلب کی تعیین کرے: رِطْلٌ زُرِّيًّا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلُ اسم مُبْتَهَم ہے جو بہتری چیزوں کے لئے بولا جاسکتا ہے۔ زُرِّيًّا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی +

۱۳۔ تَمْيِيزُ کو مُمَيِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے يَنْهَامُ دُور کرے اُسے مُمَيِّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں +

۱۴۔ مُمَيِّزُ عَمَّا عِدَد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرين كَنَابًا وَمِثْلًا سَعْمًا (گئی) وَصَاعًا بَرًّا (گیہوں) +

۱۵۔ بعض جگہوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

سے زیادہ ہے۔ جب کہینگے مَا لَا یَا عَلَمًا تو مطلب معین ہو جائیگا کہ مال کی رو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے +

۱۶۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ کے جواب میں واقع ہو +

۱۷۔ تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ أَحَدٌ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِثْلُ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے +

۱۸۔ اسمیہ ۶۔ اسماء عدد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی +

(۹) الْمُنَادَى

۱۸۔ منادی وہ اسم ہے جو حرف ندا (یا، آیا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادی کا کچھ بیان حصہ اول سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو +

۱۹۔ منادی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: يَا عَبْدَ اللَّهِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: يَا طَالِعًا

جَلَّ (اے پہاڑ کے ٹھنڈے والے) یہی مطلب یا طَالِعُ الْجَلِّ سے سمجھا جاتا ہے یا
نکرو غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بنیر شخص کے پکار کر کہے یا رَجُلًا خُذْ
بِیَدِی (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے) +

۲۰۔ اگر منادی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالتِ رفعی
میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسمِ علم ہو یا نکرو مقصود ہو خواہ واحد ہو
خواہ ثنیۃ جمع: یا حَامِدٌ، یا رَجُلٌ، یا رَجُلَانِ، یا مُسْلِمُونَ +
۲۱۔ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوسُفُ! اَعْرِضْ عَنْ هَذَا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یا رَبِّ! کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ
هَبْ لِي مَلَكًا +

تنبیہ ، - تم نے پہلے ہی سبق میں پڑ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکرو پر
داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرو مقصود ہو +
تنبیہ ۸۔ منادی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں
منادی اور جوابِ ندا مل کر جملہٴ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے
کبھی جوابِ ندا کو منادی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِي
یا اللہ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یا اللہ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے +

(۱۰) المنصوبُ بلا لنفي الجنس

۲۲۔ جنس کی نفی کے لئے جب لا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ

کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ کی مدد سے)۔

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے مُعَرَّب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُومٌ۔ لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُومٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لا کے بعد تشبیہ و جمع بھی حالتِ نصبی میں ہونگے: لَا مُتَّحِدَيْنِ مَغْلُوبَانِ (کوئی بھی در باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفَيْنِ مَنْصُورُونَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتنہ نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹۔ اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۴ میں گذر چکا ہے +

تنبیہ ۱۰۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئیگا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱

تَمَكَّنَ (مینہ) قابو پالینا۔ قادر ہونا	أَبْشَرَ (بہ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا
حَاسَبَ (اس کا مصدر حَسَابَة یا حِسَاب)	اسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
حساب لینا دینا	أَقْبَلَ (۱۱) سامنے آنا
صَادَفَ (۲) پانا۔ ملنا	أَنِسَ (س) مانوس ہونا
عَاشَ (ضی) زندگی گزارنا	تَوَبَّى (۳-۵) پرورش پانا
وَدَّعَ رَحْمَتَ کرنا۔ چھوڑ دینا	أَزَالَ (۱-۵) دور کرنا۔ مٹا دینا
عَشِيرَةٌ (ج عَشَائِرُ) قبیلہ۔ کنبہ	أَبَدًا ہمیشہ
عِفَّةٌ پاکدامنی	أَسِفٌ افسوس کرنے والا
عَیْشٌ زندگی	تَحْتَ نیچے
قَمَحٌ گیہوں	ثِقَةٌ (مصدر وثَقَّ کا) بھروسہ کرنا
مُرَاعَاةٌ وَرِعَايَةٌ رعایت کرنا۔ خیال کرنا	جَبْنٌ بزدلی۔ کم ہمتی
مَعَاهِدٌ (ج مَعَاهِدُ) مقام	دَاءٌ بیماری
مَوْرِدٌ (ج مَوَارِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ	دَهْرٌ زمانہ
نَجَاحٌ کامیابی	ذِرَاعٌ (ج أَذْرُعُ) گز
نَمِرٌ (ج نَمُورٌ وَنَحَاسٌ) چیتا	رُؤُوفٌ بڑا نرمی کرنے والا
مَلَأَنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا	صَوْنٌ (مصدر صَانَ کا) بچانا
ظَمَانٌ (غیر منصرف ہے) پیاسا	

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو
مفعول مطلق کی مثالیں :-

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا - كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا - تَدُورُ الْأَرْضُ
دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ - يَثْبُ النَّمِرُ وَثُوبُ الْأَسَدِ - يَعِيشُ الْبَخِيلُ
عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَنَحَاسٌ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ +
مفعول لہ کی مثالیں :-

اخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلَى عَقِيدَتِهِ
وَاحْتِرْمَتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ - يَحْبُوبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً
لِلرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ +

مفعول فیہ یعنی ظرف زمان و ظرف مکان کی مثالیں :-
عَاشَ نُوحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا أَجَابُوهُ
وَأَسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے) - وَضَعْتُ الْكِتَابَ
فَوْقَ الطَّائِلَةِ وَالْحِذَاءِ تَحْتَهَا - سِرْتُ مِيلًا مَا شِئًا وَمِئَةً
مِيلًا بِالسَّيَّارَةِ وَالْفَ مِيلًا بِالطَّيَّارَةِ +

مفعول معہ کی مثالیں :- ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ ہی ہو سکتا ہے :-
سِرْتُ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

ہیں چل پڑا۔ حَضَرَ خَالِدٌ وَغَرُوبَ الشَّمْسِ۔ سَارَ التَّلْمِيزُ وَالْكِتَابُ
اِذْ هَبَّ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ۔ ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں
سکتے کیونکہ سِرَتْ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ میں واو عطف ہو تو معنی ہونگے میں نے
اور طلوع فجر نے سیر کی یہ بے مکی بات ہو جائیگی

ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی
اَسَافِرُ خَالِدٌ وَآخَاهُ (یا وَآخُوهُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ وَالْجُنْدُ (یا وَالْجُنْدُ)
بَحَثَتْ سَعَادٌ وَأُخْتَهَا (یا وَأُخْتُهَا)۔ جَاءَ السَّيِّدُ وَخَادِمُهُ (یا
وَخَادِمُهُ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر
ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آ سکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول
معه نہیں بن سکتا: تَعَانَقَ خَالِدٌ وَآخُوهُ۔ تَخَاصَمَ أَحْمَدٌ وَحَسَنٌ
اِشْتَرَكَ فِي التِّجَارَةِ نَجِيبٌ وَمُحَمَّدٌ

حال کی مثالیں :-

عَادَ الْجَيْشُ ظُلُمًا۔ لَا تَشْرَبُ الْمَاءَ كَدِرًا۔ أَقْبَلَ الْمَظْلُومُ
بَاكِئًا إِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا۔ رَجَعَ مُوسَى إِلَى
قَوْمِهِ غَضَبَانٍ أَسْفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِيَّ رَاكِبِينَ۔ لَا تَحْكُمْ

اے راکبین ناعل و مفعول دون کی حالت تلامہ میں قاضی سے ملا جبکہ دون سوا رہے۔

وَأَنْتَ غَضَبَانُ

اَلْمُسْتَشْنٰی بالآ کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلام تام مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعین ہے :-

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ - فَشَرُّ بَوَائِمِهِ إِلَّا قَلِيلًا - أَثْمَرَتِ
الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً - فَرَأَى الْبُصْرُ إِلَّا وَاحِدًا

کلام تام منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔
لَمْ يَرْجَعْ أَحَدٌ إِلَّا الْجَهَنَّمَ (یا اَلَا الْجَهَنَّمَ)۔ لَمْ يَسْمَعُوا النَّصْحَ
إِلَّا بَعْضُهُمْ (یا اِلَّا بَعْضُهُمْ)۔ لَمْ يَقْطَعْ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةً)
ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے
ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی
عمل دخل نہیں ہے :-

مَا حَضَرَنِي الْمَذْرَمَةُ إِلَّا تَلْمِيزًا - لَمْ يَرْجَعْ إِلَّا الْجَهَنَّمَ - لَا
تَصَاحِبُ إِلَّا الْأَخْيَارَ - لَا يَقَعُ فِي السُّوءِ إِلَّا فَاعِلُهُ - لَمْ يَقْطَعْ
إِلَّا شَجَرَةً

تلمیز کی مثالیں۔ تول، ماپ اور پمائش کے پمانوں کی تلمیز۔
عِنْدِي مَنْ سَمِنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ فَمَخَّوْذِرَاعٌ خَرِيرًا

عدد کی تمیز:-

عِنْدِي أَحَدٌ عَشْرَ شَاةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً
وَتَلْتُونَ دِينَارًا۔

جملوں کی تمیز:

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً - حَسَنَ الْغَلَامُ كَلَامًا - اَلذَّهَبُ
اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزِنًا وَقِيَمَةً - اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا
مُنَادِي کی مثالیں (منادی مضاف کی مثالیں)

يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللَّهِ - يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا
لِقَوْمِكَ - رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ - رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي۔

(منادی مشابہ بالمضاف کی مثالیں)

يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ - يَا سَاعِيًّا فِي الْخَيْرِ - يَا رُفَا بِالْعِبَادِ
(منادی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

يَا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُورَ - يَا مُجْتَهِدًا ابْشِرْ بِالنَّجَاحِ - يَا مُؤْمِنًا
لَا تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ۔

منادی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے :-

قُمْ يَا وَلَدُ - يَا اُسْتَاذَ عَلَمُنِي - يَا صَبِيَّانُ اجْلِسُوا - لَا تَخَافُوا

غَيْرَ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ (دیکھ درس ۱۱)
 مُنَادَى عِلْمِ مُفْرَد کی مثالیں :-
 يَا مُحَمَّدُ، يَا أَحْمَدُ، يَا اللَّهَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 لَا لِنَفْسِي الْجَنَسِ کی مثالیں :-
 لَا نِعْمَةَ أَعْظَمُ مِنَ الْإِيمَانِ - لَا شَفِيعَ أَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ -
 لَا أَيْنِسَ أَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْآنِ لَا نَاصِرَ
 حَقٍّ تَخْذُولُ - لَا قَبِيحًا فَعَلَهُ مُحَمَّدٌ
 تنبیہ ۱۱ - مفعول بہ، اسمِ اِنّ اور خبرِ کان کی مثالیں
 پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں +

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

۱ - آدَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا (میں نے ادب سکھایا اپنے لڑکے کو ادب سکھانا)

آدَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا

فعل بافاعل - مضاف مضاف الیہ مفعول بہ - مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲ - خَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

خَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا

فعل بافاعل - مرکب ضانی مفعول بہ - مفعول لہ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۲۔ لفظ تَأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور
دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور
۵ میں دیکھو +

۳۔ مَكَّنْتُ فِي مَكَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)
(مَكَّنْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فی)
حرف جر (مکة) مجرور، غیر منصرف ہے اس لئے حالت جری میں اس پر
فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۷) جار مجرور متعلق ہے فعل سے (شہراً)
ظرف زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۴۔ سَرَوُ الشَّارِعِ الْجَدِيدِ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)
(سَرَوُ) فعل امر حاضر سارے۔ مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر
(أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔
(و) حرف معیت ہے (الشَّارِعِ الْجَدِيدِ) موصوف اور صفت ملکر مفعول
معہ ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی
ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں +

۵۔ عَادَ الْجَيْشُ ظَاغِرًا (شکر فتمندی کی حالت میں لوٹا)
(عَادَ) فعل ماضی (الجيش) فاعل ہے ذوالحال (ظاغراً)

حال ہے فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب مگر جملہ فعلیہ ہوا +
 ۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كِدْرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)
 (لَا تَشْرَبِ) فعل با فاعل (الماء) مفعول بہ ہے اور ذوالحال
 ہے (کیدرا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول
 اور حال مگر جملہ فعلیہ ہوا +

۷۔ لَا تَحْكُمُ وَأَنْتَ غَضَبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)
 (لَا تَحْكُمُ) فعل نہیں حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔ جو
 اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذوالحال ہے (و)۔
 واو حالیہ کہلاتا ہے (أَنْتَ) ضمیر مرفوع متصل مبتدا ہے محلاً مرفوع
 (غَضَبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصوب ہے اس لئے اس پر تنوین
 نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مگر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا۔
 یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر
 جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

۸۔ اشترینا عشرين کتاباً (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)
 (اشترینا) فعل متعدی با فاعل (عشرين) اسم عدد مفعول
 ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس
 ۵-۱۰) یہ عدد ممیز ہے، (کتاباً) تمیز یا ممیز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہ بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹۔ یا عبد الکرم اقرأ هذا الكتاب

(یا) حرف ندا (عبد) منادی مضاف ہے اس لئے منصوب (الکرم) مضاف الیہ مجرور ہے (اقرأ) فعل امر حاضر مبنی برکون اس میں ضمیر (انت) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (هذا) اسم اشارہ مبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول واقع ہوا ہے (الكتاب) مضاف الیہ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مضاف الیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا۔ ندا اور جواب بل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے) +

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تیز کرو:-

لَا شَيْءَ اعْتَزُّ عِنْدَ الْعَاقِلِ مِنْ وَطْنِهِ الَّذِي تَرَبَّيْتُ صَغِيرًا
فَوْقَ أَرْضِهِ وَتَحْتَ سَمَائِهِ، وَانْتَفَعْتُ مِنْ مَنَائِبِ نَبَاتِهِ وَحَيَوَانِهِ،
وَعَاشْتُ فِيهِ إِنْسًا وَاهْلًا وَعَشِيرَتَهُ، لَمْ يَأْلَفِ إِلَّا مَعَاهِدَهُ،
وَلَمْ يَرِدْ إِلَّا مَوَارِدَهُ، نَظَرَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ شَكْلَهُ، فَصَادَفَ حُجَّتَهُ
قَلْبًا خَالِيًا فَتَمَكَّنَ مِنْهُ۔ وَلَا يَعِيشُ الْإِنْسَانُ عَيْشًا رَغَدًا، وَلَا

يَسْعُدُ سَعَادَةً تَامَةً إِلَّا إِذَا أَصْبَحَ أَهْلُ بِلَادِهِ عَارِفِينَ لِحَقِّ قَوْلِهِمْ
وَوَاجِبَاتِهِمْ، وَامْسَى الْعِلْمَ بَيْنَهُمْ أَرْفَعَ الْأَشْيَاءَ قِيمَةً، وَأَعَزَّهَا
مَطْلُوبًا - فَيَا طَالِبَ الشَّرَفِ أَحْبِبْ وَطَنَكَ حُبًّا وَصْنَهُ صَوْنًا رَعِيَّةَ
لِحَقِّهِ - فَإِنَّ حُبَّ الْوَطَنِ مِنْ حَمْدِ الْخِصَالِ، بَلْ كَمَا قِيلَ حُبُّ الْوَطَنِ
مِنْ الْإِيمَانِ +

نمبر ۴۲

مِنْ الْقُرْآنِ

مشق

قسم کے منصوبات کو پھیلاؤ

(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (۲) وَاذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ وَتَبَدَّلْ الْبَيْدَ
تَبْدِيلًا (۳) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (۴) يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ قُمْ
الَيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (۵) وَاذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۶) وَمِنْ
الَيْلٍ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۷) قَالُوا الْبَيْنَا يَوْمًا أَوْ
بَعْضَ يَوْمٍ (۸) وَجَاءَ وَالْآبَاءُ عِشَاءً يَبْكُونَ (۹) أُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ (۱۰) الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَثْبِيْتًا لِنَفْسِهِمْ (۱۱) فَاتَّبِعْهُمْ فَرَعُونَ

۱۔ بالکل ظاہر ۲۔ تبَدَّل ۳۔ سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا ۴۔ رَتِّلِ ٹھہر ٹھہر کر
پڑھنا ۵۔ کھلی یا چادر اوڑھنے والا ۶۔ صبح سویرے ۷۔ شام کا وقت ۸۔ فائدہ،
کام کی چیزیں ۹۔ رضامندی ۱۰۔ مضبوط بنانا ۱۱۔ پیچھا کیا

وَجُنُودَهُ بَغِيًّا وَعَدُوا (۱۲) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
 (۱۳) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ
 مَاءً مُّبَرَّكًَا فَنَبَتْنَا بِهِ جَبَاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ، وَنَخْلٌ بِالسِّقَاتِ
 لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزَيْنَهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَ
 حَرِيرًا، مَتَكِبِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ، لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا
 وَلَا زَمْهَرِيرًا (۱۶) وَلَا تَمْشِي فِي الْأَرْضِ مَرَحًا، إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ
 الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (۱۷) إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوكَبًا
 فَإِنْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۸) وَوَعَدْنَا مُوسَى
 ثَلَاثِينَ لَيْلَةً (۲۰) اللَّهُ خَيْرُ حَافِظٍ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (۲۱) كَبُرَ
 مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
 رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ (۲۳) مَا أَوْتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
 (۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

۱۔ تلاش کرنا + ۲۔ دوڑنا + ۳۔ خوشخبری دینے والا + ۴۔ ڈرانے والا + ۵۔ نخل
 (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نخلۃ کہیے + ۶۔ باسوق اونچا (درخت) +
 ۷۔ کیلے یا کھجور کی گلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں + ۸۔ گچھے دار گڑھا
 ہوا + ۹۔ اتکا (و۔) تکیہ لگانا، ٹیکل لگانا + ۱۰۔ سخت سردی۔ ٹھہر + ۱۱۔ خرق (ض) شگاف
 ڈالنا + ۱۲۔ گروی + ۱۳۔ دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نئے اعمال ملے جائیں گے +

(۲۶) اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ (۲۷) لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ (۲۸) لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ (۲۹) فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (۳۰) لَا الْكِرَاهَ فِي الدِّينِ (۳۱) يَا اَدْرَاكِتُهُمْ بِاسْمَائِهِمْ (۳۲) يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۳۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً (۳۴) قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَيْسَ لَنَا اَوْ اِخْطَاْنَا (۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (۳۸) اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبْدِرِينَ كَانُوا اِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ مَشَقِّ مَكْتُوبٌ مِّنْ تِلْمِيزٍ اِلَى عَمِّهِ ۶۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عِنتی المحترم! السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ
بعد اهداء تحیة السلام مع الاکرام اُبدی لحضرتک ما

۱۔ یہ اِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں + ۲۔ نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا +
۳۔ ہم بستی + ۴۔ جھگڑا + ۵۔ اکرہ (۱) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا + ۶۔ اُن، صلح،
اسلام + ۷۔ سب کے سب۔ پورے پورے + ۸۔ نزاع (ض) چھین لینا + ۹۔ اخطا
(۱) غلطی کرنا + ۱۰۔ مشغلہ کاروبار + ۱۱۔ بدذرا (۲) بیجا خرچ کرنا +

یطمئن به قلبك وأبشرك بإشارة يترك ويسر والدي المعظمين
 (ادامكم الله سرورین) وہی اُنی بحول الله وكرمه اتسمت الجزء
 الثالث من كتاب تسهيل الادب في لسان العرب، فأحمد الله
 حمدا كثيرا واشكوه شكرا جميلا على ما منَّ عليَّ بالعلم والفهم
 يا عَمِّي (يا عَمِّي) اِنِّي مَا نَسِيتُ وَلَنْ اَنْسِيَ ذَلِكَ الْوَقْتُ
 حِينَ دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ طَلِبًا لِلْعِلْمِ وَرَغْبَةً فِي الْعُلُومِ الْعَرَبِيَّةِ
 وَكُنْتُ جَاهِلًا مُطْلَقًا عَنِ اللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ، وَكَانَ حَدَّثَنِي بَعْضُ
 الطُّلَّابِ أَنَّ الْعَرَبِيَّ أَصْعَبُ اللِّسَانِ تَعَلُّمًا وَتَعْلِيمًا، فَلَمَّا اتَيْتُ
 بِي عِنْدَ الْمَدِيرِ وَأَوْقَفْتَنِي أَمَامَهُ دُهِشْتُ دُهِشَةً وَقُمْتُ مُتَحِيرًا
 مُتَوَحِّشًا فِي بَدْءِ الْأَمْرِ وَكَادَ قَلْبِي يَنْصَرِفُ عَنِ الْمَدْرَسَةِ جُبْنًا
 وَخَوْفًا حَيْثُ لَا صَدِيقٌ لِي وَلَا إِنِّيْسٌ - فَعَرَفْتَ يَا عَمِّي الشَّفُوقَ
 مِنْ بَشَرِي حَدِيثَ الْقَلْبِ وَتَوَجَّهْتَ إِلَى تَوَجُّهِ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ
 وَتَحَدَّثْتَنِي بِاللُّطْفِ تَسْلِيَةً لِقَلْبِي وَدَفْعًا لَخَوْفِي فَتَشَجَّعَ بِكَلَامِكَ
 جَائِشِي وَأَنْدَفَعَ تَحْيِيرِي وَوَحْشَتِي - وَبَعْدَ ذَلِكَ لَاطَفَ بِي الْمَدِيرُ
 سُلَاطِفَةَ الْوَالِدِ وَأَنْزَالَ عَنِ قَلْبِي الرُّوعَ، فَصُمْتُ غَرْمِي عَلَى تَحْصِيلِ

۱۔ طاقت + ۲۔ اُوقَفَ (۱) کھڑا کرنا + ۳۔ میں دہشت زدہ ہو گیا + ۴۔ شروع میں +
 ۵۔ بزدلی کم تھی + ۶۔ بَشَرَةُ چہرہ کمال کی سطح + ۷۔ تَسْلٰی دینا + ۸۔ دلیر ہو گیا + ۹۔ جَاشِ
 دل + ۱۰۔ ہیرانی سے پیش آنا + ۱۱۔ خوف + ۱۲۔ صَمَّ اور صَمَم پختہ ارادہ کرنا +

العربی ثقہ باللہ وتوکلّا علیہ وبدأت الجزء الاول من الكتاب
 المشار الیه، فبعد قليل امتلاء صدری فرحاً وشوقاً حیث
 علمت ان تعلم العربی لیس صعباً كما یظن بعض الطلاب. وأقبلت
 علی حفظ الدروس اقبال الظمان علی الماء وبذلت ککل
 جهدي فی تحصیل العلم صباحاً ومساءً. لا فی آتذکروا سما یا
 سیدی نصائح الثمینة الّتی تلقیتها منک حین ودعتنی
 فی المدرسة، ومنها قولک "لا ینال المجد الا بالمجتهّد ولا یخبی
 الا الغافلُ الکسلان" فبفضل الله قرأت الجزء الاول بثلاثة
 اشهر وهكذا الجزء الثاني. أما الجزء الثالث فقرأته فی خمسة
 اشهر لانه مضاعف فی الحجم (یا حجمًا) من الاول والثانی.
 فانتمت الثلاثة الأجزاء فی مدة أحد عشر شهراً، ولم
 أشعر بکلفة ولا صعوبة. والآن یاسیدی قلبی ملأ فرحاً
 وسروراً وشکراً، لانی لمتا اقرء القرآن انهم اکثر معانیه
 ولا یصعب علی فهم مطالبه الا قليلاً. وارجو من الله تعالی
 انی اكون افهم کله اذا قرأت الجزء الرابع تماماً. فله الحمد
 اولاً وآخرًا.

هَذَا - وَلَا بَرَحَ سَيِّدِي الْعَسَمُ فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ مَعَ سَائِرِ
 أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَمَاجِدِ وَأُهْدِي إِلَى وَالِدَتِي الْمَكْرَمِينَ وَإِلَى جَمِيعِ
 أَخَوَاتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا بِأَشْوَاقِي إِلَى مُشَاهَدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ

ادمت سالماً لابن أخيك

رشيد

دهلي

يوم الجمعة الحادي والعشرون
 من شهر ذي الحجة الحرام سنة ۱۳۶۲ھ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ الْجَدِيدُ مِنْ كِتَابِ تَهْلِيلِ الْأَرْبَعِ
 بِحَوْلِ اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ - وَيَلِيَّ الْجُزْءِ الرَّابِعِ
 تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنِّي وَنَفَعَ بِالطَّالِبِينَ وَسَهَّلَ بِهِ
 وَيَسِّرَ لَهُمُ الْقُرْآنَ الْمُبِينَ - وَأَخَذَ عَمَلَنَا إِنَّ
 الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

سنة ۱۳۶۴ھ

بقلم محبوب رقم محمد حبیب دکی

راہِ معرفت

کائنات انسان قیامت

- تخلیق کائنات اور اس کا حیرت انگیز نظام
- حیاتِ انسانی کے لئے خالق کی نعمتوں اور حکمتوں کا بیان
- قیامت کا ظہور اور جنت و جہنم کے احوال

تَآلِیْفُ

مولانا کمال الدین المسترشد

خادم الاحادیث النبویہ - جامعہ مخزن العلوم

مدیر کتب خانہ آرام باغ - کراچی ۷۷

مُعْجَم أَبْوَابِ الصَّرَفِ

هَذَا الْمُعْجَمُ يَشْتَمِلُ عَلَى ١٩٠ لَوْحَاتٍ مِنْ
تَصْرِيفِ الْأَفْعَالِ النَّمُوذَجِيَّةِ الَّتِي يُمْكِنُ أَنْ
يُطَبَّقَ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ ٦٠٠٠ فِعْلٍ مَتَدَاوِلٍ.

جَدِيدُ طَرِيقِ عَرَبِيَّاتِ الْكَوْنِ جَامِعُ تَرِينِ كِتَابِ
جِسْ فِي سِتِّ مِائَةِ زَائِدٍ كَثِيرِ الْأَسْتِعْمَالِ أَفْعَالِ كَلِّ
مَعْرُوفٍ وَمَجْهُولٍ كِي مَكْمَلِ كِرْدَانِي دِي كَمِي هِي.

قَدِيمِي كِتَابِ خَانِدِ
آرَامِ بِنَاعِ
مَكْرَبِي

